

مناظرۃ اہلسنت وریای

جلد دوم



تحریر

امام محمد صالح المنجد

مولانا محمد حنیف امجدی نقشبندی بریلوی





جملہ حقوق محفوظ ہیں

2010ء

پارل.....1000

بیم.....200

زوج (انعام).....نجات علی ناز

﴿ایگل ایڈوانڈرز﴾

دائے صلاح اللہ بن کرل ایڈ کیٹ بائی کورٹ (لاہور) 0300-7842178

شمارگان سن بسا ایڈ کیٹ این کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ہٹنے کے پتے﴾

051-5536111 اسلامک بک ڈسٹریبیوشن، کمپنی چوکنہ، راولپنڈی

051-5568320 احمد بک ڈسٹریبیوشن، کمپنی چوکنہ، راولپنڈی

051-5562920 کتاب گھر، کمپنی چوکنہ، راولپنڈی

0304-7249723 مکتبہ بابا فرید، چوکنہ جنس لبر، پانکشن شریف

0213-4344672 مکتبہ قادریہ، پروفیسر سبزی منڈی، کراچی

0213-4210324 مکتبہ برکات المذہب، بھادر آباد، کراچی

0213-2218404 مکتبہ رضویہ، آرام ٹاؤن کراچی

051-5534659 مکتبہ ضیائیہ، کمپنی چوکنہ، راولپنڈی

0321-3025510 مکتبہ سنی سلطان، حیدر آباد

058-4237699 مکتبہ اندریہ، سولٹر روڈ کوئٹہ

0300-4788762 علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، کٹھور

051-4545405 کتب خانہ حاجی مسلمان احمد، بوٹر کیت ملتان

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
9	انتساب	1
11	تقریبات	2
13	ابتدائیہ	3
16	امیر دلت اسلامی کالج پر فیضان	4
18	ایک تقریر نے دنیا بدل دی اور دنیا نظر بنادیا	5
20	مناظرہ کیسے کرتے ہیں؟	6
21	مناظرہ نمبر 1: مفکر مدینہ	7
34	مناظرہ نمبر 2: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلیفہ برحق ہیں	8
36	مناظرہ نمبر 3: خاتون راشدین اربعہ	9
38	مناظرہ نمبر 4: تقلید (خلاصہ)	10
40	مناظرہ نمبر 5: اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ	11
42	مناظرہ نمبر 6: قربانی تین دن ہے چاند نیل	12
44	مناظرہ نمبر 7: اسماعیل دہلوی قاتل کون؟	13

14	مناظرہ نمبر ۸: دیوبندی و ہائی کوہانی سے مناظرہ	46
15	مناظرہ نمبر ۹: دیوبندیوں کا کہاں گئے کیوں؟	48
16	مناظرہ نمبر ۱۰: امکان کذاب باری تعالیٰ	50
17	مناظرہ نمبر ۱۱: وقوع کذاب باری (نحوذ باللہ)	54
18	مناظرہ نمبر ۱۲: شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں	56
19	مناظرہ نمبر ۱۳: اصلی حقیقی اہل سنت کون؟	58
20	مناظرہ نمبر ۱۴: ایک دتر نہیں بلکہ تین ہیں۔	60
21	مناظرہ نمبر ۱۵: وہابی کہتے ہیں ہم اہل سنت ہیں	62
22	مناظرہ نمبر ۱۶: مرد اور عورت کی نماز میں فرق	64
23	مناظرہ نمبر ۱۷: بارہ ربیع الاول میاں دیا وصال	66
24	مناظرہ نمبر ۱۸: پارخ مذکور کا تعلق	68
25	مناظرہ نمبر ۱۹: کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں	70
26	مناظرہ نمبر ۲۰: قادیانی اور سنی کے درمیان	72
27	مناظرہ نمبر ۲۱: اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی	74
28	مناظرہ نمبر ۲۲: یہ حدیث صحیح نہیں	76
29	مناظرہ نمبر ۲۳: مونچھوں پر مناظرہ	79

30	مناظرہ نمبر ۲۴: آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں	81
31	مناظرہ نمبر ۲۵: تہجد اور تراویح الگ الگ ہے	84
32	مناظرہ نمبر ۲۶: ظہر کے وقت عصر کی نماز نہیں	86
33	مناظرہ نمبر ۲۷: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟	88
34	مناظرہ نمبر ۲۸: رفق بدین	90
35	مناظرہ نمبر ۲۹: رکوع سے رکعت مل جاتی ہے	92
36	مناظرہ نمبر ۳۰: قرآن و خلف الامام	94
37	مناظرہ نمبر ۳۱: مساجد پر قبضہ گروپ	96
38	مناظرہ نمبر ۳۲: حشرات پر قبضہ گروپ	98
39	مناظرہ نمبر ۳۳: تین کسی فرستے کا نہیں	100
40	مناظرہ نمبر ۳۴: گستاخ کون؟	102
41	مناظرہ نمبر ۳۵: کفر الایمان میں اللہ کا ادب	104
42	مناظرہ نمبر ۳۶: کفر الایمان ادب کا شاہکار ہے	106
43	مناظرہ نمبر ۳۷: کفر الایمان ترجمہ	108
44	مناظرہ نمبر ۳۸: کفر الایمان ترجمہ	110
45	مناظرہ نمبر ۳۹: کفر الایمان	112

46	مناظرہ نمبر ۳۰: کنز الایمان ترجمہ پر اعتراض	114
47	مناظرہ نمبر ۳۱: کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے	116
48	مناظرہ نمبر ۳۲: کنز الایمان درست ترجمہ ہے	118
49	مناظرہ نمبر ۳۳: کنز الایمان میں انبیاء کا ادب	120
50	مناظرہ نمبر ۳۴: اعلیٰ دعوت مناظرہ	122
51	مناظرہ نمبر ۳۵: عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے	124
52	مناظرہ نمبر ۳۶: یحییٰ سے زمین گھوسنے پر	126
53	مناظرہ نمبر ۳۷: اسلام اور سائنس	128
54	مناظرہ نمبر ۳۸: تبلیغی جماعت کون ہیں؟	130
55	مناظرہ نمبر ۳۹: ہمارے علماء کو برا کہا جا رہا ہے	132
56	مناظرہ نمبر ۴۰: عید کے چاند پر مناظرہ	134
57	مناظرہ نمبر ۴۱: دیوبندی امام کے پیچھے نماز	136
58	مناظرہ نمبر ۴۲: گستاخانہ عبارت پر	138
59	مناظرہ نمبر ۴۳: نسبت بری چیز ہے	140
60	مناظرہ نمبر ۴۴: کیا اسلام تلوار سے پھیلتا ہے؟	142

61	مناظرہ نمبر ۴۵: مسئلہ وحدت الوجود	144
62	مناظرہ نمبر ۴۶: حلال کافرت	146
63	مناظرہ نمبر ۴۷: اقامت میں کب کھڑے ہوں	148
64	مناظرہ نمبر ۴۸: جماعت ثانی کا مسئلہ	150
65	مناظرہ نمبر ۴۹: سنگسار نماز کا حکم	152
66	مناظرہ نمبر ۵۰: بخوبی کا حکم	154
67	مناظرہ نمبر ۵۱: بھارت چھوٹا ملک تو بڑے اثر ہے	156
68	مناظرہ نمبر ۵۲: ڈاکٹر طاہر القادری اور سیر کرم شاہ	158
69	مناظرہ نمبر ۵۳: شیعہ مذہب کا ایک الزام	160
70	مناظرہ نمبر ۵۴: دیوبندی دعویٰ اور اس کا جواب	162
71	مناظرہ نمبر ۵۵: میڈیا کا تلو واولیٰ ست مناظرہ	164
72	مناظرہ نمبر ۵۶: مسجد میں جاتے وقت ہاتھ	166
73	مناظرہ نمبر ۵۷: قرآن کریم میں سب کچھ ہے	168
74	مناظرہ نمبر ۵۸: جماعت غیر اسلامی سے دائرہ	170
75	مناظرہ نمبر ۵۹: دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا	172

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات حقیقت ہے جس کا اب مشاہد ہونا چاہیے کہ علم تجزی سے انھد رہے جس کی ایک صورت یہ ہے کہ علماء کا وصال ہو رہا ہے اور عوام تو پہلے ہی علماء سے دور رہنے لگے۔ ایک وقت ماضی کا تھا کہ علماء کرام تمام شعبوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اب صرف خاص بلکہ ایک شعبے کے ہو کر رہ گئے۔ صرف پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ علماء اہل سنت ایک وقت مدرس، حافظ، قاری، مفتی اور مناظر ہوتے تھے اور تمام پندہادب کو منہ توڑ جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے۔ اب ایسے مناظر کہاں سے لائیں؟

آج محنتی کے مناظر ہیں ان میں بعض صرف ایک مذہب والے سے بات کر سکتے ہیں مگر دیگر سے مناظرہ کرنے کے لئے پھر کسی اور مناظر کو تلاش کرنا پڑے گا۔ کاش آج پھر مناظر اعظم محمد عمر انجیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے کوئی دوسرا مناظر پیدا ہو جائے جو تمام مذاہب کو ایسا جواب دے کہ پھر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ اس طرح

76	مناظرہ نمبر ۷۷: میراج قرآن وحدیث ہے	174
77	مناظرہ نمبر ۷۸: جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ	176
78	مناظرہ نمبر ۷۹: وہابیوں کی اذان بھی الگ ہے	178
79	مناظرہ نمبر ۸۰: وہابی اقامت الگ	180
80	مناظرہ نمبر ۸۱: وہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا	182
81	مناظرہ نمبر ۸۲: ڈاکٹر ڈاکرنا ٹیک کے شاگرد سے	184
82	مناظرہ نمبر ۸۳: 2012ء میں قیامت آئے گی	187
83	مناظرہ نمبر ۸۴: جنات سے مناظرہ	189
84	مناظرہ نمبر ۸۵: یہ کام حضورؐ نے نہیں کیا؟	191
85	مناظرہ نمبر ۸۶: میں فضائل مسلمان سے منع کیا گیا ہے	193
86	اعلیٰ حضرت پر 150 اعتراضات کے جوابات	195
87	ڈاکٹر ڈاکرنا ٹیک و دعوت فکر	269
88	ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دو؟	281
89	ارباب اختیار کے نام کھلا خط	290
90	چند فائدہ کی بات	300

دیگر اکابرین مناظرین علامہ شمس علی خاں، علامہ سردار احمد صاحب، علامہ اعلیٰ سنبھلی صاحب، علامہ حبیب الرحمن صاحب، علامہ حامد رضا خان صاحب، علامہ قلیہ مدظلی رضا خاں صاحب، علامہ عثایت اللہ صاحب لکھنؤ والے، علامہ عبدالغفور چتراردی صاحب، علامہ نظام الدین ملتان والے اور علامہ محمد علی نقشبندی علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہ اور امام اہل سنت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی کیا بات ہے۔ اب طالب علموں کا کام ہے کہ درس تقاضی میں دیگر علوم کی طرح مناظرہ بھی سیکھیں۔ تاکہ اس کو پورا کیا جاسکے اور اپنا اور دیگر مسلمان بھائیوں کا ایمان بچایا جاسکے۔

راقم اس کتاب کو

مناظر ابن مناظر علامہ مفتی

محمد عبدالنواب صدیقی

مدظلہ العالی صاحب

کی نذر کرتا ہے۔

10-11-2009

تقریظات

فاضل فوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسنگ کا ردہ رکھنے والے اور مناظرہ کا جنوں کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر و عمل میں انصاف فرمائے۔

علامہ ہرملی چشتیاں محمذوی

خطیب محمد جہانگیر نقشبندی اپنے کاروباری مصروفیت کے باوجود اہلسنت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مناظرہ میں دسترس عطا فرمائے۔

علامہ عبدالنواب صدیقی

آستانہ عالیہ مناظرہ عظیم اچھر والا دور

کراچی کے عوام اہلسنت قریش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بد نظریہ کو من ڈر جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز فرمائے۔

علامہ حامد حسین قریشی رضوی

آج مسلک کی بات کرنے والے تو بہت ہیں مگر عملی کام کرنے والے کم ہیں۔ ان میں ایک محمد چغتایہ نقشبندی صاحب کو مشاہدہ کیا ہے کہ مسلک کا در در کہتے ہیں اور عملی کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں کوئی بدعتیہ دھوکا دے کر اس کے لئے ایک فون پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بدعتیہ دام سن کر بھاگ جاتے ہیں آڑا کر دیکھ لیں۔ بعض شرانگہ سن کر فرار ہو جاتے ہیں اور جو غلطی سے سامنے آ جاتا ہے تو دوبارہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور شرانگہ میں شکست کھا چکا ہے۔

مولانا سید عبدالعزیز صاحب

ابتدائیہ

عوام اہل سنت کا شکریہ علماء اہل سنت کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اس کے حبیب ﷺ کی نظر کرم ہے اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیضان ہے کہ مناظرہ اہل سنت بریلوی کی جادواں کوڑھ لیتا ہے۔ اس کا بیان مشکل ہے مگر جو کوپہ کا ندہ ہوا، جبکہ جلد نمبر ۱ کی، جگہ کے بدستور لکھے ہوئے ہیں کہ بازار میں نہیں مل رہی اس کو شائع کریں۔ مگر فقیر کی کوشش ہے کہ جلد نمبر ۲ بھی شائع ہو جائے تاکہ عوام کو اور زیادہ معلومات حاصل ہوں اور بدعتیہ کو منہ لوڑ جواب دیئے کا موقع مل جائے۔

بعض لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ یہ منظرے کہاں ہوئے۔ عرض ہے کہ کہاں ہوئے اور کیسے ہوئے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو ضخامت بہت بڑھ جائے گی اس لئے اختصار کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اگر جلد نمبر ۲ کی دیکھ کر تعجب ہوتا ہے تو ہم ثابت آکھانے کو تیار ہیں۔ بعض جگہ تحریری مناظرے بھی دئے جن کی ضخامت چھپاس چھپاس صفحات سے بھی بڑھ گئی ایسے مناظروں کا بیچہ زور خاصہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض جگہ رہائی لکھ گوی کوئی وہ تحریری صورت میں دیا نہیں جانتے تھے ان کا بھی بیچہ بتایا اور بعض جگہ شرانگہ میں ہی بدعتیہ بھاگ گئے۔ اس صورت حال میں

عوام کی سہولت کے لئے منظرانہ نکات پیش کر دیئے گئے ورنہ تمام تفصیل بیان کرنے میں صرف ایک مناظرہ اور روئیدار بیان کریں تو پانچ سو صفحات بن جاتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ اسنے صفحات میں 100 مناظرے پیش کر دیں۔

فی زمانہ ہر آدمی وقت کی بچت چاہتا ہے مختصر بات پسند کرتا ہے کہ نقل مند کو اشارہ دے دے اور کم نقل کو دفتر بھیجے کہ اسے۔ لہذا ہم معذرت خواہ ہیں۔

دوسری شکایت کتابت کی غلطی کی ہے۔ اس سلسلے میں کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ غلطی نہ ہو پھر بھی اس شکایت کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

تیسری شکایت یہ تھی کہ بعض حوالے نہ دے سکے۔ عرض یہ ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ایسے حوالے روک لیتے ہیں جو شرط پر دکھائے جائیں۔ کہ اگر یہ حوالہ دیکھ دو تو مخالف توہرے گا۔ ورنہ ہم حوالے لکھیں اور سامنے والا اس کو دیکھ کر معمولی سمجھتا ہے یا بالکل بھٹک جاتا ہے۔ اس لئے اپنے قیمتی حوالے نہیں دیتے تاکہ ایسے حوالے روک کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے شاید کہ کسی کی ہدایت کا سبب بن جائے۔ اس کو ہر آدمی نہیں سمجھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندی کو کہا جائے کہ تم ختم نبوت کے منکر ہو۔ تمہارے اکابر نے سات خاتم یعنی ہر زمانہ پر ایک خاتم دیا ہے۔ جبکہ خاتم النبیین صرف سرور عالم ﷺ ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

اب دیوبندی تڑپ جائے گا کہ کہاں کس نے لکھا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں حوالہ بشرط تو پھر کر دو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اب یہ سن کر یا تو وہ بھاگ جاتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت دیتا ہے اور وہ توہنا ملے لکھ کر حوالے دیکھ کر مان جاتا ہے۔ اب عوام اہلسنت بتائیں کہ حوالے دینے ہی لکھ دینا بہتر ہے یا اس شرط سے دیکھنا بہتر ہے۔

بقیہ عقل مند کا جواب یہی ہو گا کہ ایسے حوالے بشرط تو یہ دکھانے میں فائدہ ہے۔ دوسری مثال بھی دیکھ لیں۔ شیعہ حضرات حضرت علیؑ شہید علیؑ کو پہلا خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں۔ ہم نے کہا شیعہ کتب میں ہے کہ حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لغت ہے۔ یہ سن کر شیعہ تڑپ گیا کہ کس کتاب میں ہے۔ ہم نے کہا حوالہ بشرط تو یہ تحریر کر دو۔ اب یا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ اگر لکھ کر دے تو ہماری محنت وصول ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ بات سمجھ آگئی ہوگی۔ دوسرا فائدہ ہمارے لوگوں کو شوق پیدا کرنا ہوتا ہے کہ یہ کس کتاب میں ہے اور وہ بھی مطالعہ کرتے ہیں یا ہم سے پوچھ پیتے ہیں۔ اور ہم مسلک کوئی بھی پوچھتے ہم اسے بتا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بعض مناظرین اہل سنت کا بھی تھا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے سوال پوچھ لیتے تھے جسے دیکھ کر مخالف بھاگ جاتا تھا۔ اور جب حوالے کی ضرورت آتی تو انکار کا دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ جب ضرورت ہو تب حوالہ فائدہ دیتا ہے۔

فقیر علماء اور عوام اہل سنت کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس قابل سمجھا اور ہاتھوں ہاتھ کتاب خریدی بعض نے مفت تقسیم کی۔ ان سب کیلئے قلب کی گہرائی سے ساری زندگی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔ آمین۔

اصلی حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم

محمد جہا نقیر نقشبندی رضوی

امیر دعوت اسلامی

قبلہ علامہ محمد الیاس قادری عطاری صاحب مدظلہ کا

فیضان مجھ پر بھی ہوا

حضرات فقیر یہ بات تجدیدِ نعمت کے لئے عرض کر رہا ہے۔ جب دعوت اسلامی نہیں تھی اس وقت کی بات ہے قبلہ حضرت صاحب "نور مسیح" کا غدی بازار میں سنوں کا درس دیتے تھے اور آپ کے اہم مشاغل میں سے ایک یہ تھا کہ بدعتیہ و کادرو کرتے تھے اور زبانی مناظرے فرمایا کرتے تھے۔ اس علاقے میں فقیر کے دوست پڑوسی جناب عبدالصمد قادری صاحب کا حضرت صاحب قبلہ کی صحبت میں آنا جانا تھا۔ فقیر کو اس وقت آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا شوق تھا۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے ملاقات کے لیے شرفِ بخشش اور بتایا کہ ایک مناظرہ ملے ہوا ہے وہاں سے اور ملاں مارنچ اور وقتِ غشاء کے بعد اور مسجد میں آ جانا پھر وہاں سے ساتھ چلنا۔ فقیر بڑا خوش تھا کہ مناظرہ دیکھنے کا موقع ملے گا اور وہ بھی حضرت صاحب کے ساتھ۔ فقیر وقت کے مطابق اور مسجد پہنچ گیا۔ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ اسی گلی میں نور مسجد کے آگے ایک ہوٹل تھا وہاں چائے پینے کا شرف ملا اور حضرت صاحب نے مجھے ہمیر کی کہ مناظرہ میں آپ بولیں گے نہیں اور اگر مخالفین نے ہنگامہ کیا تب بھی جب تک میں نہ کیوں کوئی اقدام نہیں کرتا۔ فقیر نے وعدہ کیا اور

ہم انتظار کرنے لگے کہ بندہ بلائے آئے اور ہم وہاں مقامِ مناظرہ میں چلیں۔

وہاں بیوں نے جو وقت دیا تھا اس سے ایک گھنٹہ اوپر ہو گیا تھا۔ آخر جس کا انتظار تھا وہ بندہ آگیا اور اس نے بتایا کہ وہاں مولوی بھاگ گیا ہے۔ یہاں کی پرانی عادت ہے اور مخالف کا وقت طے کر کے بھاگ جانا شکست کی دلیل ہوتا ہے۔ ہم نے حضرت صاحب کو مبارک باد دی اور حضرت صاحب نے شکر یہ ادا کیا اور فقیر واپس آگیا۔ اس سے زیادہ حضرت قبلہ کی کرمِ لوازی یہ کہ قالمِ دوسرے دن یا تیسرے دن رات کو فقیر کی رہائش گاہ اکبر روڈ ریگل صدر نزد مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور پھر شکر یہ ادا کیا۔ اس بات نے مجھے زیادہ متاثر کیا کہ حضرت صاحب صرف میرا شکر یہ ادا کرنے تشریف لائے مگر اس وقت بھی شکر یہ ادا کر دیا تھا۔

یوں فقیر حضرت صاحب کا احسان مند ہے اور رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس دوست کا بھی احسان ہے جس کے وسیلے سے حضرت صاحب کی شاگردی کا موقع ملا۔

ایک تقریر نے دنیا بدل دی اور مناظر بنا دیا

مناظر عظیم، مناظر اسلام، مناظر اہلسنت، مناظر اہل سنت، مناظر، علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی۔ دور روزہ کانفرنس معراج شریف، جناح مسجد برکس روڈ۔ رجسٹر شریف کا پارکٹ ممبئی تھا 1980ء کا سال تھا۔ میرے دوست اور بڑی محمد الیاس ہشتی صاحب نے اس رات مجھ سے کہا کہ آؤ تم کو تقریر سنائیں، اور وہ مجھے اس جلسے میں لیکر آ گئے جس میں پیر و مرشد مناظر اسلام نے ابھی بیان شروع ہی کیا تھا اور اسٹیج پر علامہ اظہری صاحب اور علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی بیٹھ کر تشریف فرما تھے اور کیا خوب بیان تھا جس کا بیان نہیں ایک تقریر نے دنیا بدل دی۔ اس میں عہد کیا کہ گستاخوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اسی تقریر میں یہ نکتہ بتایا پیر صاحب نے کہ جشن میلاد شریف، جشن معراج شریف، پرستش مانگتے ہو کتنے ثبوت دکھائیں اور وہ ہاؤ! اپنے جشن دیوبند اور جشن جوہلی منانے کا ثبوت دو؟ اسی تقریر میں شان مصطفیٰ ﷺ بیان کی اور شان صدیق اکبر ﷺ بیان کی۔ امیر مروت اسلامی بھی حضرت کا بیان سننے آتے تھے۔ اور یہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔

اس ایک تقریر سے سر دبشے کا خیال آیا مناظر بننے کا جنوں کی حد تک شوق

ہو گیا اور حالت یہ ہوئی کہ پیر صاحب کی تقریر سننے والا دور جا تار بابہ داتا کی نگری میں کرم ہوتا رہا۔ مناظر عظیم، فقید محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی قبر سے فیض اٹھاتا رہا کس نے علم پڑھا دیا کس نے علم پلایا۔ یہ فیض شیر ربانی شرقی پور شریف علیہ الرحمۃ کا تھا اور ہے اور رہے گا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پیر صاحب کو قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ نے بلایا تھا۔ یہ احسان عظیم تھا اور ایسے کتنے احسان اہلسنت پر قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہیں جو کوئی سنی بھول نہیں سکتا۔ یہ بھی تحدید نبوت کے لئے تحریر کر دی ہیں تاکہ ریکارڈ رہے۔

منظرہ کیسے کرتے ہیں؟

آؤ منظرہ سیکھیں۔

حضرات دعوت کٹر ایمان کے تعاون سے منظرہ سکھانے کی کلاسیں ہر اتوار 2 بجے دن 3 بجے تک دارالعلوم ندوۂ رضویہ کلکتہ، کراچی میں ہوتی ہیں۔ جس میں اہل سنت، علم منظرہ، شرائط منظرہ اور وہ تمام طریقے اور تجربات بتائے جاتے ہیں۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام اہل بدعتیہ بے ایمان گستاخ سے منظرہ کیسے ہوتا ہے۔ جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، جین مذہب، بدھ مذہب، دھرمی، الہ مذہب، بد مذہب، بھوئی، ستارے چاند سورج کو پوجنے والے، آتش پرست اور دیوبندی، وہابی، خادجی، شیعہ، شیطانیت، توحیدی، پرہیزی، غیبتہ، قادیانی، جماعت غیر اسلامی، نام نہاد مسلمان، صلح علی، منافق، مشرک، بدعتی، فقہ کے منکر، قبر کے منکر، حشر کے منکر، رافضی وغیرہ وغیرہ کس کس فرقے کی شاخیں ہیں اور کونسا فرقہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا اور کس طرح منظرہ کرتے ہیں؟ اور کس دلیل سے کون کتنا حق ہے۔ کون ماننا ہے۔ منظرہ کیسے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ علماء اہل سنت کے مناظروں کا ذکر تفصیلی کیا گیا کہ بریلوی کیسے منظرہ کرتے تھے۔ خاص طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا طریقہ کیا تھا کہ کوئی سانس نہیں آیا۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا کافی خادم خطیب محمد جہانگیر نقشبندی

منظرہ نمبر ۱

منکر حدیث

منکر حدیث پر دینی فرقہ کچھڑاؤنی اور پچاسلسہ دعوت خفی بریلوی کا (اورڈر انکروزڈ انیک اور سہارا سہکا تو یہ کرنا)

نخبرہ مولانا کنز الایمان رضوی نقشبندی

تصدیق: مولانا خطیب منظر محمد جہانگیر نقشبندی

بروز ہفتہ 2008-6-7 بوقت گیارہ بجے طے ہوا تھا اورنگی ٹاؤن نمبر 13

ایک دوست کے مکان پر اہل سنت منظر محمد جہانگیر نقشبندی اور منکر حدیث و قرآن کے فرقہ کی طرف سے صابری نامی شخص تھا۔ صابر کے ساتھ چاوسا قسی تھے اور تقریباً دس افراد تھے۔ ہم نے منکر حدیث کے ساتھ قرآن کے منکر کے الفاظ اس لئے لکھے کہ حقیقت میں حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے، جس کا ثبوت آگے چل کر دیکھ سکتے ہیں۔ اس منظرہ و مباحثہ میں صابر کو لٹ آمیز شکست و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جس کو تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ایک انسویں یہ واکر اس کی دیکھ لو نہ ہنسی و نہ ہر جگہ ان شیطانوں کو جوتے پڑتے۔

اجمالی بیان یہ ہے کہ اس منکر نے ترقی غلط کئے اور الزام ہم پر لگایا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو نمازیں فرض مانتا ہے۔ فجر اور عشاء۔ تین نمازوں کا منکر کا فر ہے۔ یہ قبلہ کا منکر اور قبلہ ابراہیمی کا منکر ہے۔ نماز میں نہ کرنے سے یہ نص قرآن کا منکر ہوا۔

دیگر بے شمار آیات کی عقلی تفسیر کرتا ہے جو باطل ہے۔ یہ کہتا تھا کہ قرآن کے ترجمے اور سمجھنے کے لئے عربی آنا ضروری ہے۔ باقی علوم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم نے مناظرہ سے پہلے اس سے دس سوالات پوچھے تھے۔ جس کے جوابات اس نے دیئے تھے اور اس میں ہم نے صرف ایک مسئلہ پر بحث کی تھی جس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔ دیگر چند باتیں مضامین میں ہیں جن میں ہم نے اس کی نماز کا طریقہ دکھانے کی فرمائش کی۔ پہلے تو نالے کی کوشش کی جب ہم نے اسراو کیا کہ نماز کا طریقہ دکھاؤ۔ آخر مان گیا اور اس نے پیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اپنے چار ساتھیوں کو اپنے سامنے اپنی طرف منہ کر کے بٹھایا اور یہ نماز پڑھا کہ بتائی کہ آیت انکری اور سورۃ اخلاص پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھنے کے بعد کہتا ہے یہ نماز ہے اور نماز ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا کہ اس نماز میں باتیں بھی کر سکتے ہیں۔

ہم نے پوچھا کہ تین کہاں تھیں؟

منکر: رکعت وغیرہ کوئی نہیں۔

قیام کہاں گیا؟

منکر: ہو گیا

قبل کی سمت؟

منکر: کوئی قبلہ نہیں نہ سمت کی ضرورت ہے۔

ہم نے کہا کہ کون؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ اور کون اصل میں درجوع ہے وہ ہم نے نہ کر لیا۔

ہم نے کہا سجدہ؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ کہ ہم نے سجدہ کا خیال کیا تو سجدہ ہو گیا۔

ہم نے کہا یہ خیالی پلاؤ کی طرح نماز ہے یا حلالی ہے۔

اور یہ جو سورۃ اخلاص پڑھی یہ بھی خیالی پلاؤ لینے خواہ خواہ درست کی۔ اس بات پر جھگڑا ہوتا ہوا ہوئے چک گیا کہ یہ اسلامی نماز کا مذاق اڑاتے ہو۔ شرم کرو۔

ہم نے کہا دنیا بھر کے مسلمان چودہ صدیوں سے جو نماز پڑھ رہے ہیں وہ غلط ہے؟ اور آج ایک منکر پیدا ہو گیا جس کو اس طرح کی نماز کا طریقہ سوجھا۔ سبحان اللہ

اس کے دوسرے پہلے یہاں یہ تھے کہ اگر کوئی بات غلط ثابت ہو جائے تو میں رجوع کروں گا اور تو یہ کروں گا۔

دوسرا یہ کہ یہ قرآن جو کہتا ہے وہ درست ہے باقی سب غلط ہے۔ ان باتوں کا وجہ ہے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کراۓ ہے۔ قرآن سچا ہے مگر اس کو سمجھنے کے لئے اصول تفسیر، حدیث، قاعدہ قانون چاہئے جو اس کو بالکل بھی نہیں آتے۔ جبکہ قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے کم از کم 15 علوم کا جاننا ضروری ہے۔ اب دیکھیں تفصیل اس مناظرہ کی۔ ایک مسئلہ میں اس منکر کی ترجمہ یہ تھی جس پر گفتگو ہوئی۔ ہم نے دس سوالات کئے تھے اس کے جواب میں اس نے 3 مضامین پر چند مسائل لکھے جس میں ایک یہ تھا کہ لیلۃ کا ترجمہ رات کیا گیا ہے جس کی وجہ سورۃ قدر آیت نمبر 1 اور سورۃ اسرا سیکل آیت نمبر 106 میں تضاد ہو گیا جبکہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸ کے مطابق لیلۃ کا ترجمہ راتیں کر دیا جائے تو قرآن میں تضاد نہ رہے اور نہ ترجمے میں رہے گا۔

حضرات محترم ہم نے منکر کے الفاظ میں دین نقل کروئے ہیں۔ اب جو ہم

نے گزشت کی جواب دیئے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر ۱: قرآن میں مختلف طور پر فیصلہ ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔

نمبر ۲: منکر کے دل و دماغ میں تضاد ہے اپنا مبالغہ کرنے۔

نمبر ۳: لیلیٰ واحد کا صیغہ ہے ہم اس قرآن میں جمع کے الفاظ کیسے داخل کریں۔ جبکہ یہ کفر ہے قرآن قرآن ہوگا۔

نمبر ۴: منکر نے ترجمہ کا بہانہ بنا کر قرآن میں تضاد بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سراسر ظلم ہے کفر ہے۔

نمبر ۵: سورۃ قدر میں شب قدر ایک رات کا ذکر ہے اور حدیث و تفاسیر میں صحابہ کرام، اہل بیت و امام اور چودہ سالہ اشعاع ہے کہ شب قدر ایک رات ہے۔

نمبر ۶: دس سالہ بچہ بھی جانتا ہے کہ شب قدر کو طاق راتوں میں یا آخری عشرہ رمضان میں اور وہ ایک ہی رات ہے مگر اس منکر نے ایسی بات کہی کہ ایک بچہ سے بھی کیا گڑ را ہے۔

نمبر ۷: سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 106، میں لیلیٰ کا لفظ ہی نہیں پھر کیا تضاد؟

جس جابل کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس نمبر 106 آیت میں لیلیٰ کا لفظ نہیں پھر کیوں حوالہ دیا۔

نمبر ۸: سورۃ آتہ نمبر ۱۱ میں لیلیٰ سے پہلے اور لیلین یعنی چالیس کا لفظ موجود ہے کہ چالیس رات۔ اور لیلین کے لفظ نے جمع کا قیاس کر دیا اور رات کا ترجمہ لیلیٰ جو صیغہ واحد ہے مترجمین نے لکھا۔ منکر کی سمجھ میں نہ آیا اپنے دماغ میں تضاد تھا جابل یہ سمجھا کہ ترجمہ میں تضاد ہے۔ معاذ اللہ

نمبر ۹: ہم نے کہا کہ تضاد تمہارے دل و دماغ میں یہ ہے کہ "سورۃ قدر میں قرآن پاک کا ایک رات میں نازل ہونا اور دیگر آیات میں وقفہ وقفہ سے نازل ہونا" منکر نے سمجھ کر اس لئے اعتراض کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک رات میں قرآن کیسے نازل ہوا۔ مگر منکر پہلے تو یہ کرے کہ خود غلط سمجھا، الزام لگا یا قرآن پر۔

نمبر ۱۰: ہم نے کہا کہ ۲۳ سال میں قرآن نازل ہوتا رہا اس پر تو متیقن ہیں اب ایک رات میں رمضان شریف کی شب قدر میں پورا قرآن کیسے نازل ہوا؟ ہم سمجھا دیتے ہیں مگر تو یہ کرو۔

ہمارے جواب کے بعد اس منکر قرآن نے جو باتیں کہیں وہ بھی دیکھئے۔

نمبر ۱۱: ایک رات میں قرآن نازل ہونا۔ میں نہیں مانتا۔

نمبر ۱۲: شب قدر ایک رات نہیں بلکہ دس ہیں، نہیں ہیں۔ میں نہیں بلکہ رمضان شریف کی تمام راتیں شب قدر ہیں۔

نمبر ۱۳: ۹ رمضان شریف حضور ﷺ کو ملے ان سب رمضان میں بلکہ 23 سال کی 23 رمضان شریف میں قرآن نازل ہوا۔

ہمارے جوابات دیکھیں۔

نمبر ۱۴: احادیث موجود ہیں کہ شب قدر ایک ہی رات ہے۔

نمبر ۱۵: شب قدر رمضان المبارک کی رات میں قرآن مکمل نازل ہوا اور محفوظ سے آسمان پر جو بیت المعموت کے مقام پر نازل کیا اور وہاں سے تدریجی یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا تقریباً 23 سال میں۔ اس طرح قرآن مجید کے دونوں قسم کے نزول ثابت ہوئے جس میں کوئی تضاد نہیں۔ پوری امت کا اجماع بھی ہے۔ اگر تم اس

امت میں ہو تو مان لو ورنہ جاؤ جہنم میں۔ (التفصیل کے لئے الاطلاق کا مطالعہ فرمائیں۔)

نمبر ۳۔ رمضان شریک کی دس راتیں یا تیس راتیں شب قدر میں تو منکر نزول قرآن کا حوالہ دے۔ اگر رمضان میں نازل ہوا۔ جس کی راتیں 270 ہوتی ہیں اس میں ہٹاؤ کوئی سو راتیں نازل ہوئیں۔ اس کا جواب یہ نہ دے سکا اور بعد میں بھی ہم نے اس منکر کو تحریری سوال دیتے ہیں جس کا جواب ابھی تک نہ آیا۔

مگر جو باتیں کس دہی کی ہیں کہ گھبراہٹ میں یہ کہہ گیا کہ قرآن ہم پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا تو یہ کرکلمہ پڑھو۔

کہتا ہے کہ میرا مطلب ہمارے گھر پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا پھر کلمہ پڑھو تو یہ کرو۔

کہتا ہے میرا مطلب ہم سب مسلمانوں کیلئے نازل ہوا اور اس کے احکام وغیرہ

ہم نے کہا مطلب بعد میں بتاتے ہو پہلے کفر یہ کلمہ کہتے ہو۔ کلمہ پڑھو آخر گواہ موجود ہیں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور تو یہ کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد تین نمازوں کا منکر ہوا۔ 17 مہینے قبلہ اول کی طرف رخ کر کے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کا نماز پڑھنا۔ اس کا منکر ہوا۔

بے شمار قرآن کے احکام کا منکر ہوا۔ ہمارے جوابات اور سوالات سے تنگ

آکر یہ کہتا پڑا کہ آئندہ محمد جہا نگیر نقشہ بندی کے سامنے نہیں ہٹوں گا۔ ہاں صرف تحریری بات کروں گا۔

اس منکر نے یہ خیال کیا کہ مجھے کلمہ پڑھوایا تو یہ کراہی۔ اگر آئندہ سامنے آگیا تو یہ جو تے پڑوا سکتا ہے۔

اس منکر نے کہا کہ کسی دوسرا مسئلہ ہے مجھ سے بات کرو یا حرام و حلال پر مجھ سے بات کرو۔ ہم نے کہا کہ ایک وقت میں صرف ایک موضوع پر بات ہوتی ہے۔ فلاں فرمایا کھا۔ نے کی اجازت نہیں ہوتی کہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ اس پر ہمارے تحریری سوالات کے جوابات قرض ہیں۔

ہمارے اس مناظرہ کا فائدہ یہ ہوا کہ اورنگی ناؤں میں اس کا درس بند ہو گیا اور ہمارے لوگ اپنے اسلام پر مزید یکے ہو گئے۔ اب یہ خیال آیا کہ اس کی رہائش گاہ کے قریب ان سب حقائق کو لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ ایسے فتنوں کا ناقلہ بند ہو جائے۔ اس لئے اس کو تحریری کتاب کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر پھیلا دیا جائے تاکہ ایسے اور بھی شیطانوں کو منہ توڑ جواب دے کر فتنوں کو بند کیا جاسکے۔ تمام ایسندت عوام سے یہ درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کر کے جگہ جگہ پھیلانے میں تعاون فرمائیں ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوشش سے کئی ایمان سلامت رہیں۔

اس کتاب کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ کے علاقے میں ایسا کوئی فتنہ بدعتیہ بد مذہب منکر حدیث و منکر قرآن نظر آئے تو فوری ہم سے رابطہ کریں۔ نہ ہماری لیس ہے نہ نہ راہ ہے صرف فی سبیل اللہ دین کی حفاظت بیان کرنا ہے۔ ہم ہر علاقے میں خود جانے کو تیار ہیں۔

ہر طرح میڈیا پر بھی بعض لوگ منکر حدیث نظر آتے ہیں ہم ان جھٹلو والوں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنا قبلہ درست کر لیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کی دل آزاری

کا سبب بننے پر تیار نہ بنائیں اور نہ عوام اہلسنت کا سیلاب سب کچھ بہا لے جائے گا۔
 چیلنروالے یا درگھس یہ جہت بیان کر رہے ہیں کہ میڈیا کی وجہ سے اگر کوئی گمراہ ہوا اس
 کا وبال ان پر ہوگا۔ جس کا جواب انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینا ہوگا۔

پھر کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ باللہ ہم کو کسی نے بتایا نہیں تھا۔

اب ہم قرآن کریم اور احادیث سے پانچ نمازوں کے نام اور حکم دکھا دیتے
 ہیں۔ اور آخر کچھ سوالات جو ایسے منکرین کی موت ہوں بیان کر دیتے ہیں تاکہ ایک
 مسلمان بھی ان کو نہ جواب کر سکے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے علم ہے کہ پانچ نمازوں کا حکم بتایا ہے کہ

اقم الصلوٰۃ لذلولک الشمس الی غسق اللیل

و من بعد صلوٰۃ العشاء

ثلاث عودت لکم۔

ان میں ظہر، مغرب، عشاء اور فجر کا ذکر ہے۔

و الصلوٰۃ الوسطیٰ میں عصر کی نماز مراد ہے۔ (علامہ ذی شریف)

دوسرا حوالہ قرآن مجید سے پانچ نمازوں کا حکم

لنسیحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون ولہ الحمد فی المسلوٰت

و الارض و عشبہا و حین نظہرون۔

وقت جب شام اور عشاء ہو اور جس وقت تم صبح کرو تو سبح کرو۔ آسمان و زمین میں وہ

حق تعالیٰ کے قابل ہے اور وقت عصر اور جب تم لوگ ظہر کرو۔

(تفسیر طبرانی بارہ ۱۲۔ سورہ روم۔)

حافظوا علی الصلوٰت و الصلوٰۃ الوسطیٰ

خفاعت کرو نمازوں میں چھ والی نماز کی۔

صلوٰۃ جمع سالم ہوتا ہے جو چار پر دلالت کرتا ہے اور پانچ پر عیسٰی پر دلیلی۔

یہ پانچ ہو گئیں۔ اس سے عصر درمیانی ثابت ہوئی لہذا پانچ نماز میں ایک کا انکار بھی
 کفر ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیں۔ فاصیر علی ما یقولون و سبح بحمد ربک قبل

طلوع الشمس

سے صبح کی نماز قبل غروب ہوا سے عصر کی نماز طلوع صبح سے مغرب و عشاء اطراف

السماء سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ قرآن وحدیث تفسیر و اتفاق امت سے پانچوں

نمازوں کا ثبوت بن گیا۔

حدیث سے پانچ نمازوں کا ثبوت

ہذہ المصلوٰت الخمس پانچ نمازیں ادا کرو۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ، نسائی)

جب قرآن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و اتباع کا حکم ہے تو

احادیث میں نماز کا طریقہ ہے۔ نماز کی رکعتیں ہیں، قیام، رکوع، سجدے اور احتیات

ہے سلام ہے منکر حدیث و قرآن کہتا ہے کہ ہم اس لئے ایسی نماز نہیں پڑھتے کہ فرقوں

میں نماز کا اختلاف ہے۔

فرقوں کے اختلاف سے بچنے کیلئے نماز کا طریقہ چھوڑ دیا تو حضور ﷺ کی

نماز کیسے پڑھو گے۔

جو طریقہ نماز کا انہوں نے اپنایا ہے وہ تو مذاق ہے دنیا سے کوئی بھی ایسی نماز

نہیں پڑا۔ معلوم ہوا کہ تم قرآن کے سب سے بڑے منکر اور کافر ہوئے شاید یہ تمہاری نماز کا طریقہ شیطانی ہو اس نے تمہیں سکھایا ہو جیسے شیطان نے عہدہ نہیں کیا تم بھی نہیں کرتے۔ ثابت ہوا کہ تم شیطان کی پادری کے ممبر ہو۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے جرحی نماز اور افرائی سلام پھیرا اور دعا فرمائی۔ مسلم شریف میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھا کرتا تھا۔ بخاری و مسلم شریف

حضور ﷺ نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی اور عصر کی پابندی سے پڑھنے کا فرمایا۔ (مشفق علیہ)

حضور ﷺ نے نماز مغرب کے تین فرض اور افرائے۔ نوافل، امین، بچہ۔ حضور ﷺ نے نماز عشاء کی چار رکعتیں فرض پڑھائیں۔ (ابن ماجہ)

اس طرح اگر تفصیل سے پانچ نمازوں کے نام رکعتیں اور طریقہ بلکہ کس نماز میں اور کس رکعت میں کیا تلاوت فرمایا یہ بھی موجود ہے۔ غرض یہ کہ احادیث کے بغیر نماز کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ اس شیطان منکر نے کہا کہ حدیثیں حنا گھڑت ہیں اور احادیث جو قرآن کے مطابق ہو وہ درست ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ وہ ایک حدیث پیش کرے جو اس کے شیطانی طریقہ نماز کا ثبوت بن سکے اور قرآن کے مطابق ہو۔ پیش کرے اگر حلال کی اولاد ہے۔

ان پر یہ یوں کا طریقہ نماز کی حدیث میں نہیں۔ اسی لئے حدیث کا منکر قرآن کا منکر شیطان کا فرستہ۔ نمازوں کا منکر ادا کا منکر، بیت اللہ شریف کا منکر، نماز کے فرائض تلاوت، قیام و رکوع، ہجوم کا منکر نماز ناخ و منسوخ کا منکر بے شمار قرآن کے

علوم تعمیر کا منکر صحابہ کرام اہل بیت کا منکر اولیاء کا منکر اہل جہنم کا منکر اور بے شمار احکام کے منکر کی سزا اعلانیہ تو یہ ہے ورنہ پچانسی دینا ہے کہ یہ مرتد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے شیطانوں، منکروں کو فوری گرفتار کر کے سزا دیا جائے۔

آخر میں چند سوالات ان منکرین حدیث سے کہتا ہوں قرآن میں ہے؟

۱۔ پہلی آیت کون سی نازل ہوئی۔ اس کا ثبوت کس آیت میں ہے؟

۲۔ آخری آیت یا سورۃ کونسی ہے قرآن میں کہاں ہے؟

۳۔ تمام سورتوں اور آیتوں کا شان نزول کہاں ہے؟

۴۔ ہر آیت پر عمل کرنے کا حکم کس آیت میں ہے؟

۵۔ ہم آیات کا کیسے معلوم کریں کہ اس کا نزول کس لئے تھا؟

۶۔ قرآن کے ایک لفظ کے 20 معانی ہیں یا جیسے صلوٰۃ اب اس کا کوئی معنی کس آیت سے لہجہ کریں گے کہ یہ معنی ہیں اور ہر جگہ ایک ہی معنی کریں گے یا الگ الگ۔

۷۔ صحابہ کرام نے قرآن کیسے جمع کیا کتابی شکل میں کس آیت میں ہے؟

۸۔ قرآن میں کتنے صحابہ کرام کے نام ہیں اور باقی کا کفار کریں گے یا اقرار؟

۹۔ قرآن میں کتنے اہل بیت کے نام ہیں؟

۱۰۔ قرآن میں کتنی ہزواج مطہرات کا ذکر ہے کس آیت میں تعداد ہے؟

۱۱۔ قرآن میں کتنے رسول اور کتنے انبیاء کا ذکر ہے اور انکی تعداد قرآن کے علاوہ کائنات کریم کے یا قرآن کس آیت سے؟

۱۲۔ رمضان شریف کے مہینے میں اور شب قدر میں قرآن نازل کس طرح کیا؟

سورتوں اور آیات کی ترتیب کیا ہے قرآن سے بتائیں۔

۱۳۔ یہ سورۃ کئی ہے یا کئی کس آیت سے ثابت ہے؟

۱۴۔ یہ آیت خاص ہے اور یہ عام ہے یہ قرآن میں کہاں ہے؟

۱۵۔ جو آیت ناخ ہے اور جو منسوخ ہے وہ کونسی ہیں؟

۱۶۔ قرآن کے مطابق کتنی احادیث ہیں کس کتاب میں ہیں؟

۱۷۔ قرآن میں حدیث کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں قرآن نے اپنے خلاف ٹھاپا ہے؟

۱۸۔ صحابہ کرام کے ذریعہ ہم تک قرآن پہنچا وہ کون سے ہیں اور ان کے نمبر کیا ہیں؟

۱۹۔ جب راوی سچا مستتر ہے تو روایت کبھی گئی اور مستتر ہے یا نہیں؟

۲۰۔ حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم قرآن میں ہے اب بغیر حدیث کے علم کے اطاعت کیسے ہوگی؟

۲۱۔ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے قرآن بیان ہوا اور حدیث بھی بیان ہوئی۔

اب قرآن و حدیث کا فرق کیا آیت میں ہے؟ کہ یہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔

۲۲۔ تابعین کا قرآن پہنچانے میں کتنا تعاون حاصل رہا؟

منکر حدیث ہر مسئلہ قرآن سے بیان کرتے ہیں تو ان تمام سوالات کے جواب پیش کریں درست تو یہ کریں۔ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

تین مرد متین کہاں تھیں

۱۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا غلط ترجمہ تفسیر میں کرنا معمول بن چکا ہے۔ ابھی حال ہی میں اہل بیت علیہ السلام میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ جس پر احتجاج کیا گیا اور Q1v نے

معذرت کی خود ڈاکٹر نے بھی معذرت کی۔ مگر بے شمار گستاخیاں جو کہیں ہیں ان کی معذرت معافی نامہ کہاں ہے؟

۲۔ ڈاکٹر ڈاکٹر تا نیک جو ڈاکٹر اسرار کو اپنا استاد مانتا ہے۔ حسب استادی کا حال یہ ہے تو شاگرد کا کیا حال ہوگا۔ یہ بھی غلط ترجمہ اور غلط مسائل بیان کر رہا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ استاد و شاگرد سے دودھ ہاتھ ہو جائیں یعنی مناظرہ کیا جائے۔ ڈاکٹر نے بھی اہل بیت کی شان میں گستاخی کی تھی۔ 2007 میں واقعہ کرنا کو سیاہی کھا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اقتدار کے لالچ میں یہ قربانی دی گئی جو سر اسرار بہتان الزام و جہالت ہے۔ ڈاکٹر تا نیک نے بھی معذرت کی تھی۔ دیگر مسائل کی لطیفیاں جو ہیں ان کی معذرت کب کریں گے؟

ڈاکٹر اسرار و ڈاکٹر تا نیک جن تراجم سے ترجمہ قرآن بیان کرتے ہیں ان میں 200 غلطیاں ترسے کی موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کرے۔

۳۔ چاہید خاندی جس کا مسلک نہ معلوم ہے اس نے بھی غلط اور قیاسی باتوں (وہ بھی شیطانی) سے مسائل بیان کرتا ہے۔ اس کے غلط مسائل کی فہرست ماہنامہ "تحفظ" کراچی رسالہ میں مئی ۲۰۰۸ء کے شمارے میں موجود ہے۔ غلطی گوارا تو یہ کرے۔

لہذا ان تینوں افراد کو دقت مناظرہ ہے یہ بتائیں کب کہاں کیسے ملاقات کریں گے؟

ان جیلو والوں کو آج Q1v وغیرہ والوں کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ اپنا قبیلہ درست کر لیں ورنہ قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔

مناظرہ نمبر ۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو تھے خلیفہ برحق ہیں

شیعہ: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول بنا فصل مانتے ہیں۔ یہ دعویٰ ہے اور اس پر دلائل کما ہمار ہیں بلکہ ہماری کتابوں میں بھی دکھاواں گاہے۔

سنی: جناب دلائل سنیوں کی کر رکھیں وقت آنے پر دینا۔ ابھی تو شرط طے کر لیں۔

شیعہ: میری شرط ایک ہی ہے کہ قرآن وحدیث اور فقہین کی مسلمہ کتب۔

سنی: ہم کو یہ شرط منظور ہے اور ہماری یہ شرط ہے کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیں اور یہ شیعہ مذہب کی چند کتب کے نام ہیں یہ بتادیں کہ ان میں ساری کتب آپ کی ہیں یا نہیں۔ تاکہ احمد میں یا درمیان مناظرہ آپ کہیں کہ یہ ہماری نہیں۔ یہ متبر نہیں۔ تو اس طرح مناظرہ کا دھمکے خاتم نہ ہو۔

شیعہ: وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا اس سے پہلے کون کرتا ہے کس جاہل نے کہا؟

سنی: علم مناظرہ کی مسلمہ کتاب رشید یہ میں ہے کہ سب مدعا یہ وضاحت طلب کرے۔ اگر آپ نے رشید یہ نہیں پڑھی تو مجھ سے آکر پڑھ لو۔

شیعہ: میرا مطلب یہ تھا کہ جوابات دینے کے بعد مناظرہ کیسے کروں گا۔

سنی: اتنا کچھ مناظرہ دجائیں نہیں دیکھا۔ سوالات کے جواب میں دلائل نہیں دوتے

صرف ہاں یا نہ میں جواب دیتے ہیں۔ اور جس

شیعہ: ایک سوال کروں یا وہ کے جواب نہ دوں گا۔

سنی: چلو جناب ایک ہی تیار دوہ یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ آپ کی کتب میں ہے آپ مانتے ہو؟

شیعہ: بالکل درست ہے اور ہم مانتے ہیں چوتھا خلیفہ مگر اس طرح نہیں جیسے تم مانتے ہو۔

سنی: جناب اس طرح یا جس طرح چوتھے کا ذکر اور شہر آپ نے مان لیا ہے۔

شیعہ: اب مناظرہ شروع کریں۔

سنی: بالکل جناب شروع کریں اور اسی دلیل پیش کرنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ بلا فصل بھی ہوں اور چوتھے بھی ہوں۔

شیعہ: خاموش ہے کہ ایسی تو دلیل ہے کہ نہیں کہ پہلے اور چوتھے خلیفہ کا ثبوت ہو۔

سنی: چلیں جناب قرآن وحدیث پر جنہیں دلائل کے انبار لگا دیں۔

شیعہ: تم بات کرنے کے قابل نہیں۔ مجھے تقریر کرنے جانا ہے۔ اچھا خدا حافظ۔

خلفاء راشدین اربعہ پر مناظرہ

سنی: موضوع یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت ہم تہذیب وارتحابت کریں گے۔

شیعہ: حکم پر موضوع منظور نہیں بلکہ خلفاء ثلاثہ کی ہم نشی ثابت کریں گے۔

سنی: دعویٰ ہمارا ہے مدعی خلفاء اربعہ کے ہم ہیں۔ ثابت ہم کریں گے تم ہمارے دعویٰ کو برتنے والے کون ہو۔ ہم اپنے دلائل سے نفی ثابت کرتے۔

شیعہ: میرا مطلب تھا کہ آپ تین کی خلافت ثابت کر دو چوتھے خود بخود ثابت ہو جائیں گے۔

سنی: جناب اپنے مطلب کی بات آپ کریں۔ ہمارے دعویٰ میں اعتراض کیوں؟

شیعہ: مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم خلفاء اربعہ کا موضوع مان لیں تو ہم نے چار خلیفہ مان لئے اب مناظرہ کس بات پر کریں گے۔ لیکن ہم ماستے ہی نہیں۔

سنی: حیرت ہے آپ پر یا تو ہمیں مدعی بننے دو یا خود مدعی بن جاؤ کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ حضرت علی شیر خدا پہلے خلیفہ ہیں اور ہم مدعا علیہ بن جاتے ہیں۔ ہم ثابت کریں گے کہ حضرت علی شیر خدا ہیں چوتھے خلیفہ ہیں۔

جبکہ خلفاء ثلاثہ ہمارا دعویٰ نہ تمہارا پھر کیوں ضد کرتے ہو۔

شیعہ: نہیں مدعی تو آپ ہی ہیں۔

سنی: تو پھر چاروا دعویٰ خلفاء اربعہ کو ثابت کرتا ہے مسئلہ کتب سے۔ اب موضوع

شیعہ: ٹھیکہ بھی یہ موضوع خلفاء اربعہ ہم کو منظور نہیں۔

سنی: افسوس تم پر نہ تو ہم کو مدعی بننے دیتے ہو اور نہ خود مدعی بننے ہو۔ ایسا جائز شیعہ آج تک نہیں دیکھا۔

شیعہ: اچھا پھر تم اپنے بڑے علماء سے مناظرہ کی اجازت لو کہ تمہاری بار سب کی بار اور تمہاری جیت سب کی جیت ہوگی۔ اور بیشتر پارک میں مناظرہ کی گورنمنٹ سے اجازت لو۔

سنی: سبحان اللہ یہ راہ فرار اختیار کرنے کا انوکھا طریقہ نکالا ہے۔ جب مناظرہ پر نکلے عالم پابندی ہے تو اجازت کون دے گا۔ دوسرا یہ کہ مناظرہ میرا اور تمہارا ہے دیگر علماء سے اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ شاید تم کو مناظرہ کی اجازت نہیں پہلے اپنے بڑوں سے اجازت لو۔

شیعہ: اچھا تم اپنے مناظرہ کی سی ڈکی دو۔ میں دیکھوں گا کہ تم نے مناظرہ کیسے کیا ہے۔

سنی: ایسا کرو میں جمعۃ المبارک کی تقریر کرتا ہوں۔ اس آجادی میں تم کو مناظرہ کرنا سکھا دوں گا۔

شیعہ: اب تم سے مناظرہ نہیں ہو سکتا اور یہ جاہد جا۔

تقلید

(خلاصہ)

یہ مناظرہ جلد نمبر ۱۸ بریلوی مناظرہ اہلسنت میں موجود ہے جس میں وہابی کو عبرت ناک شکست ہوئی جو خود وہابی کو ذول ہے۔ مناظرہ کے تقریباً ایک مہینے کے بعد یہ وہابی میری دکان پر آیا اور تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ مناظرہ تو آپ جیت گئے اب ہم کوئی ڈی چاہئے۔ فقیر نے کہا یہ بات لکھ دو۔ وہابی نے کہا کہ یار ذوالاں سے مان تو لیا۔ لکھنے کی کیا ضرورت ہے نا اس کے بعد پھر کسی دوست کے ذریعہ اس وہابی جس کا نام صدیق رضا ہے جو پہلے سنی تھا مگر وہابیوں کی صحبت کی وجہ سے وہابی بن گیا یہ خود اس کا بیان ہے۔ اس دوست کے ذریعے پھر مناظرہ کی بات چلی۔ جب وہابی کو پتہ چلا کہ اہلسنت کی طرف سے فقیر ہے تو مناظرہ سے فرار ہو گیا۔ تحریری جواب بھی نہ دیا۔ دوستوں نے بتایا کہ وہ فقیر سے مناظرہ کرتے کیلئے کسی شرط پر تیار نہیں ہے۔ بہر حال فقیر کی دعوت عام ہے نہ ہر وہابیوں کو جہاں چاہیں شراف طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ تقلید کے مناظرہ میں دو اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ تقلید کو شرک کہنا تھا اور شرک کرنے والا شرک کا نام لیتا تھا۔ اس پر دلائل کے بعد ہم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب عقیدہ اقلید کا حوالہ دے کر ہم نے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ

آئمہ اربعہ کی تقلید واجب ہے۔ ان پر شرک ہونے کا فتویٰ لکھ دو فقیر وقت بھی دیتا ہے۔ مگر اس وہابی نے محدث دہلوی پر فتویٰ نہیں لکھا۔ یہی اس کی شکست کا سبب بنا۔ دوسری بات یہ کہ اس مناظرہ کی روپیہ اور کتابی چل میں پانچ ہزار کی تعداد میں کراچی میں تقسیم ہوئی اور اس وہابی اور دیگر وہابیوں کو بھی دی گئی اور اس میں لکھا ہے کہ اگر ہم نے کوئی غلط بات یا جھوٹ لکھا ہے تو نشاندہی کر دو۔ مگر 2003ء سے آج 2010ء شروع ہے کسی وہابی کی جرأت نہیں جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر شرک کا فتویٰ لگا کر اپنے سچا ہونے کا ثبوت دے سکے۔ مگر چار دہائیوں میں پیشہ کر جھوٹ بولنے جس کورقوں کی طرح کہ ہم کو فتح ہوئی ہے۔

لعنة الله على الكاذبين

مردمیدان بنو۔ اہل سنت کی فتح کو سات سال ہو گئے۔

مناظرہ نمبر ۸

اگر اسماعیل دہلوی گستاخ رسول تھا تو کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا؟

دہلوی ہندی: تمہارے احمد رضا خان نے سب کو کافر بنایا کی کوئی چیز چھوڑا دینا چاہتا تھا۔

سنی: بنایا نہیں بلکہ بتایا۔ جانا اور بات ہے اور بتانا الگ بات ہے۔ بات تو صحیح کرو۔

دہلوی ہندی: جب اس کے ستر کفر فتویٰ بتائے پھر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا کیوں؟

سنی: پہلے تو تم کہہ رہے تھے سب کو کافر بن کر چھوڑا۔ اب کہتے ہو کہ اسماعیل دہلوی کو کافر کیوں نہ کہا۔ عدم اوپر کسی کو کفر نہیں کہتے تھے یہ دہلویوں کا جھوٹ ہوا تو یہ کرو۔

دہلوی ہندی: بات قابل غور ہے چلو یہ بتا دو کہ کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: آخر مان لیا کہ دہلوی ہندی جھوٹ بولتے ہیں اصرار رکھتے ہیں۔ رسی یہ بات کہ کیوں نہ کہا تو اس کے مطلق تو یہ مشہور ہو گئی جس کی وجہ سے کف اسان کر لیا یعنی زبان کو روک لیا۔ دوسرا یہ کہ لزوم کفر استراحت کفر کا فرق علمی، دینا میں موجود رہا ہے کہ بات اور عہد رت کفر یہ ہے مگر کہنے والا کافر نہیں۔ اس کی مثال بھی موجود ہے کہ بڑے بڑے کو بعض نے کافر کہا اور بعض نے مراد، بے ادب، جہشی، لعنتی وغیرہ وغیرہ۔ یہی حکم دہلوی کا ہے۔

اس سنے ملا۔ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے دہلوی پر کفر کا فتویٰ دیا اس کی

عبارتوں کی وجہ سے ان کے پاس کفر کی دلیل تھی۔ چاہے یہ فتویٰ مان لو۔

دہلوی ہندی: احمد رضا خان نے کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: ایسا لگ رہا ہے کہ ہم اہل حق حضرت کے مقلد ہو جو وہ کہیں گے مان لو گے۔ جب حسام الحرمین کا فتویٰ موجود ہے اس کو تو مانو۔ حیرت ہے جو فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے اور اپنی طرف سے کافر بننے پر زور دے رہے ہو۔ چلو پھر دہلوی پر جو فتویٰ ہے اہل حق حضرت کا وہ تو مانو۔ مگر وہ، بے ادب، جاہل، مشک، بڑبڑلعنتی وغیرہ۔ در نہ تم دھوکہ دے رہے ہو۔

دہلوی ہندی: گستاخ رسول بھی کہا اور کافر بھی نہیں عجیب منطبق ہے۔

سنی: منطبق بھی تمہاری اپنی ہے جو اہل حق حضرت کا فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے چاہتے ہیں وہ مان لیتے ہو۔

دہلوی ہندی: جب مسلمان تھا تو کافر نہیں اور کافر تھا تو مسلمان نہیں سیدھی بات ہے۔

سنی: خارجیوں کے کفر کے مستحق سب جانتے ہیں مگر گمراہی کا فتویٰ ہے بتاؤ تم کافر کیوں نہیں کہتے۔ بتاؤ جو یہ کہے بالفرض کہ ماہی بندیر کرمی میں مل گئے وہ کون ہے؟

دہلوی ہندی: تو یہ تو یہ علماء کی گستاخی کفر ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔

سنی: شاہنشاہ علماء کی گستاخی کر لے والا کافر ہے تو اس عبارت میں اگر امام الانبیاء علیہ السلام، علماء دہلوی ہند کو ہٹا دو اب بتاؤ تم نے کافر مان لیا اور یہ عبارت اسمائیں دہلوی کی تقویٰ اللہ بیان میں ہے۔

دہلوی ہندی: میں ابھی آتا ہوں

سنی: بات سمجھ گئے جو گستاخی علماء کی ہو وہ درجہ اولی گستاخی ہے مشہور علیہ السلام کی۔

حسن قلی محمد خان

قربانی تین دن ہے چوتھے دن نہیں

وہابی: تین دن قربانی کے لئے ہے۔ چار دن قربانی کے ہیں۔

سہی: تم چاہو دنیا کے قائل ہو تو مدعی ہوئے تم کو دلیل دو۔ ہم کو دلیل دینے کی ضرورت

تو نہیں کہ چار دن میں تین دن قربانی کے آجاتے ہیں یا نہیں؟

وہابی: چار دن قمریابی کے ہیں۔ ہمارے شافعی جیسے مائے ہیں۔

سُئِلَ: چار امام دیس تین امام ہا لک، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل، رضوان اللہ

خاتمِ مین دن کی قربانی واجب طریقہ سنت مانتے ہیں۔ تمہاری دلیل امام

سناکتی ہیں یا نہ ہے؟

وہابیہ: ہماری دلیل قرآن و حدیث ہے امام شافعی نہیں۔

سہی: پھر کیوں امام شافعیؒ کا نام نہاد دعوہ کیوں کرتے ہو؟ اور امام شافعیؒ کے

نزدیک پوتھوں چاڑھتے تھے کہ ملت کہتا ہو وہ ثابت کرو۔

ہاں: آکاہی شہس، یکھو۔ نیر: مسند امام احمد بن حنبل۔ ۲۔ مسند بزاز شہس۔

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$

نئی: نمبر احمدیہ میں اضطراب ہے۔ حدیث منقطع ہے۔ سید بن عبد العزیز

شعبہ

فیہ ما حدیث علی بن حجر بن عساکر عن عطاء بن یسار عن ابي عبد اللہ

— ۷۷ —

نمبر ۳ حدیث میں صدقہ ہے جو ضعیف ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب العلل

میں لکھا کہ اس سند کے ساتھ یہ حدیث منوطاً ہے۔

وہابی: انور کبھی احادیث ہیں۔

سنتی: جو پیش کہیں ان کا حشر یہ ہے ایسی حدیثیں تھنی ہوں وہ ضعیف ہے۔

نہیں۔ آج تمہارے مفتی سے حوالے دیے ہیں۔

سوال: ایک آدمی حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرتا

ہے۔ وضاعت فرمائیں؟

جواب: اس آدمی کا عمل حضور علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ اصل قربانی

عید کے دن ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی

ہے۔ تمام کتب حدیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے۔ چوتھے دن

صرف جائز ہے سنت نہیں۔ حضور علیہ السلام نے قیسرے اور چوتھے دن بھی

قربانی نہیں کی۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے یہ چاہوں والی

یا ۴۸ کے

نقداتی پرکھو۔ ایس حدیث کی جڑ تو اس۔

مناظرہ نمبر ۷۔

اسماعیل دہلوی قاتل کون؟

دیوبندی: یہ ہمارے امام ہیں جنہیں نے تو حید کو پھینکا یا اور پھانسی دیدی۔

سنی: ان کی کتاب تہذیب الایمان پر حکومت کی طرف سے سخت پابندی لگ گئی۔ ان کا فتویٰ ہے کہ اگر یزید کے خلاف جہاد نہ کرو۔ دہلی اور کائنات کی تقریریں موجود ہیں۔ جب انگریز دہلی میں بھی حکومت کر رہے تھے پھر بالاکوٹ میں انگریز

سے جہاد کیسے ہو گیا؟ مجھے تو صرف یہ بتاویں کہ یہ امام خلی تھا یا وہابی تھا؟

دیوبندی: بعض خلی کہتے ہیں بعض وہابی اپنا امام کہتے ہیں ذیلے غیر متعلقہ تھا۔

سنی: تو پھر آپ کے امام کیسے ہو گئے فتی رفع ین نہیں کرتے نماز میں پھر کیوں زبردستی امام بناتے ہو؟

دیوبندی: اصل میں حدیث پر عمل کرتے تھے۔

سنی: ان کے بڑوں نے کہا کہ دہلوی تو حدیث کا معنی ہی نہیں سمجھا پھر حدیث پر عمل کیسے؟

دیوبندی: انہوں نے سکھوں سے جہاد کیا تھا۔

سنی: تہذیبی کتاب میں ہے کہ پہلے حملہ مسلمانوں پر کیا۔ یہ جہاد کیسے ہو گیا۔ اور ان کے ساتھ ہندو بھی اور کچھ بھی مسلمانوں میں شریک تھے۔

دیوبندی: ہم تو ان کو تو حید پھینکا لے کر وجہ سے مانتے ہیں۔

سنی: جب وہابی غیر متعلقہ انہیں اپنا امام کہتے ہیں جو کہ حقیقت کے دشمن ہیں۔ ہم کبھی طرح اس کو امام کہتے ہو۔ حال ہی میں رسوائے زمانہ کتاب صراطِ مستقیم کی عیارت کو وہابی نے کفر یہ مانا لیا جس میں حضور علیہ السلام کے خیال کو عاز اللہ بدتر قرار دیا۔

دیوبندی: وہ تو مجھے نہیں معلوم مگر عیارت سید احمد اور کھنوی سے متعلق ہے۔

سنی: جس کی بھی ہو کفر یہ ہے۔ سید احمد، کھنوی، عبدالحی کو بھی وہابی نے کافر قرار دیا۔

دیوبندی: مگر دہلوی کی تو نہیں ہے۔

سنی: اگر دہلوی کی عیارت ثابت ہو جائے تو کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا وہایت چھوڑ دوں گا، امام چھوڑ دوں گا۔

سنی: یہ تحریر کرو۔

دیوبندی: زبانی بات ہوگی تحریر کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: زبانی لپٹ جاتی ہے تحریر نہیں بدلتی اگر سچے ہو تو تحریر کرو۔

مناظرہ نمبر ۸

دیوبندی وہابی کوہائی سے مناظرہ

اور شرائط

حضرات یہ دعویٰ مناظرہ میں شکست کھا چکا تھا۔ اور کبھی دیوبندی ہوتا ہے کبھی وہابی بن جاتا ہے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے سنی ذی میں اضافہ کیا۔ اور دوبارہ مناظرہ کرنا چاہتا تھا۔ اور بد اخلاق تھا کہ اس کے خطوط موجود ہیں جو منہ پوتا ثبوت ہیں۔ ہمارے ایک دوست کے ذریعہ اس سے تحریری اور فون پر باتیں ہوئی۔ کیونکہ فقیر اس میں صرف شرائط طے کرنے کیلئے درمیان میں تھا اصل مناظرہ بیرون مرشدے کوہائی سے کرنا تھا۔ مجھے علم تھا کہ شرائط طے نہ کر کے مناظرہ کیلئے وقت دیدہ۔ علامہ مناظر المظہم محمد عبدالنواب صدیقی امجدی و فی ظلالہ الحال اور وہابی کوہائی۔

موضوع: عطا کی علم غیب

سنی: حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب عطا ہی ہم مانتے ہیں۔

دیوبندی: ٹھیک ہے مجھے منظور ہے تاریخ بتاؤ کب مناظرہ میں آتا ہے؟

سنی: شرائط طے کرو اور اپنی شرائط لکھو۔ اسے چھ ہائی کیوں در ہے ہو۔

دیوبندی: میری کوئی شرط نہیں بس تاریخ بتاؤ

سنی: مگر ہماری شرط ہے وضاحت طلب مولات کے جوابات دیدہ و تاریخ لے لو۔

دیوبندی: تمہارے بچہ کہ مناظرہ میں بچہ کا چکا ہوں وضاحت چھوڑو تاریخ بتاؤ۔

سنی: شکست تم کوئی رائے منہ سے بغض علم غیب مان لیا اور اب جھوٹ بولتے ہو۔

دیوبندی: وہ بھگا گئے تھے بچے بچھے ہوئی۔

سنی: خواب میں ہوئی ہوگی۔ شاید مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔

دیوبندی: اس وعدہ پر شکست دوں گا۔

سنی: پہلے فتح کو ثابت کرو اور بتاؤ قرآن کیا کہا تھا کہ وہ بھگا گئے تھے بول دو سنی۔

دیوبندی: میں ثابت کروں گا کہ اللہ عالم غیب ہے اس کے سوا کسی کو غیب نہیں۔

سنی: جناب یہ موضوع کے خلاف۔ بے موضوع عطا کی علم غیب بے حضور علیہ السلام کے متعلق۔

دیوبندی: تمہاری کتابوں میں حضور علیہ السلام کو عالم غیب لکھا ہے۔

سنی: جھوٹ یہ جھوٹ بولی رہے ہو ہماری کس کتاب میں ہے؟ مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا بتاؤ۔

دیوبندی: وہ میں مناظرہ میں بتاؤں گا۔ عالم غیب اور علم غیب ایک ہی بات ہے۔

سنی: اگر ایک ہی بات ہے تو علم غیب و موضوع مان لو اور کتاب کا حوالہ دو؟

دیوبندی: میں تو عالم غیب کی کلی ثابت کروں گا۔

سنی: موضوع طے ہونے کے بعد بدلہ شکست کی دلیل ہے تم کو شرائط میں شکست

ہوگی۔ حضرات ان باتوں میں ایک سوال کر گیا مگر موضوع مان کر پھر پلٹ

جاتا ہے افسوس اس پر۔

دیوبندیو! بھاگتے کیوں ہو؟

سنی: ہم عطا علی ظہر غیب حضور بنیہ اسلام کہتے ہیں کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: کافر، مشرک، ذالی، یو یا عطا۔

سنی: ذالی کے ہم کو کل ہی نہیں عطا کی مانتے ہیں۔

حضور بنیہ اصول و اسلام کے حاضر و ناظر مانتے والے پر کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: کافر، مشرک، گمراہ

سنی: حضور بنیہ اصول و اسلام کو ہم کو ہم کو مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: گمراہ و بیسالی، شیخہ

سنی: ہم حضور بنیہ اصول و اسلام کو ہم کو کل مانتے ہیں۔

دیوبندی: کافر، گمراہ، جاہل، ہدائی۔

سنی: یہ فتوے لگا رہے ہو یا اپنے سچ رہے ہو وہ دیکھ دو گئے ہیں۔

دیوبندی: تم نے پوچھا ہے ہم نے بتادیا ہماری کتابوں میں یہ فتوے موجود ہیں۔

سنی: یہ باتیں اگر ہم غوث اعظم کے لئے مان لیں تو کچھ فتویٰ کیا ہوگا۔

دیوبندی: اور زیادہ بلکہ وہ فتوے لگے گا۔

سنی: مطلب یہ کہ نبی ﷺ اور امتی میں فرق ہے۔

دیوبندی: کیا مطلب؟

سنی: مطلب صاف ہے کہ یہ عقائد حضور بنیہ اسلام کے علاوہ کس اور کو مانیں تو ذلیل۔

دیوبندی: جی ہاں شرعی فتوے میں کسی کا کیا غائب۔

سنی: اگر واقعی آپ مروی اولاد ہیں اور عطا کی اولاد ہیں اور سچے ہیں تو بتائیں کہ

دیوبندی: اکابر عطا کی کتب میں یہ عقائد کو دیوبندیوں سے دیکھا دیا میں تو ذلیل فتویٰ

لگاتے کو بتیاد ہیں۔ دیوبندی ملو ملو۔ علم غیب، اور کشف کا علم ہے۔

دیوبندی: عطا کو حاضر و ناظر کہتے ہیں۔ وقت سے کئی چھ ماہ پہلے گیا ہے۔

دیوبندی: عطا کو مرنے کی بات۔

دیوبندی: عطا کو فتویٰ دیا گیا ہے۔ اب یہی فتویٰ دے گئے؟

دیوبندی: ہر صورت نہ کہ اس وقت۔ چنانچہ انعام دینے کو بتایا گیا۔

دیوبندی: ہنس دھس آنا انہوں نے ان کا وقت دوسرے۔

سنی: مسلمانوں کو آئے۔ اگر دیکھا تو انہوں نے نبوت غیر سے بے جا کہا اور فتوے طلب کرے۔

مناظرہ نمبر ۱۰

امکان کذب باری تعالیٰ

جلد اول میں بھی ایک مناظرہ کیا روکیہ نو بیان کی تھی اور مناظرہ طے ہونے کے بعد وقت پر نہ آنے بلکہ راہ فرار اختیار کر گئے۔ یہ دوسرا مناظرہ شرائط میں بھاگ گئے۔ اس کا ثبوت وہ تحریریں دونوں طرف کی موجود ہیں ہم مختصر عرض کرتے ہیں۔ یہ امکان کا دیوبندی جن مولوی تھا۔

دیوبندی: ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں موضوع امکان کذب ہے۔

سنی: یہ موضوع ہم نے دیکھا جس کو منظور کر لیا گیا ہم نے کہا کہ شرائط تحریری طے کر لو اور اپنی شرائط لکھ دو۔

دیوبندی: شرائط وہ جی ہیں جو ہوتی ہیں بس آپ تاریخ مقام طے کر دیں۔

سنی: وہ شرائط طے کر لیں۔ اور ایک یہ کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات

دیوبندی: یہ وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرتا۔

سنی: جناب جو کام پہلے کا ہے وہ بعد میں کیسے کر لیں اور جو جواب آپ اس وقت

دیں گے وہ انہی دیدیں تاکہ وقت بچ جائے۔ مناظرہ میں دلائل ہوتے ہیں

یہ شرائط ہیں۔ یہ بھی بتادیں کہ امکان کذب کا مطلب اللہ تعالیٰ جھوٹ بول

سکتا ہے۔ محال اللہ یہی مطلب ہے نہ۔

دیوبندی: وضاحت طلب سوالات کہاں اصول مناظرہ ہے آپ کو کس نے بتایا؟

سنی: جناب مناظرہ رشیدیہ کی مسلم کتاب میں موجود ہے۔ پھر آپ نے بھی مانا ہے کہ وضاحت مناظرہ میں کرنا اگر یہ اصول نہیں تھا تو مناظرہ میں کیسے مان لیا۔

دیوبندی: اور کوئی شرط ہے؟

سنی: باقی تو سب لکھی ہیں اہم شرط یہی ہے کہ سوالات کے جوابات دیدیں وہ صرف ہاں یا نہ میں ہم دلیل نہیں مانگے ہے جس سے آپ کو خوف ہو۔

دیوبندی: بس آپ تاریخ چیک کا اعلان کر لیا۔

سنی: وضاحت طلب سوالات کے جواب دو۔ ابھی تاریخ طے کر لیتے ہیں۔

دیوبندی: آپ راہ فرار اختیار کر رہے ہو میں تم کو چھوڑ دوں گا نہیں۔

سنی: یہ تو صاف نظر آ رہا ہے کہ کون راہ فرار اختیار کر رہا ہے۔ وضاحت طلب امور

کے جوابات جو نہیں دے رہا وہ کون ہے؟ یہ تو بناؤ گے یہ عقیدہ قطعی ہے تو آیت بھی قطعی پیش کرو گے۔

دیوبندی: ارے جناب قرآن کریم کے ہر ہر لفظ سے امکان کذب ثابت کر دیں گا۔

سنی: جناب اپنی بات یاد رکھنا اور یہ تحریر میں بھی آگیا ہو سناست۔

دیوبندی: ہاں تم فکر نہ کرو جو لکھا ہے اس کے مطابق ثابت کر دیں گا۔ ہر ہر لفظ سے

قرآن کے۔ بس تم جگہ اور تاریخ بتاؤ۔

سنی: وضاحت کے جوابات کیوں نہیں دیتے۔

حضرات یہی وجہ ہوئی کہ دیر ہوئی تھی اور ہنوز جوابات کا انتظار ہے۔ وجہ

یہ ہے کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ مناظرہ میں تبادلہ ہو جائے یعنی جھگڑا ہو جائے مگر ہم اس

سازش کو کامیاب ہونے نہیں دے سکتے۔ اسی لئے وضاحت طلب سوالات کیے گئے

اور اس میں دونوں کا فائدہ تھا کہ شرائط پر کار بند رہ کر منظرہ ہو جائے نہ تقریباً ایک سال ہو گیا۔ یہاں یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس مولوی نے ملازم کو کسپ کو رانی صاحب کی سی ڈی کا جواب دیا تھا۔ جس کے جواب میں فقیر نے سی ڈی بنا کر جواب دیا تھا مگر ہمارے جواب کا جواب نہ آیا۔ اور بھی اہلسنت میں سے اس کی سی ڈی کا جواب دیا اور اس کے جھوٹ دھوکہ پردہ چاک کیا۔

فقیر نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ امکان کذب تو یہ ہوتے ہیں جیسے وقوع کذب ثابت کر کے کوئی جیس۔ اب بات کی وجہ سے مولوی کے چند حلقہ میرے پاس آئے اور اس شرائط مناظرہ کا ذکر کیا۔ ہم نے ان سے بھی وضاحت طلب کی۔ ان کے جوابات کا ذکر کیا۔ وہ کہتے تھے اب مناظرہ امکان کذب پر نہیں ہاں۔ وقوع کذب پر ہوگا۔

فقیر نے کہا کہ یہ موضوع بدلنا ہے تو میں کی شرائط تحریر کرو۔ اور ان دلی بندہ یوں نے فون ملا کر ”جن مولوی“ کو ٹھٹھے موہاگل دے کر کہا بات کریں۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب یہ آپ کے ساتھی امکان کذب چھوڑ کر وقوع کذب پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن مولوی نے ٹھٹھے میں کہا امکان کذب کی جگہ وقوع کذب پر بلکہ تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ فقیر نے ٹھٹھے میں کہا مولوی صاحب موضوع طے کر کے بھاگ رہے ہو ورنہ وجہ کی شکست تسلیم کرو۔ یہ سن کر فون بند کر دیا۔ یہ بات فقیر نے ان کے ساتھیوں سے کہی۔ وہ کہنے لگے مناظرہ چھوڑو ہم کو شکوہ ہی کا فتویٰ ثابت کر دو اور دیکھ دو۔ فقیر نے کہا کہ چلو مناظرہ نہیں کرنا نہ کرو اور شکوہ ہی کا فتویٰ اصل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ہے اور انکی کاپی دلی بند کی مذہب کتاب میں ہے۔ اب آپ لوگ وقت

انکل کر آ جاؤ فقیر اس کی کافی وجہ دے گا۔ بلکہ دے بھی دے گا۔ اور ثابت کر دے گا کہ یہ فتویٰ شکوہ ہی کا ہے۔ اس پھر وہ نہ کہے تقریباً ایک سال ہوئے وفاق ہے۔ اب ہم تیار ہیں ثابت کرنے کو اور مناظرہ کرنا ہے تو ورنہ شکست تسلیم کرو پھر آ جاؤ میدان مناظرہ میں۔ یہ رضا کے فیض سے کی مار ہے۔

وقوع کذب

وہابی: یہ ہمارا عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی کتاب میں اور نہ فتویٰ ہے۔

سنی: اگر فتویٰ ثابت ہو جائے تو کفر باہاؤسگے تحریر کرو۔

وہابی: زبان سے کہہ رہا ہوں یہ ثابت ہو جائے تو کفر ہے لیکن ضرورت نہیں۔

سنی: اسامیل دہلوی نے فکر و ذہن کتاب میں امکان کی مثال دی یا وقوع کی غور سے پڑھاؤ کہ خدا چھوٹا ہو لے تو بندہ کی قدرت بڑھ جائے گی۔ ص ۱۰۸

وہابی: مگر یہ تو امکان کذب کی مثال ہے۔

سنی: کنگوی کا فتویٰ تھا تو وقوع کذب پر جس کی کاپی دیو بندی مذہب کتاب میں قبلہ حضرت تمام مہر علی چشتیاں علیہ الرحمۃ میں نقل کر دی۔

وہابی: یہ فتویٰ جو نقل کیا ہے کنگوی کا نہیں ثابت کرو۔

سنی: اپنے فتویٰ کا انکار کنگوی نے نہیں کیا اپنی زندگی میں مرنے کے بعد تم کون ہوتے ہو انکار کر سکتے والے۔ حالانکہ کئی فتوے سے انکار کا ثبوت بضرر عاویہ دکھائے کو تیار ہیں۔

وہابی: ہمارے سربراہ کنگھو دی نے اس کا انکار اور مثال دے کر ثابت کر دیا کہ فتویٰ کنگوی صاحب کا نہیں۔ مثال یہ دی تھی کہ ایک خط کے ذریعہ رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی تو کفر کیسے ثابت ہوگا۔ دوسرا یہ کہ یہ معلوم ان کا اطلاع

بھی کی یا نہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔ مثال بھی دی تو ایسی کہ ثابت ہو گیا کہ فتویٰ کنگوی کا تھا۔ رویت ہلال خط سے ثابت نہیں ہوتی۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر خط تو مانو کہ لکھا تھا اس طرح فتویٰ تھا جب ہی تو خط کی مثال دی ہے۔ یہ الٹا پھینک گئے۔ یا تو مثال بدل دو یا فتویٰ مان لو تا اور اطلاع نہیں ملی۔ کتاب پورے ہندوستان اور شہروں میں اس کی نقل اور رد میں کتابیں لکھی گئیں جس کو سن کر دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی گئی۔ ایک اور حوالہ۔ لفظ میں القدر میں لکھا ہے کہ اختلاف امکان میں نہیں وقوع میں ہے۔

وہابی: اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا جبکہ کنگوی صاحب کے تمام فتوے تحریری موجود ہیں۔

سنی: چلو اس طرح کر لیتے ہیں کہ کنگوی کی تحریر موجود ہے اور وہ فتویٰ بھی موجود ہے۔ ان تحریروں کو کسی ایک سیٹ کے سامنے رکھ دیتے ہیں جو فیصلہ ہوگا منظور کر لیتا۔

وہابی: میں اپنے بڑوں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: حضرات پانچ سال ہو گئے وہ ایسا غائب ہے جیسے کہ مے کے سر سے سینک غائب ہوتے ہیں۔ شاید اس کے بڑوں نے کہا ہو یہ کس چکر میں پڑ گئے۔ اب اس مسئلہ پر بات نہ کرنا۔ آج بھی کوئی ثبوت دیکھنا چاہتے تو ہم حاضر ہیں۔ اور بھی حوالے موجود ہیں۔

شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں

ڈاکٹر نجفی صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے۔

شیعہ: ہماری اس کتاب کا جواب دو۔

سنی: کیوں نہیں جناب ضرور دیں گے مگر پھر ہمارے جواب کا جواب ضرور دینا۔

شیعہ مذہب میں پناہ نہیں لی اس لئے اہل سنت میں آئے کو تیار ہو گئے۔

شیعہ: یہ بات نہیں بلکہ سنت کو ہم بھی مانتے ہیں۔

سنی: اہل سنت کے عقائد و اعمال، الگ ہیں پھر تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو۔

شیعہ: ہمارے عقیدہ اور اعمال میں کیا خرابی ہے؟

سنی: کلمہ الگ، عقیدہ الگ، نماز الگ، وضو الگ اتنی خرابی اور فرق ہیں۔

شیعہ: ہم اپنے کل کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

سنی: ثبوت تو ہم نے دیکھے ہیں اسی لئے شیعہ الگ سنی الگ ہیں۔ بلکہ بعض شیعہ

کتاب میں بھی انہما سے کلمہ کی تردید ہے۔ خواہ بشرط تو یہ

شیعہ: تمہارا کلمہ بھی قرآن سے ثابت نہیں۔

سنی: کلمہ اہل سنت کا قرآن میں دو آیت سے ثابت ہے۔ اگر پورا قرآن مانع

ہو تو کلمہ موجود ہے۔ ورنہ اپنے مطلب کی آیت باقی چھوڑ دو یہ ظلم ہے۔

شیعہ: ہم بھی اہل سنت ہیں۔

سنی: پہلے کہا تھا ہم ہی اب کہتے ہو ہم بھی سوچ لو دونوں میں فرق ہے۔

شیعہ: ہم ہی اہل سنت ہیں۔

سنی: آج اگر تم ہی ہو تو شیعہ مذہب سے رجوع کر لیا؟ اور دجالیاں جو شیعہ۔

سنی: نے کتابوں میں اہل سنت کو لکھی ہیں وہ اپنے لئے تھوڑے بول فرمائیں۔

شیعہ: کوئی دجالیاں ہم نے ایسا نہ کوئی ہیں۔

سنی: جناب کو اپنے مذہب کی معلومات نہیں بلکہ یہ بھی لکھتا ہے کہ سنی کا کلام شیعہ

سے نہیں ہو سکتا۔ آج کل شیعہ لڑکے اور لڑکیاں سنی بن کر اہل سنت سے

کٹا کر لیتے ہیں اور کٹا کر کے بعد بتاتے ہیں یہ دسار کیوں؟ جن کو ایسی

غیرت ہوتی ہے وہ خود الگ ہو جاتے ہیں۔

شیعہ: دو دو تو شاید کسی نے کیا ہو۔

سنی: دو تو کیا کسی عقیدہ و اعمال میں تم اہل سنت نہیں ہو سکتے جبکہ یہ تمہارا

شیعہ: اچھا میں اپنے ذاکروں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: ضرور پوچھو لیکن انتظار رہے گا۔ دو سال دو گئے مگر وہ نہ آئے۔

اصلی حقیقی اہل سنت کون؟ جعلی جھوٹے فسادی کون؟

دیوبندی: ہم ہی اہل سنت ہیں اور یہ بدعتی ہیں۔

سنی: گھر میں مسجد میں مدرسے میں منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ جو اہل سنت کی نشانی ہے عقائد و اعمال دونوں تمہارے اندر نہیں پھر کیوں؟

دیوبندی: ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اہل سنت کا ہے۔

سنی: اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہ صرف تمہارا عقیدہ ہے چہ ورنہ چودہ سو سالہ اہل سنت میں یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں۔

دیوبندی: یہ عبارت ہماری کسی کتاب میں نہیں۔ اگر دکھا دو تو میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: عبارت یہ ہے "ان کا ان کذب و کثرت قدرت باری تعالیٰ ہے۔" فتاویٰ رشیدیہ اور رشید کنگوہی نے اس کو اپنا عقیدہ رکھا ہے۔ ہم نے تمام دیوبند کے بڑے مفتیوں سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے سب یہی کہتے ہیں کہ بولنا نہیں جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور واضح عبارت و مطلب دیوبندی سرفراز گھگھوڑی کی عبارت اکابر میں لکھا ہے کہ بولنے اور بول سکنے میں فرق ہے۔ اب عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہوا یا نہیں؟

دوسرا فرق یہ کہ دیوبندی اکابرین نے اپنے آپ کو دہالی کہا۔ جس مسئلہ

کتابوں میں ہے حوالہ بشرط تو یہ۔ اور وہ اپنی پتھری خارجی ہونا یہ ضد ہے اہل سنت کی اور فسادین جمع نہیں ہو سکتیں۔ آج دیوبندی لاکھ انکار کرے جھوٹ بولے کہ میں دہالی نہیں۔ اور بے تو نہیں تو تیرے بڑے ٹوٹے اسی پران کی موت آئی۔ اب ان اکابر کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔

دیوبندی: ہمارے اعمال اہل سنت کی طرح ہیں۔

سنی: پھر جھوٹ بولتے ہو۔ اہل سنت کے اعمال کی نشانی میلا اور مانا، گیارہویں، عرس منانا، بارگشتہ راتوں میں شب معراج، شب برات وغیرہ میں عبادت کرنا۔ سوئم دسواں چالیسواں کرنا وغیرہ ان اعمال کو تم شرک و بدعت کہتے ہو۔ پھر بھی اہل سنت کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا تم جھوٹ بولنا عبادت کہتے ہو؟

دیوبندی: یہ اعمال تو بہت سارے عوام اہل سنت نہیں کرتے کیا وہ بھی اہل سنت نہیں؟

سنی: اگر بعض نہیں کرتے مگر ماننے تو ہیں۔ تمہاری طرح تو نے تو نہیں رکائے۔

دیوبندی: بس ہمارے بڑوں نے کہہ دیا کہ ہم ہی اہل سنت ہیں تو ہیں۔

سنی: صرف دعویٰ ہے دلیل نہیں ایسے شیطان کہہ دے کہ اس کو اہل سنت مان تو گئے؟

ایک کتاب آئی ہے جس کا نام ہے شیعہ ہی اہل سنت ہیں۔ قاری بھی کہتے ہیں اہل سنت ہیں۔ غیر غلط بھی کہتے ہیں کہ ہم اہل سنت ہیں۔ کیا خیال ہے تم لوگ کہ اہل سنت مانتے ہو یا نہیں۔

دیوبندی: تو یہ یہ بزرگ اہل سنت نہیں ان کے عقائد و اعمال میں فرق ہے۔

سنی: یہی جواب ہمارا ہے۔

ایک وتر نہیں تین وتر واجب ہیں

دہلیا: تین وتر کی حد ہیث ضعیف ہیں ایک حد ہیث مستدرکھا دو۔

سنی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل هو اللہ احد پڑھتے تھے۔ سلام نہیں پھیرتے تھے مگر آخر میں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، حاکم، مستدرک، مشکوٰۃ، دارمی۔)

پتاؤں لکھا ہوں کہ اس حد ہیث میں کیا ضابطہ ہے۔ اور یہ کس صحیح حد ہیث کے خلاف ہے؟ بہت ہے تو آؤ جواب دو! اور پتاؤں ایک پتر میں یہ تین سورتیں کیسے پڑھو گے۔ نہ فرض نماز ایک رکعت ہے نہ نفل نماز ایک رکعت ہے۔ پھر یہ واجب وتر ایک کیسے ہو گیا۔

دہلیا: میرے پاس ایک بخاری شریف کی دلیل ہے کہ حضرت امیر مایہ نے ایک رکعت وتر پڑھی۔ انکی دلیل جنت شریعی ہے یا نہیں؟

سنی: سبحان اللہ۔ کراچی کے دہائیوں نے اعلان کیا ہے کہ صحابی ہمارے لئے جنت نہیں پھر کیسے اس کو دلیل بنایا؟ شرم کرو۔ دوسرا یہ کہ صحابی جنت نہیں تو امام بخاری رحمہ اللہ کیسے جنت ہو گئے۔ یہ تو جنت جانی ہیں۔ تمہارا یہ بھی اعلان ہے کہ قرآن وحدیث دواصول باقی شرک و بدعت۔ لاؤ ایسی حد ہیث جس

میں صحابی نہ ہو تاہی نہ ہو؟ اس حد ہیث میں آگے بھی ہے ابن عباس کا غلام موجود تھا اس نے دیکھا تو تعجب کر کے شکایت کی کہ امیر معاویہ آپکے وتر پڑھتے ہیں۔ فرمایا وہ صحابی ہیں۔

دوسری روایت بتا رہی ہیں کہ وہ عالم فقیہ مجتہد ہیں۔ وہ غلام بھی تین وتر پڑھتا تھا اور ابن عباس بھی تین وتر پڑھتے تھے۔ ورنہ وہ کہہ دیتے کہ میں بھی ایک پڑھتا ہوں۔ مگر نہیں کیا۔ وہابیو! امیر معاویہ کی تقلید کرتے ہو اور تقلید کو بھی تم شرک کہتے ہو۔ اپنا دلیل سے شکرت کرنا۔ ورنہ وہابیو! اس ایسا کا کہ مکررت دینا

وہابی نجدی غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہم بھی اہل سنت ہیں

سنی: دنیا میں اتنا بڑا جھوٹ شاید ہی کوئی ہو۔

وہابی: کیوں ہم اہل سنت کیوں نہیں ہو سکتے؟

سنی: محدثین میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں اولیاء میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو؟

وہابی: ہم اہل سنت بھی ہیں! اجحد بیٹھ بھی ہیں۔

تم! اجحد بیٹھ کا مطلب بتاؤ پھر اس پر عمل کر کے بتاؤ انعام حاصل کرو۔

وہابی: اجحد بیٹھ کا مطلب حدیث پر عمل کرنے والے۔

سنی: یہ مطلب کس کتاب میں لکھا ہے؟ دوسرے یہ کہ ضعیف پر عمل کرتے ہو یا صحیح حدیث پر یا موضوع پر۔

وہابی: ہم صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

سنی: اگر تم تمہارا عمل ضعیف حدیث پر دکھاؤ میں اپنی سزا خود بخود کرو۔

دوسرا یہ کہ صحیح حدیث پر عمل کرنے والے اپنے نام میں اضافہ کرو صحیح! اجحد بیٹھ۔

تیسرا یہ کہ یہ نام کس کو در خواست دے کر لکھا تھا معلوم بھی ہے؟

وہابی: ہمارے علماء کا مشفق فیصلہ تھا نام تبدیل کرنے کا۔

سنی: اگر یہ مشرک کلمہ کنویر کو در خواست دے کر وہابی سے اجحد بیٹھ رکھا۔

وہابیوں کی وہ رویکارڈ والی درخواستیں موجود ہیں تمہاری کتابوں میں۔

اور اگر بزدلوں نے اعلان کیا آج کے بعد وہابی نہ کہئے ان کو! اجحد بیٹھ

کہئے ان کو۔ آخر وہابی کے نام میں کیا خرابی تھی تمہاری کتابوں میں تفسیر

وہابیہ بھی ہے۔

وہابی: خرابی تو نہیں تھی لوگ اس کو تک حرام سمجھتے تھے۔

سنی: لوگوں کو سمجھنے دیتے۔ لوگوں کے طعنے سے بچنے کیلئے نام بدل لیا مگر حقیقت

وہابی ہے۔ ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جیسے مضمودہ

ذخا، موصوع

وہابی: سنت پر عمل بھی حدیث سے ملتا ہے۔

سنی: اگر اہل سنت میں پیام لینی ہے تو اپنے غلط عقائد و اعمال سے توبہ کرو۔ اہل

سنت کے آئندہ اربابہ اور مقلدین کو مشرک لکھا ہے توبہ کرو۔ اہل سنت کو

گالیاں دی ہیں توبہ کرو۔ اجحد بیٹھ ان کو کہتے ہیں جنہوں نے احادیث جمع

کیں۔ تم نے حدیث کے انکار کے سوا کیا کیا ہے۔

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

وہابی: حضور علیہ السلام نے نماز کا کوئی فرق الگ سے بیان نہ کیا عورتوں کی نماز کا بلکہ یہ حدیث کے غلط فہمی سے پیدا ہوئے تھے پراحتیاد کیجئے جو۔

ن: بظاہر شریف میں ہے کہ کسی نے مجھ پر جھوٹ بازہا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ درمیان بات کیا وہابیوں نے سب احادیث کی کتابیں پڑھ کر یہ بات سن لی تھیں؟ چرا انکا حدیث کی بہت توبہ کریں۔

وہابی نمبر ۱: سر مجھے کچھ حدیث دکھائیں جو میں اہل سنت کی جماعت میں دلائل دہاؤں گا۔

کئی: ان دونوں وہابیوں کا جواب ایک ہی ہے اس لئے ہم نے سوچا دونوں کا جواب ہو جائے۔ ایک حوالہ دینی شریف کی حدیث سے دیا۔ جو مرسل کے حکم میں تھی اور اس پر بحث ہوئی پھر ہم نے اس حوالے معلوم حدیث کے دیئے جس میں عورتوں کی نماز کا فرق تھا۔

۱۔ امام کوثر دلائے کے لئے درمیان اللہ کیس، عورتیں ہاتھ ہا تھ مار کر عمل کریں۔

۲۔ عورتوں کی نماز میں آخر صف بہتر ہے اور مرد حضرات کی پہلی صف۔

۳۔ عورتیں مسجد سے پہلے مرد اٹھائیں۔

۴۔ عورتیں سینے پر ہاتھ رکھیں اور مرد ناف کے نیچے ہاتھ بائیں۔

۵۔ عورتوں کی نماز کی جگہ الگ تھی اور مردوں کی جگہ الگ تھی۔

۶۔ عورتوں کو نماز پڑھ کر مردوں سے پہلے جانے کا حکم تھا۔

۷۔ عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے۔

۸۔ عورتوں کی سب سے افضل نماز گھر کے اندر کے حصے میں ہے۔

۹۔ عورتیں کندھے یا سینے تک ہاتھ اٹھائیں مرد کاٹوں کی اونچائی تک۔

۱۰۔ عورتیں رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں اور مرد انگلیاں کھول کر۔

۱۱۔ عورتیں مسجد سے باہر کر جہد کریں مرد باہر کھلے رکھیں۔

حوالے: بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، ابن خزیمہ، بیہقی، ابن ابی شیبہ، طبرانی، احمد،

طحاوی اور فتویٰ واپسوں کا کراچی میں۔ عورتوں اور مردوں کی نماز کا جو فرق حدیث میں

ہے وہ نماز کا فرق ہے۔ یہ سن کر ایک وہابی بھاگ گیا۔ دوسرے کو کہا کہ اسنے فرقوں

میں سے ایک بھی مانا تو ہم نے ثابت کر دیے تو اب تم سنی ہو جاؤ۔ اور قرآن سے

بھی فرق ثابت کرنے کو تیار ہیں۔

بارہ ربیع الاول میلا د شریف یا وصال شریف

دیوبندی: تم نے دیکھا انجمن فیض رضا والوں کا اسمبلیکے جس میں ۸ ربیع الاول پیدائش اور بارہ ربیع الاول وفات کسی ہے حوالہ بھی قادیانی رضویہ جلد نمبر ۲۶ اور صفحہ نمبر بھی دیا ہے۔

سنی: جی ہاں دیکھا ہے اور میرے پاس بھی ایک دوست نے دکھا کر جواب مانگا تھا۔ اس اسمبلیکے پر یا اللہ۔ یا رسول اللہ بھی لکھا ہے۔ فیض رضا اور قادیانی رضویہ کا حوالہ بھی دیکھا اور دیکھتے ہی سمجھ آگئی کہ یہ کسی نے دھوکہ دیا ہے۔ دیوبندی: دھوکہ کیسے ہو سکتا ہے قادیانی رضویہ کا حوالہ ہے۔

سنی: جی ہاں قادیانی رضویہ کا حوالہ نامکمل دیا۔ پوری بحث اور اس کا نچوڑ نہیں بتایا جو قادیانی رضویہ میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انجمن فیض رضا شاہ کوئی انجمن ہو۔ مگر تمام اہل سنت ۱۲ ربیع الاول کو میلا دمناتے ہیں۔ اسی لیے کہ انجمن اپنے خلاف اسمبلی کیسے نکالے گی۔

دیوبندی: اور حوالہ قادیانی رضویہ کا دیا ہے۔ کیا غلط ہے؟

سنی: قادیانی رضویہ میں اپنی حضرت علیہ الرحمہ نے تمام اقوال جمع کر دیے پھر فیصلہ

دیا اس لئے اسمبلیکے بنانے والے کو یہ پتہ چل گیا کہ جمہور مسلمانوں کے پاس میلا د شریف کو اشاعت امت سے بارہ ربیع الاول کو ثابت کیا اور وصال کے بھی اقوال جمع کئے اور پھر فیصلہ دیا۔ اب اسمبلیکے پر ۸ ربیع الاول میلاد کی تاریخ درج ہے۔ جبکہ قادیانی رضویہ میں انجمن نے اس پر اتفاق نہ کیا صرف اقوال جمع کر دیئے۔ اس غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے چوری پکڑی گئی۔ اسی میں وصال مبارک کے اقوال جمع کئے مگر جو فیصلہ دیا وہ بھی اسمبلیکے خلاف جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اسمبلیکے لے والے اہل سنت نہیں کہ وہ اپنے عمل بارہ ربیع الاول کے خلاف ۸ ربیع الاول کے قول کو بیان کر رہا ہے۔ یہ چوری اور دھوکہ ہے۔

اسی طرح دو (۲) یا نو (۹) تاریخ کو وصال مبارک ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کی حساب سے بھی وصال نہیں بن سکتی۔ جبکہ یہی بات قادیانی نے نشر الطیب کتاب میں لکھی ہے۔ اب اسمبلیکے لے والا کوئی وہابی ہو سکتا ہے یا دیوبندی کی شرارت ہے۔ کیونکہ دیوبندی دھوکہ دینے کے لئے بریلوی بن جاتے ہیں۔

دیوبندی: یہ واقعی کسی نے دھوکہ دیا ہے اسی لئے انجمن کا پتہ نہیں دیا کہ لوگ تصدیق نہ کریں۔

سنی: ایسے بے شمار دھوکے دیوبندی مساجد پر بھڑکنے کے لئے دیتے رہتے ہیں۔

باغ فدک کی تعین

شیعہ: یہ مسئلہ اہم سیاسی بنیاد کا ہے جو دراخت کے گرد بچی گھومتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو یہ بہرہ (عطا) کردہ بھی ہے۔ جس کو چھینا گیا۔

سنی: یہ مسئلہ سیاسی ہے، وراثت کا مسئلہ یا بہرہ کا مسئلہ ہے۔ پہلے یہ طے کر لو آخر

مسئلہ کیا ہے۔ کیونکہ سیاسی کہنے سے وراثت اور بہرہ سے ہاتھ دھوئے پڑیں

گئے۔ اگر وراثت مانتے ہو تو سیاسی اور بہرہ کہنے کے خلاف ہے، اگر بہرہ

مانتے ہو تو وراثت اور سیاست کے خلاف ہوگا۔

شیعہ: یا رحم مئے عجیب! چکر چلا یا ہے۔

سنی: سبحان اللہ! اپنے چکر کو دوسروں پر ڈال رہے ہو شرم کرو جو کچھ تم نے کہا اس کا

ہم نے تعین پوچھا ہے۔

شیعہ: سیاسی تو یہ کہہ دیتے ہیں مگر وراثت کا مسئلہ اور بہرہ کا بھی ہے۔

سنی: بنیادی مقصد تو ختم ہو گیا جو سیاسی تھا کہ سبے شمار شیعہ ذاکروں نے باغ فدک

کو سیاسی کہہ کر قلم اٹھا یا وہ سب جھوٹ تھا پھر تھا۔ جناب دو میں سے بھی

ایک ہو سکتا ہے وراثت یا بہرہ

شیعہ: اور ہے یا پہلے وراثت سمجھ لو پھر بہرہ سمجھ لو۔

سنی: صرف کچھ لیڈا مسئلہ کا حل نہیں۔ جو مانتے ہو دعویٰ کرتے ہو پھر اس کے

مطابق دلیل دینا ہوگی۔

شیعہ: پھر تو وراثت کا مسئلہ تھا اور ہے اور رہے گا۔

سنی: تو پھر سیاسی اور بہرہ کہنے سے دستبردار ہو گئے جنہوں نے لکھا جھوٹ لکھا۔ چلو

اب یہ بتا دو کہ باغ فدک کتنے باغ تھے اور ان کے نام کیا تھے۔

شیعہ: جناب باغ فدک ایک ہی باغ تھا اور بس

سنی: جب آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ باغ فدک سات باغ تھے ان کے نام الگ

الگ شیعہ کتب میں لکھے ہیں اور آپ کو اپنے مذہب اور مسئلہ کی معلومات

نہیں۔

شیعہ: میں کل اپنے تمام سے پوچھ کر آؤں گا۔

سنی: دو سال ہو گئے اس کی کل نمائی۔ آج بھی ہتھڑ ہیں۔

کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں

ایک بد بھائی نے دو کراہت کا انکار کیا۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا: "میں نے یہ سنا ہے کہ پانی پر چھتا اور دوسری ٹھوس عظیم کا بار سالہ ڈوبی، وہی ٹھوس کا انکار کیا۔ اس پر تقریر میں کیا کہ اس کا یہ جھوٹ ہے، انفرار ہے اور عظیم ٹھوس مانجی۔ اس پر عرض کیا: "فایا تو رشیدیہ کتاب کا۔" اس نے جواب دیا: "وہی درجہ نقل کرتے ہیں۔"

منقبت: عقل سے سوچو سوہ ماہال بعد از ولی ہوئی کشتی کیسے سلامت نکل سکتی ہے۔

سنی: جناب کرامت کی تعریف میں ہے کہ جو عقل میں نہ آئے۔ آپ کیسے مسمیٰ ہیں کہ کرامت کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ دوسرا یہ کہ سولہ سال نہیں بارہ سال ہے۔

مطقی: فتاویٰ رضویہ میں غور سے پڑھو تو آپ بھی سمجھ جاؤ گے۔

سنا: جناب غور سے پڑھا ہے اور وہ میں ہے۔ عبرانی زبان میں نہیں جو کچھ نہ آئے۔ آپ اپنے کسی طالب علم سے فیصلہ کرالیں۔ اعلیٰ حضرت طیبہ ارحمہ کا جواب یہ ہے: ہارسالہ ڈیوٹی ہوئی کشتی سے متعلق لکھا کہ ”میری نظر سے نہیں گزرا۔“

واقعہ مشہور ہے کہ امام اہل سنت میں کوئی خلاف شرع بات نہیں۔ فتاویٰ

رخصتوں پر چارہ نمبر جدید۔

منفق: آپ لوگ سمجھتے نہیں ہم دنیا میں دین کا کام کر رہے ہیں۔ ہمارائی وہی پروگرام حج سے بڑا اچھا ہے اور آپ ہمارے پیچھے پڑ گئے۔

سہ: جناب آپ ان اہلیاء کے پیچھے کیوں پڑ گئے غلط حوالہ دے کر اور بیچ سے بڑھ کر اجتماع نہیں سکتا۔ دوسرا یہ کہ حج فرض ہے نبی دلی کا پھر وگرام فرض نہیں تو یہ کہہ کر۔

مفتی: آپ کے لئے مشورہ ہے کہ آپ علماء اہل سنت سے فتویٰ لیں پھر بات ہو گی۔

سُنی: جناب دوسرا حوالہ حضرت چلیہ بغدادی کی کرامت بھی فتاویٰ رضویہ میں ثبت ہے۔ اب دہلیوں اور اہل کثوث اور فتویٰ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے موجود ہے۔ اس سے زیادہ تحقیق فتویٰ کس کا ہوگا۔ اہل ملت کا اتفاق ہے فتاویٰ رضویہ پر۔ آپ نے کس عالم کے فتویٰ کے مطابق یہ جھوٹ بولے جو کہہ دیا۔ آپ کے پاس ایک حوالہ بھی نہیں۔ اور جب آپ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نہیں مانتے تو ادنیٰ حضرات کا فتویٰ کیسے مانیں گے۔

مفتی: ابھی تو میرے پاس وقت نہیں مجھے جانا ہے۔ اچھا بیس چلا ہوں۔

سنی: مفتی صاحب اولیاء کی کرامات کے انکار کی ہیں، وقت بات کرنے کا نہیں۔

ہوا مئے چہا پ۔

قادیانی اور سنی کے درمیان

سنی: جس موضوع پر چاہے بات کرو۔

قادیانی: موضوع چھوڑ دو یہ بات کرو۔

سنی: حیرت ہے بغیر موضوع کے کیا بات کریں عقیدہ بات موضوع پر ہوتی ہے۔

قادیانی: بھائی ہمارے مرزا صاحب ولی تھے۔

سنی: افسوس ہے ان مرزائیوں پر جو اس کو نبی مانتے ہیں اور تم پر بھی جو اسے ولی

مانتے ہو۔ سن لو جو مرزا کو نبی مانتے وہ بھی کافر جو ولی مانتے وہ بھی کافر کیونکہ

وہ مسلمان نہ رہا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ پر انبیاء پر ادا کیا وہ بہتان مانا تھا

تھا۔

قادیانی: آپ کو معلوم نہیں مرزا صاحب نے اسلام کی خدمت کی ہے۔

سنی: ختم نبوت پر ذکا ذال کر سب خدمت پر پاؤ اور کٹر کا بوجھ لے کر مر گیا۔

قادیانی: تم کو یہ ہے مرزائی جماعت کہتے ملکوں میں دین کا کام کر رہی ہے۔

سنی: جی ہاں جس طرح کام کر رہی ہے جو سب جانتے ہیں مال کا لالچ لڑکی کا

لالچ، نوکر کی کال لالچ اور ہمارے ملکوں کا بیرون دلا کر احمدی بناتے ہو۔

پھر بھی غیرت ایمانی والے نوجوانوں نے تمہاری دولت کا لالچ ٹھکرا کر اپنے

ایمان کا سودا نہیں کیا۔ انہی سب کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانی: آخر ہم نے نفرت کیوں ہم کو انسان ہی سمجھا لو اب تو بڑے بڑے لوگ ہماری

حمایت کر رہے ہیں۔

سنی: جب تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نہیں تو محبت کیسی۔ کتنا رخ رسول اگر کعبہ

کے پرہیز میں چھپ جائے اس کو قتل کا حکم ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہے

مگر ختم نبوت کا منکر، زمانہ کھلانے کا بھی حقدار نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر

ہے جو تمہاری حمایت کر رہے ہیں وہ بھی تمہاری طرح ہیں یہ شریعت کا فیصلہ

ہے۔

قادیانی: آخر ہم کل نماز، روزہ، زکوٰۃ دیتے ہیں پھر بھی کافر ہیں۔

سنی: ختم نبوت کے منکر کا سب کچھ برابر ہے۔ کہ وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

قادیانی: افسوس دیگر فرقے حرم شریف جاسکتے ہیں اور ہم پر پابندی ہے۔

سنی: جب منافق کو کل نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ کا کھیل فائدہ نہیں بدعتیہ کچھ بھی کر

لے سب بے کار ہے۔ تم دیگر فرقوں سے بدتر ہو ختم نبوت کے منکر ہو اگر حرم

چلے بھی جاؤ پھر بھی بے کار ہے دیگر منافقوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں اسی طرح

تمہارا جانا بے فائدہ ہے۔ اگر تو یہ کر لو فائدہ ہی فائدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی کو

سنی: ایک طرف تو تم اپنے آپ کو خفی کہتے ہو اور خفی مسلک کے خلاف فتویٰ دیتے ہو۔

دیوبندی: ہم نے کب حقیقت کے خلاف فتویٰ دیا ہے؟

سنی: بے شمار تو ہے جس جن میں ایک کو اس کا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

دیوبندی: وہ تو جنگی بیاز کی کو ہے۔ یا پھر مجرموں میں کھانا ہوگا۔

سنی: ایسی کوئی بات فتاویٰ رشیدیہ میں نہیں کہ تم سیدھی طرح کان کھالو تو بہتر ہے۔

جس کو اس کا کھانا ثواب لکھا ہے اس کو خفی مسلک میں حرام لکھا ہے۔

دیوبندی: اگر خفی مسلک سے اس کو حلال دکھادیں۔

سنی: ضرور جناب حوالہ دیں مگر پوری جماعت ابھی تک اس کو حلال ثابت نہ کر سکی۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سوالات قرض ہیں مکتوبی پر وہ مقررہ اجازت دو۔ ابھی مسئلہ ہو جائے گا۔

دیوبندی: اصل میں یہ کوہو ہے عقیق کی قسم سے ہے۔ یہ خفی مسلک میں حلال ہے۔

سنی: دنیا میں کوئی بھی صاحب عقل عقیق کو کوہ نہیں کہہ سکتا، قسم میں ہوتا تو الگ بات ہے۔ کوہ عقیق نام الگ۔ بولی الگ غذا الگ قسم الگ اسنے فرق ہوئے۔

ہوئے کون ایک کہہ سکتا ہے۔ اگر تم نے کو کھانا ہے تو کھانا اعلیٰ جیتے واپسوں نے کوئے کا قورمہ بنا کر سلا نوالی کے ملنے میں دعوت الہائی۔ (جنگ اخبار

عالم بشر طوب)

دیوبندی: ہمارے علماء نے اس پر مستند کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ کو حلال ہے۔

سنی: جی ہاں مان لیا کہ یہ کو ہے عقیق نہیں۔ دوسرا یہ کہ اس کتاب کے مسائل پر لکھا

کہ بریلویوں کے نزدیک کو حلال ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ

آئی یہ دھوکہ کیاں کیا؟ یہ لکھتے کہ دیوبندی، ہاپنی کے نزدیک کو حلال ہے۔

تیسرا یہ کہ اس کتاب میں دیوبندیوں کا تشاد موجود ہے پہلے اس کو دور کر دو۔

اس کتاب میں دیوبندیوں نے اپنی ہی فتوؤں پر پالی پھیر دیا اگر فرماؤں

کر میں تو فقیر حوالہ دے گا۔

دیوبندی: یہ بات تو مجھے کسی نے نہیں بتائی میں دیکھوں گا۔

سنی: یہی نہیں بلکہ اور بہت کچھ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کبھی میں کوئے کے گوشت کی

برائی دس روپے پلینٹ ملتی ہے کہ ہندوؤں کو بہت پسند ہے کوہ اور شیعہ

مذہب میں بھی حلال ہے۔

دیوبندی: اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں دیوبندیت کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: فقیر مانتے ہیں یہ تمام ثبوت دکھانے کو تیار ہے۔

جو دین کو کوں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے

کلاخ لے کر چلے پا لا رخ لے کر چلے

یہ حدیث صحیح نہیں

دہلوی: جو ان کے خلاف وہ وہ حدیث صحیح نہیں کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مس کی وجہ سے مولوگوں کو بھی حدیث کے انکار کی جرأت ہو گئی۔

سنی: اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو اس کا مطلب ضعیف ہے یا موضوع ہے۔ نہیں بلکہ محدثین کے اصول میں ایسی حدیث صحیح کے درجے میں نہیں تو وہ صحیح لغیرہ ہو گئی۔ یا حسن لذا حسن لغیرہ ہو گئی۔ اس کے بعد درجہ ضعیف کا ہے۔ اور پھر موضوع من گھڑت ہے۔ اور موضوع کو تو حدیث ہی کہنا منع ہے۔ وہ تو جعلی روایتی ہوئی بات ہے۔ پھر ضعیف حدیث فضائل میں حجت ہے اور اس پر اہتمام ہے۔

دہلوی: ہم تو صحیح حدیث مانتے ہیں۔

سنی: یہ شرط مس نے کہاں لکھی بلکہ کس حدیث میں ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنا ورنہ چھوڑ دینا۔ کیا تم نے اپنے دلائل میں سب صحیح احادیث نقل کی ہیں یا ہم دکھائیں یہی ضعیف احادیث بیان کرتے ہیں کبھی اپنے گرد بیان میں جھانکا ہے یا صرف دوسروں کے لئے تو انہوں نے؟

دہلوی: اصل میں جھوٹے راوی سے وہ معیار نہیں رہتا حدیث کا۔

سنی: جس طرح آنگہ بندہ کہے محدثین کا قبیلہ مانتے ہو اپنے آخر۔ اور بعد میں کسی

کی تقلید کر لیتے۔ محدثین کی جرح ماننے ہو اور تقلید کس چیز کا نام ہے؟

دہلوی: تقلید شرک ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

سنی: محدثین کی تقلید کرتے ہو شر نہیں آتی سارے محدثین خاص طور سے صحاح ستہ کے تو تقلید میں ہیں اگر تمہارے فتوے سے شرک ہے تو یہ شرک ہوئے۔ معاذ اللہ۔ اب بتاؤ جس روایت میں شرک آجائے اس کا کیا حال ہے؟ ایک محدث بتاؤ جو مغلطہ ہو؟ اہل سنت نہ ہو؟ آخر اربعہ کے شاگرد اور شاگردوں کا شاگرد نہ ہو؟ بلکہ تمہارے نزدیک صحابہ کرام بھی حجت نہیں۔ اب وہ حدیث بتاؤ جو بغیر صحابہ کرام کے واسطے سے ہو۔ نہ چلا میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو بغیر تقلد محدثین نے بیان کی ہو۔ ضعیف کے طرق ہوں، شاہد ہوں، مستلح ہوں تو وہ ضعیف ہی نہیں رہتی۔

احادیث کی اسی (۸۰) اقسام ہیں۔ سوائے من گھڑت کے سب پر عمل ہو سکتا ہے۔ جس طرح حدیث کے پہنچانے میں صحابہ کرام کا تعاون ہے اسی طرح قرآن پہنچانے میں بھی صحابہ کرام کا وہاں تعاون ہے۔

بنامہ شریف میں ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ جمع قرآن خیر کا کام ہے۔ اور اس کام کو شروع کر دیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس میں اور بھی صحابہ کرام کا تعاون شامل رہا۔ بتانے کا مقصد صاف ہے صحابہ کرام حجت نہیں تو ان دہلیوں کو چاہئے جس کام میں صحابہ کرام کا عمل و نقل رہا اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اس طرح دہلیوں کو قرآن سے ہاتھ دھو سنے پڑیں گے۔ اسی طرح وہ آیات جو صحابہ کرام کی شان

میں نازل ہوئیں وہابیوں کے لئے وہ بھی جنت نہیں اسی طرح وہ تمام احادیث جن میں خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کا حکم ہے۔ وہ بھی وہابیوں کے لئے جنت نہیں۔ اس طرح وہابیوں کو چاہیے کہ وہ اپنا ایمان ثابت کریں۔ کیونکہ صحابہ کرام معیار حق ہیں جو ان کو جنت نہیں داتا وہ گمراہ ہے۔ اب احادیث کو ضعیف کہنے کا ذرا مدعا اور مذاق ختم کریں۔ اور ضعیف حدیث کا عمل بعد کا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے بعد کے راوی ضعیف ہمارے لئے نقصان دہ نہیں چونکہ امام صاحب کو روایت ملی اس میں دروازی ہے ہی نہیں۔ اس لئے حدیث کے راوی اللہ کے عابد و زاہد تھے۔ لیکن وہابیوں کی غیث کردہ روایت ضعیف ثابت ہو جائے اور وہی ہے تو ان کی موت ہے۔ وہابیوں کی حالت یہ ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کے خلاف ہوتی ہے۔

موچھوں پر مناظرہ

وہابی: تم لوگ جو موچھیں رکھتے ہو یہ تو صاف کرانے کا حکم ہے۔

سنی: جناب کس دلیل سے صافہ کرتائیں کہاں ہے شرعی دلیل؟

وہابی: اب تو ہمارے اور تمہارے علماء موچھیں صاف کرتے ہیں مشاہدہ کرو۔

سنی: ہمارے ہوں یا تمہارے؟ ہوں کسی کی سنت پر عمل کرو گے؟

وہابی: عمل تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت پر ہو گا۔

سنی: تو پھر علماء کی سنت پر عمل کب سے کر لے گئے؟

وہابی: آخر ان علماء کے پاس کوئی دلیل ہوگی۔

سنی: جناب آخر وہ دلیل طلب کر دو سہی دکھاؤ تو سہی۔

بعض نے اس مسئلہ کو شاید اختلاfi سمجھ لیا۔ یا پھر علمی تسامح ہوا ہے۔ مگر

حقیقت یہ ہے کہ موچھیں کم کرنے، کالے کا حکم ہے بالکل صاف کرنے کا

نہیں۔ اسی لمبی موچھیں اور ہونٹوں پر آنے سے منع ہے۔ اسی لئے لمبو دور

زیادہ موچھیں صاف کرنے کو بعض نے پوری موچھیں صاف کرنا سمجھ لیا۔ یہ

لوگ کی غلطی ہے ورنہ بیوں کے اوپر جڑوں کو باقی رکھنے کا حکم ہے خواہ وہ

باریک ہوں یا موٹی۔ اسی لئے حدیث میں ایک صحابی کو حکم دیا کہ یہ مسواک

لو اور موچھوں کو کالو۔ اگر صاف کرنے کا حکم تھا تو مسواک دینے کی

ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کی سوچیں لیوں پر آگئیں تھیں جن کو کم کرنے اور کانٹے کا حکم دیا گیا۔

دوسری حدیث پاک میں ہے جو جو تجھیں صاف کرائے وہ ہم میں سے نہیں۔

تیسری حدیث ہے کہ غارتی کی نشانیوں میں ایک سوچوں کو صاف کرنا لکھا ہے۔

فقہ میں اس کو مثلاً کرنا کہتے ہیں یعنی ہکا زنا۔ اور اس پر درے مارنے کا حکم ہے۔

دہائی: کچھ بھی ہو ہمارے علماء نے صاف کرائیں تو ہم بھی یہی کریں گے۔ اگر کچھ ہوئی پہلے علماء کی ہوگی۔

سنی: واہ بھائی واہ اگر علماء غلط ہوں کریں تو درست نہیں کہو گے ان کے توجہ سے غلط فتوے غلط مسئلے اور غلط فقہیں۔ اپنا جواب تو بندہ کو خود دینا ہو گا دوسروں کا نام لے کر جان نہ چھپے گی۔ افسوس آئمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ کر اپنے علماء کی تقلید کرتے ہو شرع کو تو بہہ کر دو۔

مناظرہ نمبر ۳۳

آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں

دہائی: میں تراویح کسی حدیث سے ثابت نہیں مگر کھاد و فو اعام حاصل کرو۔ سنی: تم اپنی آٹھ تراویح ثابت کرو حدیث صحیح سرخ صرف رمضان کے پورے مہینے میں نہ مانگے نظر رو پے حاصل کرو۔

یہاں 10-2009-4 کا مناظرہ اہل سنت اور دہائیوں سے آدا اس کا چھوڑ عرض کر دیتے ہیں۔ پیر و مرشد علامہ مناظرہ عظیم محمد عبدالنواب صدیقی صاحب مدظلہ العالی نے پانچ احادیث مختلف شریف اور متابع شواہد ایک پیش کئے۔

مگر وہابی مناظرہ یہی کہتا رہا کہ تراویح قیام لیل تک ایک ہی ہیں۔ اور ہنگو تراویح کا نہیں صرف رکعتوں کی تعداد کا ہے۔ حالانکہ شرائط میں لفظ تھا ۸ تراویح کی حدیث پیش کرنی ہے۔ مگر آخر تک ایسی حدیث ۸ تراویح کی پیش نہ کر سکا۔ آخر میں عادت کے مطابق شور ڈال دیا۔ حالانکہ مناظرہ کا وقت تین گھنٹے تھا۔

اب بھی قیامت تک کسی دہائی میں ہمت ہے تو آٹھ رکعت تراویح کی حدیث ہے تو پیش کرے۔ ان کے پاس صرف تہجد کی حدیث ہے بھاری مسلم اور دیگر کتب میں کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ سے کہنے نے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

رمضان وغیرہ رمضان گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل سنت اور سنی و تر۔

سنی: اس حدیث کے تمام طرق دیکھیں تو ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۷، ۲۱ تک کا ذکر ہے۔ اس اضطراب کو دہائی دور کے جاسکے؟ دوسرا یہ کہ یہ حدیث وہابیوں کے خلاف ہے۔

- ۱۔ رمضان کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔ وہابی صرف رمضان میں پڑھتے ہیں۔
- ۲۔ تنہا پڑھنے کا ذکر ہے۔ وہابی جماعت سے پڑھتے ہیں۔
- ۳۔ گھر میں پڑھنے کا ثبوت ہے۔ وہابی مسجد میں پڑھتے ہیں۔
- ۴۔ یہ نماز سو کر اٹھنے کے بعد ہے۔ وہابی سونے سے پہلے پڑھتے ہیں۔
- ۵۔ چار رکعت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ وہابی دو رکعت کے پڑھتے ہیں۔
- ۶۔ یہ تہجد کی نماز ہے۔ وہابی اس کو تراویح سمجھتے ہیں۔

حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

وہابی: تین دن تراویح کی جماعت ہوئی اس میں ۸ کا ثبوت ہے۔

سنی: یہ بھی تمہارے اہل کے خلاف ہے۔ تین دن سے زیادہ کیوں پڑھتے ہو۔

زندگی میں ایک بار سے زیادہ پورا مہینہ کیوں پڑھتے ہو۔ جواب دو؟ ہر سال کیوں پڑھتے ہو؟

وہابی: تراویح کا لفظ پہلے نہیں تھا۔

سنی: شراب میں تم نے ۸ رکعت تراویح ثابت کرنا ہے۔ اگر یہ لفظ تراویح نہیں تھا تو کھسا کیوں؟ تہجد کا قیام اہل عام سے سارا سال جبکہ تراویح کا قیام اہل خاص رمضان شریف میں۔ تہجد سونے کے بعد جبکہ تراویح سونے سے پہلے۔ تراویح کی تعداد تہجد کی شریعت میں ۸ تراویح کا اطلاق ۸ پر نہیں ہوتا۔

اس منظرہ میں تین نکات ہوئیں۔

۱۔ تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۲۔ تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۳۔ صرف رمضان میں ثابت نہ کر سکے۔

وہابیوں کے اماموں کا فتویٰ

نمبر ۱: ابن تیمیہ نے تیس رکعت تین و تھکے ہیں۔ فتاویٰ ابن تیمیہ

۲۔ محمد علی صابونی تیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ فی صلوٰۃ التراویح

۳۔ مولوی عبداللہ عثمان وہابی تیس رکعت ثابت اور صحیح ہے۔ تعداد تراویح

۴۔ شام اللہ امرتسری وہابی۔ تیس رکعت اور صورت ثبوت مستحب ہیں۔

۵۔ صدیق حسن بھوپالی وہابی۔ اہل حدیث کا مذہب

حضرت عمرؓ کے زمانے میں جو طریقہ قرار پایا جماع کی مانند ہے۔ عون المبارکی

۶۔ جاسی شوکانی۔ تیس رکعت تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔ نسل الاولاد

۷۔ داؤد ظاہری۔ تیس رکعت تراویح۔ ہدایۃ المجتہد

۸۔ مترجم وہابی عبدالحیہ الطاہرین میں ہے تیس رکعت تراویح۔

۹۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ۔ تیس رکعت کی تعداد ہے۔ چودہ اللہ الجاہلہ۔

۱۰۔ وحید لہرمان وہابی تراویح تیس رکعت ہیں۔ بدیہ الہدیٰ۔ المثنیٰ۔

ان سب متعلق فتویٰ دیکھا؟

تہجد اور تراویح الگ الگ ہے

سنی: جماعت نام نہاد مسلمان جو غیر مقلد وہابی کی شاخ ہے ان کی کتاب صلوٰۃ المسلمین، مسعود صاحب۔ اس تراویح کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ دیگر وہابی آٹھ تراویح مانتے ہیں۔ اور تہجد کی رکعتیں جو ہیں ان کو تراویح کہتے ہیں مگر یہ وہابی میں تراویح تو کیا آٹھ تراویح کے منکر ہیں جیسے کہ بتائی شریف میں پانچ احادیث ہیں اور دیگر کتب میں بھی ہیں۔ اس طرح تراویح کا منکر حدیث کا منکر ہوا۔

وہابی: ہمارے مسعود صاحب نے تہجد قیام اللیل کا ذکر کیا ہے اسی کو تراویح کہتے ہیں۔

سنی: جناب میں ۲۶۹ سے ۲۷۷ تک تحریر ہے مگر تراویح کا ایک لفظ بھی نہیں۔ پھر کیسے تراویح کو مانتے ہو۔ چھوٹ بولتے ہو۔ تو پھر کرو۔

وہابی: ارے تہجد، قیام اللیل، تراویح ایک ہی چیز ہے۔

سنی: تہجد الگ ہے اور تراویح الگ ہے۔ مسعود نے اس تہجد اور قیام اللیل کی رکعتیں لکھیں: گیارہ، تیرہ، اور کھما کہ کم بھی پڑھ سکتے ہیں حتیٰ کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے۔ ۲۶۹ تا ۲۷۷ جماعت غیر مسلم کہ ایک رکعت قیام اللیل کی یا تہجد کی حضور ﷺ نے کب پڑھی حوالہ

اگر تم قیام اللیل کو تراویح کہتے ہو تو ایک رکعت تراویح کب کس نے کہاں پڑھی؟ اور وہ بھی جماعت سے۔ سبحان اللہ۔

وہابی: یار یہ بات معلوم نہیں مسعود صاحب نے کیسے لکھ دی سب پریشان ہیں۔ سنی: مسعود نے حاشیہ میں حدیث نقس کی یہ قیام اللیل، تہجد رمضان اور غیر رمضان میں پڑھتے تھے۔ جناب دنیا میں ایک آدمی دیکھا جو غیر رمضان میں تراویح پڑھتا ہوا یہ جماعت تراویح ہوتی ہو۔ معلوم ہوا کہ تراویح صرف رمضان شریف میں ہے۔ سونے سے پہلے جماعت کے ساتھ ہے اگر جماعت نکل گئی تو الگ پڑھے۔ تہجد کا معنی ہی سو کر اٹھنے کے بعد کا ہے۔ تراویح لفظ جمع ہے جو تین پر کم از کم بولا جاتا ہے۔ تراویح یعنی چار رکعت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر پھر چار پڑھے۔ دو دفعہ چار یا دو دو کر کے آٹھ پر تراویح کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ یعنی بارہ رکعت سے کم پر تراویح جاہل کہہ سکتا ہے عالم نہیں۔ تہجد قیام اللیل تھا پڑھی گئی اگر کوئی جماعت سے پڑھی گئی ہے تو اس کے حوالہ دو؟ جبکہ تراویح جماعت سے پڑھی گئی اور پڑھی جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

وہابی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

ظہر کے وقت میں عصر کی نماز نہیں ہوتی

سنی: نماز اپنے وقت پر فرض ہے ایک نماز کے وقت میں دوسری فرض نماز نہیں ہوتی اور نہ شکی میں نماز ہوتی ہے بلکہ شکی وقت میں ہوتی ہے۔ تم ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

دہلوی: ہم ہر نماز کے یقینی وقت میں پڑھتے ہیں۔ ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے۔ سنی: ایک مثل سایہ کے وقت ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ تم ساڑھے تین کے قریب اذان دیتے ہو عصر کی جگہ عصر کا وقت نہیں ہوتا۔ اور وقت سے پہلے اذان اور نماز پڑھنے سے نہیں ہوتی۔

دہلوی: جب ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے تو پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: اگر تین بجے ایک مثل سایہ ہو جائے تو عصر پڑھ لو گے؟

دہلوی: نہیں کہ ابھی وقت نہیں بلکہ کچھ انداز ایک مثل سایہ سے ہو جائے تب۔

سنی: پہلے تو ایک مثل پر عصر کہتے تھے اب کچھ انداز ایک مثل سے وہ کتنا زیادہ ہو۔

دہلوی: بس تھوڑا سا زیادہ سایہ ہو ایک مثل کے بعد پھر پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: پہلے تو ایک مثل سایہ پر عصر پڑھتے تھے تو اب یقینی وقت نہیں جب ہی تو کچھ زیادہ انداز

ہے۔ اور اگر انداز مانا ہے تو وہ یقینی ہے اس طرح ایک مثل والی نماز قضاء کرو۔

ایمان: تم لوگ دو مثل سایہ پر عصر کا وقت مانتے ہو اس کی دلیل کہاں ہے۔

سنی: ائمہ شافعی و مالکی تو بہت ہیں دو مثل سایہ پر کسی کو بھی شک نہیں کہ عصر نہ ہو یہ تو سب کے نزدیک عصر کا وقت ہے۔ حدیث ہے ایک قوم کو فجر سے ظہر تک دوسری قوم کو ظہر سے عصر تک اور تیسری قوم کو عصر دوری عصر سے مغرب تک ملی اور یہ وقت کم ہے اور اجرت زیادہ ہے۔ بناؤ تیسری قوم حضور ﷺ کی امت کی مثال ہے یا نہیں؟

دہلوی: ظاہر ہے تھوڑا کم وقت عصر سے مغرب ہے اور حضور ﷺ کی امت مراد ہے۔

سنی: تو پھر تمہارے حساب سے ایک مثل سایہ پر عصر ہونے پر عصر سے مغرب کا وقت زیادہ ہو جائے گا ظہر سے عصر کا وقت کم ہو جائے گا اور تم بھی نہیں مانتے تو دو مثل سایہ پر عصر پڑھو۔

دہلوی: مگر حدیث ہے ظہر کو ختم کر کے پڑھو بلکہ اذان بھی ختم اور وقت کر کے دو۔

سنی: یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ظہر کو ختم کرنا وقتا کے بجائے شک کرنا کر کے پھر اذان دہا اور اذان کے بعد کچھ دیر وقفہ ہو پھر جماعت ہو۔ جب تک ایک مثل سایہ ہو جائے گا۔ اور تمہارے حساب سے عصر شروع ہے اور اب عصر میں ظہر پڑھو گے تو ظہر قضاء ہو گی اوقات ہو گی۔

دہلوی: حدیث میں ٹیلوں کا سایہ سے نماز پڑھتے تھے۔

سنی: مگر چند کر ٹیلوں کا سایہ کیسے پتہ کرو گے آؤ ٹیلے کے پاس دیکھو جسے ٹیلہ پہلا ہوتا

ہے اس کا سایہ بھی دیر نہیں پہنچتا ہے۔ اس سے بھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ جب

وقت نہیں تو نماز بھی نہیں۔

دہلوی: میں اپنے شکی سے پوچھ کر آتا ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں

یاسینہ پر

سنی: کوئی حدیث مرفوعہ ایک دکھا دو جس میں سینے پر نماز میں ہاتھ باندھے ہوں۔

دہابی: بے شمار ہیں ایک یہ بلوغ الحرام میں ہے کہ واکل ابن حجر سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے اپنا دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا تھا۔ دوسرا تیسرے اور بیسیں طےصل لربك و انصرو: کے اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور خوشی سینے پر ہاتھ باندھیں نماز میں۔

سنی: سبحان اللہ یہ بلوغ الحرام کس طبقے کی کتاب ہے اس کی سند کہاں ہے؟ اور حدیث کا متن بھی بتا رہا ہے کہ نماز کے بعد کسی ضرورت کے لئے سونے پر ہاتھ رکھنے نماز میں ثبوت کہاں؟ یہ سنت کے خلاف ہے اور اس صبح حدیث کے خلاف ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سنت ہے ہاتھ کا رکنا ہاتھ پر نافہ کے نیچے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، امام احمد، دارقطنی، بیہقی اور قرآن کی تفسیر جو بارائے بھی کی ہے اور خود بھی عمل نہیں کرتے اس لئے کہ بخیر گلے کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ تم گھڑمان کو۔ تو اب سینے سے ترقی کر کے گلے پر ہاتھ باندھا کرو نماز میں اور زور سے دایا کرو تا کہ وہ دہری جان چھوٹ جائے۔ دایا اور خوشی بد لئے قرآن بد لئے ہو۔ اس کے معنی میں تحریف کرتے ہو

ایسی نماز کس کام کی؟

خیر کا معنی قربانی ہے تمام مفسرین نے لکھے ہیں کہ چالو رکودنچ گلے سے کرتے ہیں سینے سے نہیں۔ دایا اور بائیں میں بھی سینے نہیں چھرتے نماز میں گلے پر ہاتھ نہیں باندھتے پھر یہ کیوں لٹک کر دیا۔ شرم کرو تو پھر کرو۔

دہابی:

میری نماز کا وقت ہو گیا میں چٹا ہوں

سنی:

یہ تو بتاؤ ہاتھ کہاں باندھو گے سینے پر یا گلے پر؟

حالانکہ سینے پر ہاتھ رکھنا عورتوں کا طریقہ ہے۔ وہاں ہوں کو سنت بھی ملی تو عورتوں کی۔

رفع الیدین

حضرات مناظرہ اہل سنت جلد نمبر ۱ میں ہے اس مسئلہ پر فیصلہ کن گفتگو کر دی تھی۔ جس سے کراچی وغیرہ کے کسی وہابی کو جرأت نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی کہ وہ سامنے آجائے یا تحریری بات کرے۔ مگر کراچی بڑا ہرہیرہ کے ایک وہابی نے عجیب الٹا چکر چلایا۔ رفع یدین پر بات شروع کی ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی: ہم منظرہ کرنا چاہتے ہیں رفع یدین پر۔

سنی: بہت اچھا تحریر کرو و شرائط۔

وہابی: ہماری کوئی شرط نہیں ہے۔

سنی: اچھا اس مسئلہ میں آپ مدعی ہوا اور ہم مدعی علیہ یعنی سائل۔

وہابی: نہیں آپ مدعی ہو وکیل رو۔

سنی: سبحان اللہ رفع یدین کے قائل آپ نہ تھل آپ۔ اثبات آپ کا ہم کیسے مدعی ہوئے؟

وہابی: آپ کہتے ہو کہ یہ منسوخ ہے اس لئے آپ مدعی ہوئے۔

سنی: اصول وغیرہ نہیں جانتے اپنے بڑوں سے پوچھو مدعی کون ہے؟

وہابی: چھوڑو بڑوں کو مجھ سے بات کرو۔

سنی: عجیب طوطا چشم ہوا اپنے بڑوں کو، اصول مناظرہ کو سب کو چھوڑ دیا۔ کیا آپ

کے پاس کوئی ایک حدیث مرفوع متصل صریح غیر منسوخ ہے جس پر کام نہ ہو وہابی: بس آپ مدعی ہو وکیل ہے وکیل رو؟

سنی: وہابی! اپنے بچے کو سکھاؤ اور سکھاؤ کہ اصول مناظرہ کیا ہیں اگر وہابی کہہ دے کہ میرے پاس اپنے وکیل میں کوئی حدیث نہیں تو فقیر منسوخ ہونا جاہل کر دے گا۔

وہابی: میں اپنے دعوے سے کیسے دستبردار ہو جاؤں۔

سنی: تو پھر میں اصول کیوں چھوڑ دوں۔

وہابی: اچھا پھر آپ سے بات نہیں ہو سکتی۔

سنی: مسلمانو! دیکھو لو ایک حدیث بھی فقیر کے سامنے پیش کرنے کی ہمت نہیں ان وہابیوں میں۔

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے

وہابی: نماز میں قیام اور قرأت فرض ہیں اس لئے دونوں کے نہ ملنے سے رکعت نہیں۔

سنی: بے شک قیام فرض ہے اور رکوع میں شامل ہونے والا ایک تسبیح کے برابر فرض قیام کر لیتا ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی اتنی مقدار ہو تو رکعت مل جاتی ہے۔ وہی بات قرأت فرض ہے یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ فرض امام ادا کرتا ہے۔ لہذا رکوع میں رکعت ملنے سے رکعت مانی جاتی ہے۔

وہابی: اگر کوئی حدیث ہے تو لاؤ قیاس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔

سنی: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جزاء القراءۃ میں حدیث بیان کی۔ ”جس نے نماز میں ایک رکعت پائی تو اس نے صلوٰۃ پائی۔“

وہابی: اس کی روایت میں فقہ لوگوں کی روایت کی مخالفت ہے۔ اس لئے یہ قائل جنت نہیں۔

سنی: وہ کوئی ایسی فقہ روایت ہے جس کے یہ حدیث خلاف ہے۔

وہابی: اس کتاب جزاء القراءۃ میں ہے کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ کر

رہے ہوں تو سجدہ کرو اسے کچھ ٹھانڈ کر دو اور جس نے رکعت پائی اس نے نماز پائی۔

سنی: سبحان اللہ یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے اور تم نے فقہ روایت بھی مان لی کہ سجدہ میں شامل ہونے سے ہم کب کہتے ہیں رکعت ملتی ہے بلکہ رکوع والے کو قیام کا موقع ملتا ہے پھر رکوع ملتا ہے تو رکعت ملتی ہے اس طرح نماز مل جاتی ہے۔

وہابی: ہمارے شریف میں ولا تسجد۔ رکوع سے ملنے والی رکعت کو فرمایا کہ نہ لوٹاؤ۔ یہ لا تسجد ہے جو غبارت ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کسی رکعت میں ملے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی ہماری دلیل ہے اور تم اپنے قیاس سے لا تعد کے الفاظ کو بے جواز بتا رہے ہو شرم کرو۔ اگر یہ اضافہ تھا تو ثابت کرتے کہ شکات کی زیادتی بھی معتبر ہے۔ اور کوئی خرابی ہوتی تو بیان کرتے۔ اپنے قیاس سے حدیث میں اعتراض کرتے ہو یہ تو منکر حدیث کا کام ہے۔ دوسرا تم نے پھر قیاس کیا کہ معلوم نہیں پہلی رکعت ہے یا کوئی ہے؟ جب یہ معلوم نہ کر سکتے تو حدیث مان لو۔ شیطانی قیاس مت کرو۔ حدیث کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ پہلی رکعت کا رکوع تھا اور تامل مسئلہ کا ثبوت قائل کیا اور اگر فوت شدہ رکعتیں بھی ہوں تو وہ چڑھتی ہی پڑھیں گی۔ اصل بات کسی بھی رکعت کے رکوع ملنے کی تھی وہ ثابت ہو گیا اگر اہل حدیث ہو تو مان جاؤ ورنہ اہل حدیث میں اور تم میں کیا فرق ہے؟

مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے، خاموش رہے

وہابی: جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ (ابوداؤد، دارقطنی)

سنی: اس حدیث میں وہابی بڑے زور سے بیان کرتے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہوتی بغیر فاتحہ کے۔ عرض ہے کہ قرآن میں نغم ہے الاعراف میں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ لہذا پھر یہی نماز میں قرآن سنو۔ اور سری قرأت میں خاموش رہو۔ تفسیر میں یہی نغم ہے۔ رہی بات حدیث کی تو اس میں منفرد کی نماز نہیں ہوتی فاتحہ کے بغیر جو کہ واجب ہے۔

وہابی: مگر حضور ﷺ کا وہ کہنے فرماتے تھے یعنی کچھ دیر خاموشی ہوتی اس میں پڑھ لے فاتحہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے۔

سنی: شکر ہے اتنا تو مان لیا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو پھر امام کے پیچھے نہ پڑھے مگر کہنے کی دم ہے جو یہی نہیں ہوتی کہنے کا بہانہ کر دیا۔

وہابی: کہنے کا بہانہ نہیں کا عمل تھا کہتے ہیں فاتحہ پڑھتے تھے۔

سنی: صحابہ تابعین تمہارے لئے حجت ہی نہیں پھر کیوں حوالے دیتے ہو۔

وہابی: اچھا حدیث ہی دیکھ لو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر فاتحہ سے۔ موطاء امام

سنی: یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور دیگر صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔ تیسرا یہ کہ تم نے آدمی حدیث پڑھی ہے کیوں؟ آگے کے الفاظ ہیں اور ایک سورۃ سے۔ اور تم بھی صرف فاتحہ کے ٹکڑے دوسری کوئی سورۃ نہیں پڑھتے۔

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں آیت قرآنی ہے۔ جیسے پہلے نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی وہ ختم کر دی گئی پھر قرأت امام کے پیچھے پڑھنے کی ممانعت آگئی اگر تم منسوخ احکام نہیں مانتے تو قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کر دو کہ حدیث میں حضور ﷺ نے منہ پہلے قبلہ اول کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ مثال کے طور پر امام سورۃ پڑھا ہوا مقتدی آپا شامل ہو گیا ادھر انہی رکوع میں چلا گیا مقتدی بھی رکوع میں ہے اب فاتحہ کیسے پڑھے؟

وہابی: ایسی صورت میں فاتحہ صحاف ہے۔

سنی: سبحان اللہ چلو مان ہی لیا صحاف ہے تو شروع سے امام کے پیچھے، حائف ہے مان لو۔ امام کی قرأت متذکرے کے لئے کافی ہے۔

امام اعظمؒ کے پاس پچاس آدمی اس مسئلہ کے لئے آگئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے ایک کو امام بنا لو میں اس سے بات کروں گا۔ یہ پچاس کے بولنے ہوئے میں سے کہیے جواب دوں؟ ان کی سمجھ میں آگئی انہوں نے ایک کو بڑا بنا دیا آپ نے فرمایا مسئلہ حل ہو گیا۔ جب بندہ سے بات کرنے کا یہ حال ہے تو اللہ سے بات کرنے کے لئے بھی ایک ہو۔

مساجد میں قبضہ گروپ سے

سنی: یہ مسجد کی جگہ ناجائز طریقے سے لی گئی ہے۔ ایسی عبادت کیسے قبول ہوگی؟

بدنام: ہمیں جناب یہ حکومت کی جگہ ہے ہم نے اجازت سے لی ہے۔

سنی: اجازت نامہ کھانا علاقے کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ پھر کوٹھی کی جگہ تھی۔

بدنام: اجازت کے کاغذات مکملی صدر کے پاس ہیں۔

سنی: یہ جانتے تھے کہ لوگ جانتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے یہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔

بدنام: کوئی نماز پڑھتا ہے تو جڑھے نہیں پڑھتا نہ پڑھے ہم کو سب ملے۔

سنی: جو مسجد کوئی شرعی طور پر بنائی گئی ہو اس پر قبضہ کیا گیا تو اسے؟

بدنام: وہ تو امام اور مولانا اور کنبلی جس کی ہوگی وہی انتظام چلاتے ہیں۔

سنی: امام اور مولانا اہل سنت خلتی بریلوی ہی کہ کئی سال رہتے ہیں جب قبضہ گروپ سے رابطہ کرتے اسلحہ کے زور پر ناجائز مقدمات بنا کر اہل سنت بریلوی کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

بدنام: ہم نے ایسا نہیں کیا یہ الزام ہے جھوٹ ہے۔

سنی: اگر یہ سچ ہو تو آپ مسجد اہل سنت بریلوی کے خزانے کزدیں گے۔

بدنام: ابھی ہاں بالکل اگر رشوت ہے تو پیش کر دو۔

سنی: مسجد غوثیہ یہ نام صرف اہل سنت بریلوی ہی رکھ سکتے ہیں تم یہ نام رکھ ہی نہیں سکتے۔

بدنام: ہم نے اس کی توسیع کرائی ہے پہلے یہ چھوٹی تھی ہم نے بڑی کر کے خدمت کی ہے۔

سنی: توسیع وغیرہ کرانے سے ناجائز قبضہ جائز اور خدمت بن جاتی ہے؟

بدنام: جب کوئی دیکھ بھال نہیں کرے گا تو ہم نے یہ خدمت انجام دے دی۔

سنی: دیکھ بھال کرنے والوں سے جھگڑا کر کے مسجد بیل کرادی پھر کیس جیت کر حاصل کر لی۔

سنی: مسجد دکانوں سے لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے اس لئے۔

بقاری شریف کی حدیث ہے جس نے ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کیا

قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔ ایسی عبادت

کس کام کی ہے؟

بدنام: ہم اصلاح کے لئے یہ کام کرتے ہیں قبضہ نہیں کرتے۔

سنی: فساد پھیلانے کو اصلاح کہتے ہو۔ جس میں سال سے مسجد کا کیس چل رہا

ہے۔ اگر واقعی اصلاح چلے تو علاقے میں جس کی اکثریت ہے اور جس مسلک

والے نے بنائی اس کو بدو۔

بدنام: اکثریت ہماری ہے تو ہم ہی مسجد چلائیں گے۔

سنی: دوسرے علاقوں سے لوگوں کو بلا کر اپنی اکثریت دکھانا کہاں کا انصاف ہے۔ پھر

الحیہ کی طاقت اور رشوت دے کر مسجد حاصل کرنا سب عبادت پر باوہے۔ دنیا و آخرت

میں کیا جناب دو گے۔

مزارات پر قبضہ گروپ سے مناظرہ

بدنام: یہ اولیاء اللہ ہمارے ہیں ہم ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

سنی: ناجائز قبضہ کر کے کوئی خدمت ہوتی ہے۔ ان بزرگوں کا عقیدہ اہل سنت حنفی بریلوی مسلک کے مطابق تعظیم غیبی عطا کی، حاضر و ناظر، نور، بے شکل بشر، میلاد، گیارہویں، عرس یہ معمولات تمہارے کب سے اور تم ان کے کیسے ہو گئے یہ عطا خدا تعالیٰ تو تمہارے نزدیک شرک و بدعت ہیں۔

بدنام: حلقہ اوقاف نے ہماری دیوٹی لگائی۔ ہم آگئے۔

سنی: تو یہ آمدنی مزارات کی چادریں، پھول، نذرانے، بختیں وغیرہ تمہارے نزدیک حرام ہیں یا نہیں؟

بدنام: اوقاف والوں کے لئے حرام ہیں ہمارے لئے حلال ہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔ مزارات کے ساتھ مسجد ہونا یہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے آپکا نہیں۔

بدنام: زمانہ بدل گیا اب سب کچھ ہمارا ہے۔

سنی: تو لوگوں کے گھروں اور دکانوں پر بھی کچھ لوگ چڑھی تمہارا ہے۔

بدنام: عرس وغیرہ کو حرام کہتے ہو اور اس کی آمدنی کو حلال کہہ کر کھانا بھروسہ کرو۔

بدنام: اہل میں وہ لوگ بھی چندہ دیتے ہیں جن کو معلوم نہیں۔

سنی: ایسا کون ہے جو عرس کو نہیں جانتا۔ اگر وہ بالفرض نہیں جانتا بھی مگر تم جانتے ہو کہ یہ مزارات کی کمائی ہے۔

بدنام: ہم اس لئے اس شے میں کام کرتے ہیں کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں۔

سنی: شرک کیا ہوتا ہے؟ کیسے بچاتے ہو شرک سے تم لوگوں کو کیا معلوم کہ شرک کیا ہے؟ حلقہ اوقاف مزارات پر پردہ کا اہتمام نہ کر سکے اور کیا کریں گے۔

بدنام: ٹوٹ آ کر سجدہ کرتے ہیں قبر والے کو۔

سنی: کون سجدہ کرتا ہے یہ بھی تمہارے لوگوں کی سازش ہے کہ ایک بندہ کو بھیج کر سجدہ کراتے ہو اور کہتے ہو کہ اہل سنت یہ کام کرتے ہیں شرم کرو۔ وہ ملک جو چس پیٹے ہیں حلقہ اوقاف نے ان کے لئے کیا بندوبست کیا ہے۔

بدنام: اگر تم اپنے مولویوں کی کتابوں کو پر حدود تو قبر کی منی لے جاتے تھے۔ قبر والوں سے مدد مانگتے قبر والوں سے اولاد مانگتے سب یہ کچھ قبر والوں سے مانگتے تھے کبھی اپنے گھر کے شرک کو رد کا ہے؟ حوالے دیکھانے کو تیار ہیں بشرط تو یہ۔

میں کسی فرقے کا نہیں بس مسلمان ہوں

- سنی: جناب حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں۔
مسلمین: ہاں احادیث پر میرا ایمان ہے، عمل ہے۔
سنی: تہنذ فرقوں والی حدیث پر بھی ہے آپ نے؟
مسلم: ہاں حدیث تو ہے مگر فرقے میں رہنا پسند نہیں۔
سنی: اس حدیث میں کہ میری امت تہنذ فرقوں میں رہ جائے گی اور بہتر فرقے
جہنم میں جائیں گے ایک جتنی ہے۔ نجات والا۔
مسلم: مجھے آپ نجات والا سمجھ لیں۔
سنی: نجات والا کسی فرقے میں نہیں اب کیسے سمجھ لیں کہ تہنذ فرقوں میں ایک یہ بھی
ہے اور آپ فرقے میں رہنا پسند نہیں فرماتے۔
مسلم: فرقے کے نام سے مجھے ارجح ہوتی ہے۔
سنی: چلو فرقے کا نام بدل کر جماعت، گروہ، ہوادا، عظیم رکھ لیں۔
مسلم: تو جماعت سمجھ لائیے گی۔
سنی: سیدنی طرح کان پکڑنے کی بجائے گھما کر کان پکڑائی لئے۔ اب جماعت
کا نام کیا ہے؟

- مسلم: مسلمانوں کی جماعت سمجھ لو۔
سنی: آج صدیوں سے ہر جماعت کا نام ہے، نشانی ہے، نظریات ہیں۔
مسلم: اگر جماعت میں گیا تو فرقے میں ہو جاؤں گا اس لئے جماعت کوئی نہیں۔
سنی: تو پھر آپ نماز کس کے طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ غنی، باکی،
شافعی، حنبلی
مسلم: میں مسلم ہوں اور حضور ﷺ کے طریقے پر نماز پڑھتا ہوں۔
سنی: یہ چاروں امام حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں؟
مسلم: میں کسی امام کو نہیں مانتا حدیث کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔
سنی: حدیث بخاری کی ہے سولہ سترہ مینے قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی
اس پر عمل ہے؟ کیا نماز میں کسی قبیلے کی طرف منہ کرتے ہیں؟ اور ہاتھ کہاں
باندھتے ہیں نماز میں؟
مسلم: خانہ کعبہ کی طرف۔ ہاتھ سینے پر باندھتے ہوں۔
سنی: یہ تو موجودہ فرقوں کی نشانی ہے آپ ایسا عمل کریں جو کسی فرقے کا نہ ہو بلکہ
وہ خود ایک فرقہ ہے جو سب سے الگ ہے۔ اگر آپ نماز میں ہاتھ پیچھے کی
طرف باندھ لیں یہ کسی فرقے میں نہیں۔
مسلم: آپ کیسے باتیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ زندہ رہ سکتا ہوں۔
سنی: خود آپ جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ زندہ رہنا اور بات ہے اہل عمل کرنے میں
کسی نہ کسی کی طرح تو کرنا ہوگا۔ اس طرح تو نماز چھوڑ دیں۔ عبارت چھوڑ
دیں ورنہ الگ فرقے بنانے چھوڑ دیں۔

گستاخ کون؟

دیوبندی: جم سب سے بڑے گستاخ جو۔
 سنی: جناب صرف جھوٹ بولنے سے اور وہ اتنا کہ سچ لگنے لگے یہ طریقہ کس سے لیا ہے آخر گستاخی کیا کر رہی؟
 دیوبندی: تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت، حضرت عمر فاروق کو حضرت، حضرت عثمان غنی کو حضرت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مگر اپنے ائمہ رضا کو اپنی حضرت کہتے ہو یہی وہ گستاخی ہے کہ نبیوں سے صحابہ کرام سے بڑھ کر مانتے ہو اپنے اہل اہم کو۔
 سنی: ائمہ سے کو ائمہ جسے میں بڑی دور کی پہنچی ہے۔ جناب ہم اپنی حضرت کو صرف ان کے زمانے کے لحاظ سے ہم عصر ملام، میں اپنی حضرت کہتے ہیں یہ تباری نہایت ہے۔ اور کسی کی نہایت جانے بغیر حملہ کرنا ظلم ہے بہتان ہے جھوٹ ہے۔

دیوبندی: نہایت کچھ بھی ہو جو ظاہر ہے اس پر فتویٰ ہوتا ہے۔

سنی: اچھا تو ہمیں باؤرار میں دیکھا ہے کہ اپنی پھرے، اپنی مٹھائیاں اپنی موٹ، اپنی مکان، اپنی دکان، اپنی اختراع، اپنی درس، اپنی جوتے وغیرہ وغیرہ کیا خیال ہے اور یہ اپنی دیوبندی کی دکان پر بھی لکھا ہے یہ سب گستاخ ہوئے۔

دیوبندی: وہ تو چیزیں ہیں مولوی کو نہیں۔

سنی: حلق میں کیا پھنسن گیا صرف مولانا کے لئے اپنی کہتا گستاخ ہوتا ہے۔

دیوبندی: جی ہاں بھڑا گئی۔

سنی: سیدی انگلیوں سے گھمانے لگھ تو نیز بھی کر لیتے ہیں۔

اٹھاؤ فلاں کتاب قاری طیب دیوبندی کو اپنی حضرت لکھا۔ گنگاوی کو اپنی

حضرت فلاں کتاب میں ۱۸ اولہ لکھا۔ تباری کو اپنی فلاں کتاب میں لکھا

ہے۔ اور سنتے حوالے مولوی کو اپنی حضرت کہتے لکھنے کے دیکھا اس اب وہ

تقریر یہاں دہراؤ کہ یہ گستاخ ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آیا ضروری کام یاد آ گیا۔

سنی: اورے جناب بھڑا گئے کہاں ہو؟ حوالے تو دیکھ لو یہ کتابیں موجود ہیں مگر ایسا

غائب ہوا کہ پانچ سال ہو گئے پھر سامنے نہ آیا۔

کنز الایمان میں اللہ تعالیٰ کا ادب

دیوبندی: اس میں اضافی الفاظ سے کلام الہی کا حسن خراب کر دیا۔

سنی: زبان سے کلمہ دینا الزام اور بہتان لگانا آسان عمر کوئی ثبوت دینا علمی بات کرنا مشکل ہے۔ اور اگر یہی بات آپ کے مسلک کے مترجم میں دکھا دیں کہ اضافی الفاظ انھیں زیادہ ایوں پر بھی ملوثی لگاؤ گے۔

دیوبندی: وہ خود تو ضروری سمجھنے کے الفاظ ہوں گے۔

سنی: کنز الایمان میں بھی یہی سمجھ لو حالانکہ ترجمہ ہر آیت کا تفسیر سے ثابت ہے اور ان جگہوں علوم کے مطابق ہے جو ترجمہ قرآن کے لئے ضروری ہیں۔

دیوبندی: اس میں ایسے قلیل الفاظ ہیں جو دنیا میں نہیں بولے جاتے۔

سنی: قلیل ہونا اور بات سے غلط ہونا الگ بات ہے۔ چلو آپ کے مترجم میں بھی قلیل الفاظ موجود ہیں کتنے حوالے پیش کریں اور اپنی سزا خود پر کرو۔

دیوبندی: مترجم نے ایسے الفاظ سنئے ہی نہیں۔

سنی: کنز الایمان سو سال پہلے لکھا گیا اس وقت کے یہ الفاظ بولے جاتے تھے اور کنز الایمان سے پہلے اور بعد کے مترجم کے بھی ایسے الفاظ ہیں جو کبھی کسے نہ تھے

سنئے دو مثالیں دیکھو و مکر و مکر اللہ پارہ ہیرم

اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے۔ محمد واکسن

فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے۔ محمد القادور

یہودی چال چلے خدا بھی چال چلا۔ فتح محمد

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ کنز الایمان، اعلیٰ حضرت۔ مکر فریب، چال یہ اس بے عیب ذات کے لئے اور ترجمہ کیا۔ کیا جواب وہ عے اللہ تعالیٰ کو؟

نیرۃ: ولما يعلم اللہ الفیہن جاهدوا منکم۔ آل عمران

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جوڑنے واسطہ ہیں تم میں۔ محمود الحسن

= = = =

= = = =

اور ابھی اللہ نے تمھارے عاجزوں کا انتہا ان نہ کیا۔ کنز الایمان، اعلیٰ حضرت۔

دیوبندی مترجم میں یہ اللہ کی شان ہے کہ علم نہیں؟ اور فریب کرنا یہ تو تم اپنے مولوی کو نہیں کہتے مکر ترجمے میں کیسے لکھ دیا۔ ایک الفاظ کے پانچوں معنی ہوتے ہیں مترجم کا کام ہے کہ شان الہی اور اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیر دیکھ لے۔ مگر اسلام کے دشمنوں کو موقع دیا وہ قرآن کے ترجمے پر اعتراض کریں۔

کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے

دیوبندی: ان تہمتیں بے ادبی بھری ہوئی ہیں۔

سنی: صرف جھوٹ بولنا اور انراہم لگانا آتا ہے۔ کوئی حوالہ دے غلطی بناؤ ہم درست کریں گے اور شکر کیا اگر کریں گے۔

دیوبندی: ہمارے مولوی صاحب نے کہا تھا اس میں بہت غلطیاں ہیں۔

سنی: ان سے وہ فہرست لے کر دکھاؤ اور اہم سے دیوبندی مترجمین کی 200 آیات میں جو غلطیاں کیں ہیں انکی فہرست لے کر مولوی صاحب کو دور۔ مبرا آ جائے گا۔

دیوبندی: ہمارے دیوبندی مترجم کی ایک غلطی بناؤ ہیں یہ مسکک چھوڑ دوں گے۔

سنی: لکھ کر دیو۔ در شاہی زبان پر قائم رہنا۔ دیکھو غلطی، گستاخی، کفر،

فسو اللہ فیہم۔ پارہ نمبر ۱۱ سورۃ توبہ آیت نمبر ۶

یا کونانہ یجول گئے اور اللہ نے ان کو سلا دیا۔ فتح محمد بنی خدا بر اعداء۔

وہ اللہ کو بھول گئے، اللہ ان کو بھول گیا، عبدالقادر، رفیع الدین، محمود الحسن۔

وہ اللہ کو چھوڑ دیتے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اعلیٰ حضرت، کنز الایمان

اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اور یہ بھولنے والا عقیدہ شیخ مذہب کا ہے۔

بناؤ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ اور ترجمہ کر سکتا ہے ایسا ترجمہ چھ کر جو یقین کرنے کا اس

کا ایمان قائم ہو جائے گا۔

دیوبندی: تقصیر میں لکھا ہے کہ اللہ بھولنے سے پاک ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ ترجمہ کرتے وقت عقیدہ الگ اور تفسیر کرتے وقت عقیدہ الگ۔

مطلب یہ کہ ترجمہ میں گستاخی کرو کفر کہیلاؤ تفسیر درست کرو۔ ابھی تفسیر کی بات ہی نہیں ابھی تو ترجمہ کی بات ہے۔ جتنے لوگ یہ ترجمہ دیکھ چکے ہوں کہ ایسا عقیدہ رکھیں گے وہ گمراہ ہوں گے ان کا وبال ترجمہ کرنے والے پر ہے۔ بناؤ کنز الایمان کے اس ترجمے میں ادب ہے یا نہیں؟

دیوبندی: میں اپنے علماء سے پوچھوں گا کہ اسے عقیدہ کے خلاف ترجمہ کیوں کیا؟

سنی: اس ترجمہ کو دیکھ کر حضرت نے اعتراض کیا جو خدا کو بھول جائے اس کو دور سے سلام۔ بناؤ غیر مسلموں کو کیا جواب دو گے۔ کسی دیوبندی نے اس ہندو کو جواب نہ دیا مگر اہل سنت نے ایسا جواب دیا کہ دم دبا کر بھاگا۔

دیوبندی: مفتی سے پوچھو کہ جو یہ کہے کہ خدا بھول گیا۔ اس پر شرعی فتویٰ کیا ہے؟ وہ بھی جواب دے گا کفر ہے۔ زما کر دیکھ لو۔ بلکہ دیوبندی کا پرانا فتویٰ موجود ہے کفر کا۔ اب سوچو ترجمہ درست تو عقیدہ اور مسرت ترجمہ دیکھو تو عقیدہ غلط ہے یا نہیں۔

دیوبندی: اچھا اب یہ چیخ کر رہا ہوں؟

کنز الایمان ترجمہ

اہل حق حضرت علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کے خاص بلور پر نشانہ چلنے والے کچھ غیر
تو ہیں کچھ صلح کی نام نہاد وہ بھی میدان میں آگئے ان میں ایک بندہ سے
بات ہوئی کہ سورۃ فتح آیت ۲ میں جنود علیہ السلام کے الزامات منانے اور
دور کرنے کا ترجمہ کر دیا جائے جو کہ ذنب کا معنی ہے۔ اس طرح جھگڑا ختم
ہو جائے گا۔

سنی: جھگڑا ختم کرنا یا کرانا بے شک اچھا اقدام ہے۔ مگر وہ میں جھگڑا ختم کراؤ
لیکن یہاں تین گروپ ہو گئے۔ اب تو جھگڑا اور بڑھ گیا۔ اب اگر کوئی چوتھا
گروپ فیصلہ کرانے آئے تو وہ ان تین میں جھگڑا ختم کرے گا یا چوتھی جویر،
ترجمہ تفسیر الگ سے پیش کرے گا؟ اسی طرح تیسرے گروپ کو ان دونوں
جھگڑا ختم کرنا تھا اور حق کا ساتھ دینا تھا۔

صلح علی: اسے جناب جب ذنب کا معنی الزامات بھی بنتا ہے تو کیا حرج ہے۔

سنی: تم اپنی علی دھونس بٹا رہے ہو۔ جھگڑا ختم نہیں کرا رہے۔

صلح علی: ذنب کا معنی الزام کرنے سے جھگڑا بھی ختم ہو گیا اور ایک اچھا نکتہ بھی ہے۔

سنی: یہ تو بھلا کیا کہ دو کا جھگڑا تھا وہ تو ختم ہوا انیس تیسرا گروپ بن گیا۔

یہاں الزام کا ترجمہ درست نہیں۔ مفسرین کے اصول کے خلاف ہے۔ سیاق و سباق

کے خلاف ہے۔ کیا اہل حق حضرت کو ذنب کا معنی الزام نہ کرتا آیا؟ کیا حضرت
نصیم الدین سر او آبادی علیہ الرحمۃ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے بہت غور کیا۔ کنز
الایمان میں کسی دوسرے لفظ کو گناہیں مگر ذنب نہیں ہوتا جو اہل حق حضرت کا
ترجمہ ہے وہ علی درست ہے۔

مفسرین نے یہ فیصلہ دیا کہ جو معنی سورۃ محمد ﷺ میں ہو گا وہی سورۃ فتح میں
ہو گا۔ اب اپنی آنکھوں سے تجربہ کر کے دیکھو ذنب کا معنی الزام سورۃ محمد میں
نہیں آسکتا تو سورۃ فتح میں بھی نہیں آسکتا۔ تمام غاکرین غلطیاں ہوں گی۔
اگر ذنب کا معنی فتح میں الزام کرو گے جس کا دل چاہے تفصیل سے بات
کرے۔

صلح علی: واقعی غلطی ہے۔ اور جھگڑا بھی ختم نہیں ہوا۔ میں تمہارا شکر یہ ادا کرتا
ہوں۔

کنز الایمان ترجمہ پر مناظرہ

سنی: بدعتیہ کے تراجم خلاہ اور بے ادبی والے ہیں جن کی تعداد 200 آیات ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کر لے ہم دکھائے گا کہ جتنا چاہیں۔
دوبندی: احمد رضا کا ترجمہ غلط ہے اس کو درست کر دے اور تفسیر میں۔
سنی: ہمارا تو اعلان ہے کہ کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے انعام دیں گے۔

دوبندی: حضور علیہ السلام کی جیسا امت کے گناہ عاف کر دے والا کر دیا۔
سنی: اگر یہ غلطی ہے تو اعلیٰ حضرت نے پچیس تفسیر سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد امت ہے اور مضمون نبی ﷺ کا عقیدہ قطعی ہے اور شفاعت کے عقیدہ پر اجماع ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دونوں عقیدوں کا تحفظ کیا۔
دوبندی: مگر آیت کا ترجمہ گناہ والا بنتا ہے۔

سنی: جاہل لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کی تائید کرنے پر سب مفسرین کا اتفاق ہے اور ایسا ہر وہ لفظ جس سے نبی ﷺ کی شان میں ترجمہ کرنے سے بے ادبی ہو چکا واجب بلکہ فرض ہے اگر ترجمہ کرنے سے اور ایک لفظ کے ایک ہی معنی لینے سے گمراہ ہو جائے تو وہ منظور ہے یا مفسرین کے اصول پہ چلنا بہتر ہے۔

دوبندی: لیکن ہمارے علماء نے تفسیر تفسیر میں عصمت نبی ﷺ کا بیان کیا ہے اور مانتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں غلط کارہ گناہ کا ترجمہ وار خلاف اولیٰ ہی لکھا ہے۔
سنی: ذنب کا معنی خلاف اولیٰ دنیا کی کسی نکتہ میں نہیں۔ اور اگر تائید کر لی تو ادب والی کردہ کنز الایمان میں ہے۔ اور تفسیر میں مضموم مانتے ہیں مگر ترجمہ کرتے وقت گناہ نگار۔ معاذ اللہ۔ جو بات قطعی عقیدہ کے خلاف ہو۔
اب مسلمان کہاں رہا؟ جب اشباع کے خلاف کرنے والا گمراہ ہو گا۔ یہ ایسا ہوا کہ ترجمہ میں شراب حلال کر دو۔ تفسیر میں حرام لکھ دو۔ جب ایسا نہیں کر سکتے تو ویسا بھی نہیں کر سکتے۔ لہذا جو مفسرین امت کے گناہ کی مغفرت عقیدہ پر قائم کے وسیع سے مانتے ہیں ان پر کیا تو فی ہے؟

دوبندی: نہیں جو ہمارے مولوی نے لکھ دیا وہ صحیح ہے باقی سب غلط ہے۔
خدا حافظ

سکندر الایمان

دیوبندی: تمہارے کاظمی صاحب نے سکندر الایمان کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

سنی: قلیل کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے سکندر الایمان کے خلاف کوئی ترجمہ نہیں کیا بلکہ کتب کی غلطی کی بھی خواہ میں آکر نشانہ بنی کر دی۔ اور وہ منسوب ہو گیا۔ ورنہ مفتی اقبال صاحب مدنی سے سہو یا تسامح ہوا جس میں خلاف اولیٰ والا معنی نقل کر دیا اور اس کا ثبوت خود مفتی اقبال صاحب کی تحریر و منتظر کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لئے دیگر علماء کو حقیقت حال معلوم نہ ہو سکی۔ ورنہ اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ مفتی اقبال صاحب سے غلطی ہوئی ہے۔

دیوبندی: چلو مفتی اقبال بھی تو بریلوی ہیں۔ یہ بھی تمہارے ہیں۔

سنی: جی ہاں ہمارے ہیں لیکن غلط بات غلط ہے چاہے کوئی کہے۔ تم یہ بتاؤ سکندر الایمان میں کوئی غلطی ہے۔

دیوبندی: اب تم خلاف اولیٰ کو گستاخی بے ادبی نہیں کہہ سکتے۔

سنی: تم اس خلاف اولیٰ کی آڑ میں گستاخی کرتے ہو وہی راستہ کی طرح تو ایسے الفاظ کا قرآنی حکم لاؤ فقو لوا و اعنا و قولوا النظر فا جب منافق بھی اترار کے کہ خلاف اولیٰ کی آڑ میں بے ادبی کرتے ہیں۔ تو کسی مسلمان مولوی جواب خلاف اولیٰ کی اجازت یا درست کہنے کی گنجائش کہاں۔

دیوبندی: خلاف اولیٰ تو بہت اعلیٰ چیز ہے جس سے حضور ﷺ کی مشفرت بخشش ہوئی۔

سنی: ہر گستاخی کو تم اعلیٰ چیز کہتے ہو اور بخشش کی بات کرتے ہو۔ غلاموں بخشش کسی جرم و خطا کی ہوئی ہے جب وہ معصوم ہیں تو بخشش کس چیز کی؟ حضور ﷺ نے امت کی تعلیم کے لئے استغفار فرمایا۔ یہ جاہل سمجھے کہ کسی خطا کی وجہ سے ہے۔ پھر کہتے ہیں فلاں حدیث ہے حضور ﷺ کے ذنب بیٹا۔ آیت میں حدیث میں تاویل ہوگی اور وہ ادب والی ہو۔ جو ذنب کے حوالے دیتے ہیں وہ گناہ گار نہیں مانتے۔ مگر کیوں ذنب کے حوالے دھونڈتے ہیں۔ شاید اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۴

کنز الایمان ترجمہ پر اعتراض

وہابی: اس ترجمہ میں سورۃ شوریٰ پارہ نمبر ۲۵ میں تحریف کی گئی ہے یہ کہ "اور اگر اللہ

چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی میر فرما دے۔" اس میں

رحمت و حفاظت کے الفاظ تحریف ہیں۔ نہ کسی تفسیر میں ہیں۔

سنی: شاید تحریف کے معنی بھی معلوم نہیں بس بہتان لگا رہا ہے۔ اور اگر تفسیر سے یہ

معنی دکھادیں تو توہم کا اعلان کر کے وہابیہ چھوڑ دو گے۔

وہابی: جاہل حق میں کھلا ہے کہ

سنی: خبردار ایک بات کرتے ہوئے دوسری طرف جانا تمہارے بڑوں نے نبی

سکھایا۔ جب ایک مسئلہ شروع کیا ہے تو اس پر بات کرو۔ فقیر تم کو ادھر

جانے نہیں دے گا۔

وہابی: ٹھیک ہے اس آیت پر بات کرو یا اضافی الفاظ کیوں لگائے۔

سنی: پہلے اس کو تحریف کہا۔ اب اضافی کہتے ہو شر کرنا۔ ایسے الفاظ اضافی دیگر

تراجم میں موجود ہیں تناؤ کتنے حوالے دکھاؤ بشرط تو یہ۔

وہابی: اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہے۔ سو اللہ چاہے میرے دل پر محمود

پس

سنی: اس میں مہر کا ذکر ہے قناؤ مہر کی کتنی قسمیں ہیں۔ اور یہاں کوئی سراہ ہے۔

وہابی: بس مہر کا ذکر ہے اگر چاہے تو لگا دے۔

سنی: جو اللہ چاہے لگا دے۔ مگر کوئی۔ دو قسم کی مہر کا ذکر قرآن میں ہے ایک ختم

نبوت والی۔ دوسری کفار پر سورۃ بقرہ میں۔ یہ دونوں لگ چکی ہیں اب

یہاں جو مہر کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی شان و عظمت و رحمت کے مطابق ہو

سکتی ہے۔

وہابی: آخر یہ رحمت و حفاظت کی مہر کب لگے گی۔

سنی: یہ اعتراض ہم پر نہیں اللہ پر اور قرآن پر ہے۔ وہ بھی جواب اور بدلہ دے گا۔

تمہارے ترجمہ نے تقاسیر دیکھنے کی رحمت گوارہ نہیں کیا یہ معنی تفسیر جلالین

میں بھی ہے۔ دوسرا یہ کہ تم حضور ﷺ پر اللہ کی رحمت ہر وقت مانتے ہو یا

نہیں؟ کس دلیل سے؟

وہابی: اللہ کی رحمت و حفاظت ہر وقت ہے اور یہ ثابت ہے قرآن سے۔

سنی: اے نادان خود مان لیا۔ یہی بات اعلیٰ حضرت نے کر دی تو گستاخ ہو گئے۔

اگر یہ گستاخی ہے تو تم برابر کے شریک ہو اور قرآن سے مان رہے یہی دلیل

ہماری سمجھ لو۔ اور تحریف دیکھو کاش اپنے گھر کی خبر لیجئے۔ محمود الحسن نے آیت

بنائی من کلمت اور وہابیوں نے پول کھول دیا۔ اور وہابیوں نے لگ آیت

بنائی دلو بندی۔ نے پول کھول دیا کیا کسی آیت پورے قرآن میں نہیں۔ ابھی

نوا کر دکھاتا ہوں ابھی تو یہ کرو۔

وہابی: میں کس لوں کا سمجھ جاتا ہے۔

سنی: تمہاراں پہل کی کچھ پتا ہے۔

کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے

سنی: ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم پارہ نمبر سورۃ نساء

آیت نمبر ۱۴۲۔

اللہ۔ وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ مخدوعین۔

اللہ نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ خوردی۔

اللہ۔ وہ ہی ان کو دغا دے گا۔ غیر التاؤر۔

اللہ۔ وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔ رفیع الدین۔

اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔ عاشق الہی میر بھٹی۔

اللہ۔ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔ نذیر احمد۔

اللہ۔ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ فتح محمد جالندھری۔

اللہ۔ وہی ان کو قائل کر کے مارے گا۔ اعلیٰ حضرت۔ کنز الایمان۔

مسلمانو! دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو ایہ اللہ کی شان ہے؟ یہ الفاظ کئی مولوی کے

لئے استعمال کر کے دیکھو وہی وجہ ہے جسے ملکہ پا جائے سے باہر آ جائے گا۔ شاید خون

خراہ ہو جائے مگر ان تراجم کرنے والوں کا قلم اور ہاتھ نہیں لرزاتا کیا کہ یہ کیا کر رہے

ہیں۔ غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں کہ خوب گستاخیاں کرو اور جب

بات آ جائے کسی انجام پر تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سچے مسلمان علماء کے ترجمے دیکھو۔

اللہ کو دھوکہ فریب دغا دینے والا نکلا ہے۔ یہ جواب ہے ان سرکشوں میں ملنے والوں

کے پاس اور جو زندہ ہیں ان تراجم کی حمایت کرنے والے اور وہ جو شائع کر رہے ہیں

ایسے تراجم کی گمراہی کے ذمہ دار کون ہیں؟ کہتے اس ترجمے پر یقین رکھ کر گمراہ ہوں

گئے؟ یہ کوئی دیوبندی مفتی مدرس غیرت مند تو حید کا پرچار کرنے والا، حلال کی ماں کا

دورہ پینے والا کیا منہ لے کر جاؤ گے؟ سادی عبادت تبلیغ پر پاد ہے یا نہیں؟

ترجمہ درست تو عقیدہ فتویٰ، مسئلہ ایمان، اعمال درست اگر ترجمہ ہی گستاخی والا ہے تو

سب غلط اور اعمال برباد ہیں یا نہیں؟

دیوبندی! یہاں ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ ہمارے بڑوں نے ایسی غلطی کی ہے

یہ اللہ کی شان نہیں۔

سنی: اب بھی وقت ہے اس غلطی کو اعلائیہ توبہ کر کے درست کر دو۔ کیونکہ آج

تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا جواب جرم دو گے خدا

کی بارگاہ میں۔

دیوبندی! میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

سنی: ایمان کے بغیر کوئی عبادت کام نہیں آئے گی۔ ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔

منظرہ نمبر ۴۲

کنز الایمان درست ترجمہ ہے

وہابی: اس ترجمے میں تحریف کی گئی ہے۔

سنی: کیا تحریف کی ہے جناب؟

وہابی: یا ایہا النبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے۔ جو غلط ہے۔

سنی: پہلے تم نے تحریف کہا اب غلط کہتے ہو۔ چلو کیسے غلط ہے۔ لغت کے حوالے

سے یا تفسیر کے حوالے سے؟

وہابی: نبی کا معنی خبر دینے والا ہے غیب کا اضافہ غلط ہے۔

سنی: جب یہ مان لیا کہ خبر دینے والے تو کس کی جنت کی جہنم کی قبر کی حشر کی یہ

سب غیب نہیں تو کیا ہے۔

وہابی: اس جگہ نہیں ہے دوسری جگہ ہوگا۔

سنی: سبحان اللہ! ہر جگہ الگ الگ معنی کرو گے جب تفسیر میں بھی ایسی لغت میں

بھی نہیں ہے تو پھر ذرا سوچو غیب پر ایمان رکھنا ہے کس کے کہنے پر اگر غیب

عطائی کی گئی کرو گے تو مسلمان کیسے سوئے؟

وہابی: ایک معنی اور ہے نبی کا بلند درجہ والے

سنی: مگر یہ معنی بھی تمہارے عقیدہ کی موت ہے اور اس لئے تم اس پر زور دینا

چاہتے ہو کہ لفظ ایمان کا ناپڑے۔ مگر ایسا الہی تو قرآن میں ہے۔ سمجھنا اپنے

رشتے داروں کے تراجم دیکھیں جنہوں نے یا ایہا النبی کے ترجمے میں لکھا: یا

نبی۔ تھا کوئی۔ محمود الحسن، عبدالقادر، رفیع الدین۔ ان کو نبی کے لفظ کا معنی

ترجمہ بھی نہیں معلوم تھا۔ یا پھر تنگ نظری اور بدعتیہ کی وجہ سے کہا۔ عربی

کا لفظ ہے نبی۔ اس کا اردو ترجمہ کیوں نہ کیا؟ نبی کی شان کو لکھنا نا افس ہے

بڑی تحریف اور کیا ہوگی؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گستاخیں اسے منظور پڑھانا سیرا

ہمارا اعلان عام ہے کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ شرط یہ

ہے کہ اپنے تراجم بھی پیش کرنا تاکہ موازنہ کر کے میں آسانی ہو۔

مناظرہ نمبر 43

کنز الایمان میں انبیاء علیہم السلام کا ادب

دیوبندی: ہم کو اس میں کوئی ادب نظر نہیں آیا۔

سنی: ادیبوں کے کو ادب نظر آتا ہے بے ادب کو کیسے نظر آئے دیکھو کو کو کیا نظر آئے وہ کیا دیکھے۔

سورۃ یوسف: ضلالت المقدیم، تو اپنی اس قدر غلطی میں ہے۔ محمود الحسن، عبدالقادر، فتح محمد

تو اپنے اس پرانے غلط خیال میں ہے۔ تھانوی

آپ اپنی اس پرانی خود وارانگی میں ہیں۔ کنز الایمان۔ اعلیٰ حضرت

نمبر ۲: سورۃ الانبیاء۔ پارہ نمبر ۱: لظن ان لن نقدر

پھر سمجھا کہ ہم بجز یہ نہیں گئے۔ محمود الحسن، عبدالقادر

قابونہ پاکیں گے۔ فتح محمد

گمان کیا کہ ہم گئی نہ کریں گے۔ کنز الایمان۔ اس آیت میں آگے کا ترجمہ دیکھیں۔

نمبر ۱: بے شک میں قصور وار ہوں۔ عبدالمجاہد، فتح محمد، مودودی۔

نمبر ۲: میں تھا گنہگاروں سے۔ محمود الحسن، تھانوی

نمبر ۳: بے شک مجھ سے بچا ہوا ہے۔ کنز الایمان۔

فلا تكون من الممتنعين۔ پارہ نمبر ۲: تو نہ ہو شک لانے والا۔ محمود الحسن، فتح محمد

پرگز شک وشبہ کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔ تھانوی، عبدالمجاہد۔

(اے شے والے) بخیر وار تو شک نہ کرنا۔ کنز الایمان

و وجبتك ضالا فلهدي۔ پارہ نمبر ۳۰: چاہا تجھ کو بھٹکانا۔ محمود الحسن، عبد

القادر، وحید اثریان

اور جنہیں اپنی محبت میں خود رقتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنز الایمان

و استغفر لذنبك و للمؤمنين و للمؤمنات: اور بخشش مانگ واسٹے

گناہ اپنے کے۔ رفیع الدین۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ فتح محمد، عبد

القادر۔ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہے۔ تھانوی۔ اپنے خاصوں و عام

مسلمانوں مردوں و عورتوں کے گناہ کی معافی مانگو۔ کنز الایمان۔

دیوبندی: جو ہمارے بڑوں نے کیا وہ صحیح ہے۔

سنی: یہ اغلاظ و اتم اپنے مولویوں کے لئے بھی استعمال نہیں کرتے اور تمہارے

مفتدہ کے بھی خلاف ہیں۔

۳۳

اعلانیہ دعوت مناظرہ

ڈاکٹر ڈاکٹر نایک صاحب کو

ڈاکٹر اسرار احمد کو

چاہیہ غامدی کو

شیخ پوری کو دیگر اسکا زیر دفسر ڈاکٹر ذوقیر کو ایسی خواتین جو اسلام کے عقائد و اعمال کے خلاف نظریہ کرتی ہیں ان سے صرف تحریری دعوت مناظرہ ہے۔

باقی مرد حضرات سے آئے سامنے بیٹھ کر مناظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

بلکہ دنیا میں جہاں چاہیں مناظرہ کر لیں شرانگہ طے کرے۔

فی وی ٹیوٹو پر آکر غلط باتیں کرنے والے۔

اسکول، کالجز میں غلط لکچرزدینے والے۔

مسجد، مدرسہ، دارالعلوم اور گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے والوں کو بھی دعوت مناظرہ ہے۔ اور لوگ جو ترجمہ غلط کرتے ہیں اور غلط تراجم کو جاننا بوجھ کر پھیلاتے ہیں۔ شائع کرتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کو گریب و محو کردینے والا لکھا ہو تو یہ کریں۔ خدا کا خوف کریں شرم کریں۔ ورنہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

ڈاکٹر نایک بھی غلط تراجم پڑھتا ہے اور دیتا ہے اس کی سی ڈی دیکھی جس میں اس نے حضور ﷺ کی شان میں بے لوثی کی ہے۔ بے شمار لوگ اس کو سنتے تھے

انہوں نے اس پر اجنت کی اور اس کو سننا چھوڑ دیا۔ دوسرا ڈاکٹر نے مزید چلیدیلوں کی تقریب کی تھی جس سے دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ پایا گیا۔

ہم ان تمام ٹی ویٹو کو مستحیہ کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ غلط تراجم فوراً بند کریں اور ایسے تراجم شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ جس کا دل چاہے ان مترجم کے غلط تراجم کی فہرست حاصل کرے۔

عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے

عیسائی: تم مسلمان آپس میں لڑتے رہو ہم تو چاند پر پہنچ کر جھنڈا لگا کر آ گئے۔

سنی: ہم مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش کرنے والو یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم چاند پر گئے ہیں۔

سنی: اخبارات نے پول کھول دیا بلکہ ہمارے لوگوں نے بھی مان لیا یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہمارے پاس ثبوت ہیں۔

سنی: کیا ثبوت ہیں؟ بتاؤ۔ اب تو تمہارے کارٹون بھی چاند پر کھینچے نظر آتے

ہیں۔ فی وی ہاگر یہ انتہائی آسان ہے تو تمہارے جانے کا کیا فائدہ ہوا۔

عیسائی: کارٹون کی فلمیں چھوڑو۔ ہم وہ پتھر جو لانے ہیں چاند پر سہ دہ دیکھو۔

سنی: یہی وہ کمر و دیبل ہے کہ پتھر چاند پر کہاں سے آ گئے۔ چاند تو فور ہے کوئی

نوری ٹکڑا اگر سچے ہو۔

عیسائی: اگر یہ پتھر چاند کے نہیں تو کہاں سے آئے؟

سنی: یہ تو لانے والے بتائیں۔ ہم تو چاند کو نوری ثابت کر دیتے ہیں قرآن میں

بھی ہے۔ اور تمہاری بائبل میں بھی ہے۔ اب اگر اپنے مذہب کی کتاب

مانتے ہو تو چاند کو نوری ہے اگر چاند پر جانا ثابت کرتے ہو تو مذہب چھوڑ کر

مان لو۔ پھر بھی چاند پر جانے کا ثبوت دینا ہو گا۔

عیسائی: چاند پر جا کر جاہل قدی کی وہاں سے بات کی۔ جھنڈا لہرایا ساری فلم

موجود ہے۔ یہ کون سے منڈیو میں جا کر فلم بنائی چاند پر ہوا نہیں جھنڈا کیسے

بل رہا تھا یہ وہ جھوٹ ہے جس سے دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے

ہیں تو فی اخبار میں تفصیلی سے جھوٹ ہونا بتایا۔ ہاں تمہارے چاند پر جانے

کے مذاق سے روس سے آ گئے لکھنے کے مقصد سے یہ فائدہ ہوا کہ مجرہ شق

القدر کی تصدیق ہو گئی۔ اس چاند پر رادار لکیر ڈالک ہو کر دیکھ لے ہوا تھا

ثابت ہو گیا تمہارے منہ سے حالانکہ امریکی عوام کی اکثریت چاند پر جانے

کو نہیں مانتی کیمرے کے ایکسپرٹ پروڈیوسر نے وہ فراڈ بیان کر دیے جو

زینٹن پر فلم بنانے کے ثبوت ہیں اور وہی افراد میں ایک نے پول کھول دیا کہ

چاند پر جو درجہ حرارت بتایا 180F ہے اس درجہ حرارت میں کوئی فلم نہیں

بن سکتی یہ کیسے بن گئی دوسرا چاند پر ستارے نظر آنے چاہیے مگر کوئی ستارہ فلم

میں نہیں بتاؤ آسمان کے ستارے کہاں گئے تھے۔

عیسائی: اچھا میں ساما جا کر تحقیق کرتا ہوں۔

سنی: ضرور جا کیں اور یہ باقی فراڈ تو سن لیں مگر وہ چلے گئے۔

یہودی سے زمین گھومنے کے بارے

سنی: سائنس دانوں کا یہ نظریہ غلط ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے بلکہ ساکن ہے۔

یہودی: ہمارے سائنس دانوں کا فیصلہ ہے جو غلط ہو نہیں سکتا۔

سنی: یہ انسانی حقیقت باطنی و دینی ہے اور غلط فیصلے کرتے رہتے ہیں مگر قرآن کا فیصلہ سچا ہے اس سے ثابت ہے کہ زمین ساکن ہے۔ چاند سورج ستارے گردش کرتے ہیں۔

یہودی: ہم نے قمر کا لچر، سکول کے کورس میں اور نوجوانوں کے دماغوں میں پھردیا ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔ آسمان تو ٹہرا۔

سنی: مسلمانوں کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے اور آسمان سات چہرہ ہمارا آسمانوں کو نونا جھوٹ ہے۔ یہ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کبھی وہ سات مانتے ہیں کبھی تو مانتے ہیں۔ ہمارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا اور ایک سو پانچ اعلیٰ ولیوں سے بھی ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی میں بازار میں ملتی ہے۔ اہلسنت کے کتبوں پر مبنی ہے۔

یہودی: ہم نے یہ بات اس طرح بیان کی جیسے سب سے بڑا جھوٹ۔

سنی: تم سے اور امید بھی کیا ہے کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ہی تمہاری زندگی کا

مقصد ہے۔ اسی لئے قرآن وحدیث کے خلاف ہمارے نوجوانوں کا برہنہ دامن کرتے ہو۔ اور اپنے مقولے پر عمل کرتے ہو کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچا لگنے لگے۔

مگر مسلمان کی تو فطرت ہے کہ وہ قرآن کے خلاف ہر فیصلہ کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے جو چیز ہمارے قرآن سے ٹکرائے گی ہم نہیں مانتے۔

تم نے ماری ایجادات قرآن سے اور مسلم سائنس دانوں کی کتب سے نکالی ہیں لیکن پھر بھی احسان فراموش ہو۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ باتیں جو تم قرآن کی نہیں مانتے اس کو سائنس نے منوادی جس سے اسلام کی حقیقت اور ظاہر ہوگئی۔

یہودی: میں تم سے زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چلتا ہوں۔

سنی: مسلمان طلبہ و طالبات اغفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اپنے قرآن و حدیث کی محرمات حاصل کرو۔

مناظرہ نمبر ۴۴

اسلام اور سائنس

انگریز: سائنس ہی سب کچھ ہے، بس میں تو یہ مانتا ہوں۔

سنی: پہلے اسلام ہے پھر بعد میں کچھ اور ہے۔

انگریز: یقینی ایجادات سے ہی دنیا کامیاب ہے۔

سنی: اس خرقی ایجادات سے پہلے بھی دنیا والے زندہ تھے بلکہ وہ دن دیکھو دب

سائنس کی بات کرنا بھی جرم تھا۔ امریکہ و جرمنی میں جس نے سائنس نے

بات کی اس کا جنازہ نکال دیا جاتا تھا اور سائنس کو مذہب کے خلاف کہا جاتا

تھا۔ خاص طور پر یہودی مذہب والے۔ آج اپنے مذہب کو نہیں پشت ڈال

کر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

انگریز: ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔

سنی: وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پر تھے

روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

انگریز: اسلام سائنس کے خلاف ہے۔

سنی: یہ غلط ہے کہ اسلام سائنس کے خلاف ہے بلکہ بعض سائنس دان اسلام کے

مخالفت کرتے ہیں۔ در نہ ترقی ایجادات سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہے۔

اور سائنس دان نے وہ باتیں بھی مان لیں جو اس سے پہلے یہودی ماننے کو

تیار نہ تھے۔ واقعہ معراج شریف، منجھو شمس القمر سورج کا واپس آنا، چاند کا

کھلونا بن جانا ہمارے آقا ﷺ کے لئے۔ اس طرح وضو نماز، حج،

طہارت وغیرہ کے احکام آج سائنس ان کے فائدے بتا رہی ہے۔ ابھی

حال ہی میں 2009ء میں جاپان نے تحقیق کی کہ ایک عام پانی ہے اور

ایک پانی پر قرآن پڑھ کر دم کیا تو بتایا گیا کہ دم کیا ہو پانی طاقت، شفا اور غذا

سب میں سادہ پانی سے افضل ہے۔ اسی طرح آب زم زم پر تحقیق ہوئی

جس سے دنیا حیرت میں ہے اور ہمارے آقا ﷺ نے چودہ سو سال پہلے وہ

فائدے بیان کئے جو آج سائنس دان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج

کی سائنس نے یہ ترقی تو کی ہے وہ مسلم سائنس دانوں کی کتب سے سرفہ کیا

ہے۔

آؤ تم کو دعوت دیتے ہیں چاند اور سورج پر جانے کی کوشش

کرنے والو! اس آقا ﷺ کی بارگاہ اور قدموں میں آ جاؤ جن قدم مبارک

میں چاند سورج آ گیا۔ سبحان اللہ

تبلیغی جماعت کون ہیں؟

دوبندی: جناب تھوڑی دیر کے لئے آئیں دین کی باتیں سیکھیں۔

سنی: آپ نے سیکھ لیں دین کی باتیں عطا کیا ہوئے ہیں؟

دوبندی: عطا تو نہیں کچھ بس نماز و تیرہ کے مسائل جانتے ہیں۔

جس کو عطا معلوم نہ ہوں اس کی نجات کیسے ہوگی؟

دوبندی: وہ بھی سیکھ لیں گے۔ آپ آئیں تو سہی۔

سنی: آپ کا قتل کس جماعت فرقہ سے ہے؟

دوبندی: ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں۔

سنی: حیرت ہے دوبندی مسلک جماعت فرقہ میں ہے اور جھوٹ بول رہے ہیں۔

جس نے اگر یہ تبلیغ ہے جس میں جھوٹ ہے تو اس تبلیغ کا کیا فائدہ؟

دوبندی: اصل میں ہم کسی چکر میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔

سنی: تو پھر دوبندی تبلیغی جماعت میں کیوں ہیں۔ پھر جھوٹ بول رہے ہیں۔

دوبندی: ہم تو اپنے بزرگوں کے راستے پر چل رہے ہیں۔

سنی: آپ کے اکابر بزرگ کون تھے؟

دوبندی: شاہ ولی اللہ شاہ عبدالحزیز، شیخ عبدالحق صحت دہلوی، مجدد الف ثانی

سنی: یہ آپ کے بزرگ ہیں جو ہمارے ہوئے، گیارہویں، عرس، قاتل تھوڑے تیرہ والے

ہیں۔

دوبندی: یہ بھی ہیں اور بھی ہیں۔

سنی: ان بزرگوں کے ان اعمال پر آپ کو کون سے یہ علم نہیں۔

دوبندی: کون سے فتوے ہیں؟

سنی: شرک و بدعت اور حرام کے فتوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ہر

زمین پر خاتم ہیں اور زمین سات ہیں۔ ایسے عقیدے بھی آپ کو معلوم

ہیں۔

دوبندی: نہیں کبھی نہیں ایسے عقائد اور فتوے ہم نے نہیں سنی ہیں۔

سنی: اگر یہ عطا اور فتوے ہم ان کی کتب سے دکھا دیں۔

دوبندی: اور سے جناب میں زبان کا پکا ہوں آپ دکھا دیں میں مان جاؤں گا۔

سنی: اچھا اکل پھر آجائیں فقیر آپ کو جوالے دیکھا دے گا۔ وہ نمیک ہے کہہ کر

چلے گئے۔

دوسال ہو گئے اس کے پتے زبان والے کے گھر وہ نہ آئے۔

ہمارے علماء کو برا کہا

تو جان سے مار دیں گے

وہابی: تم ہمارے علماء کو برا کہتے ہو باز آ جاؤ ورنہ مر جاؤ گے۔

سنی: اگر علماء ہیں تو انہیں قرآن وحدیث کے مطابق ہونا چاہیئے وہ عالم نہیں، رہی بات جان سے مارنے کی تو وہ جان جو حق کے راستے میں قربان ہو وہ شہادت ہے سودا سستا ہے۔

وہابی: آخر ہمارے علماء نے تمہارا کیا کاڑا ہے؟

سنی: ذاتی طور سے تو کچھ نہیں مگر تراجم قرآن کا ڈیڑے گا لی اور کوئی کو اسلام سمجھ لیا جہاد کے نام پر فساد برپا کرو یا جس حلال کو چاہا حرام کر دیا۔ یہ کسی عالم کی شان ہے؟ وہابی: کیا تراجم کا ڈیڑے؟

سنی: اٹھاؤ تراجم اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے کر یہ دواؤ اور کر دینے والا لکھا ہے یہ کسی اونٹنی مسلمان کا بھی عقیدہ یا ترجمہ نہیں مگر ان کو تم علماء کہہ رہے ہو۔ اللہ کی محبت کہاں تھی صحابہ کرام نے اپنے گھر والوں، خاندان والوں سب کو اللہ کی محبت میں چھوڑ دیا اور تم اپنے علماء کی خاطر اللہ کو چھوڑ رہے ہو جان سے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو میرے جیسے اور پیچھے ابو جاسمیں گے کس کو مارو گے ہر سنی

حق بیان کرنے کا۔ انشاء اللہ۔

وہابی: ہمارے علماء کو کچھ بھی کہا نہیں چھوڑیں گے۔

سنی: کیا تم اپنے علماء سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت کرتے ہو؟ ورنہ بخاری شریف کی حدیث ہے جس میں حضور ﷺ کی محبت سب سے زیادہ بڑھ کر نہیں وہ مسلمان نہیں۔

وہابی: یہ حدیث تو ہم جانتے ہیں۔

سنی: حدیث جاننا اور بات ہے ماننا الگ بات ہے۔ اگر مانتے تو اپنے علماء سے زیادہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کرتے، یہ بتاؤ صحابہ کرام کے گستاخ کو بھی دھمکی دی ہے۔

وہابی: صحابہ کرام کے گستاخ کو نہیں چھوڑیں گے کتنے مار دیئے۔

سنی: اپنے گھر کے گستاخ پر نظر نہیں جاتی جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرام محبت نہیں۔ اگر صحابہ کرام محبت نہیں تو پھر حدیث کہاں سے لاؤ گے؟ ہر حدیث صحابہ کرام کے ذریعہ ملی ہے کہ نہیں۔

وہابی: بحث چھوڑ ولس ہمارے علماء کو اگر ایک لفظ بھی کہا تو پھر۔۔۔۔۔۔

سنی: جو اللہ کا رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کا اہل بیت کا آئینہ کار اور امیر اور اللہ کا گستاخ ہے ہم اس کو گستاخ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جان جاتی ہے تو جائے شہید ہو کر بیشہ کی زندگی لے لی۔ گالیاں دینی ہیں میرا نام لے کر دے سکتے ہو جتنی گولیاں ہیں استعمال کر لو۔ ہم حق بیان کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر فون بند ہو گیا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہے۔

مناظرہ نمبر ۵

عید کے چاند پر مناظرہ

وہابی: چاند کے بارے میں ہم کو سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق چنانا

چاہیئے۔

سنی: دو گھنٹے وہ ہم سے پیچھے ہیں یہاں مغرب ہوتی ہے تو وہاں عصر ہوتی ہے بناؤ کیا نماز بھی ان کے ساتھ پڑھو گے۔ دوسری بات یہ کہ سعودی مفتی کا فتویٰ ہے کہ دوسرے ممالک کے مسلمان اپنے ملک کے حساب سے چاند دیکھیں ہمارے ساتھ چلنے کی کوشش نہ کریں۔ سعودیہ والے چاند نہیں دیکھتے بلکہ پورے سال کا کینڈر بناتے ہیں۔

وہابی: یہ مفتی نے کہا ہے دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: وہی بات نہیں کرتے بتاؤ فتویٰ دیکھ کر اعلائیہ توبہ کرو گے۔

وہابی: ہم ہرگز کے مطابق چاند دیکھیں گے۔

سنی: حدیث میں ہرگز کا ذکر کہاں ہے۔

وہابی: ہمارے مولوی کو گواہ مل جائیں تو کافی ہیں۔

سنی: یہ چاند رمضان شریف اور عید کے لئے مسئلہ بناتے ہو باقی مہینہ میں چاند کیوں نہیں دیکھتے دیگر چاند دیکھنے بھی سنت ہیں۔

وہابی: بس جو ہرگز کا فیصلہ ہے وہی کریں گے۔

سنی: چاہے سنت ہو یا نہ ہو شرعی ہو یا غیر شرعی۔

وہابی: ہم نے غیر شرعی کیا کام کیا ہے؟

سنی: ابھی اخبار میں 31 کا مہینہ کر دیا آپ کے ہرگز نے جبکہ شرعی 31 کا چاند نہیں ہے۔

وہابی: یار چھوڑو وہ کچھ مسئلہ ہو گیا۔

سنی: لوگوں کے نماز روزہ برپا کرتے ہو، ان کا حساب دینا ہوگا، پوری دنیا میں

لوگ فس رہے ہیں کہ پشاور کا چاند الگ ہوتا ہے پاکستان کا الگ ہوتا

ہے۔ عید کے تین تین چاند ہو رہے ہیں مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف

کرنا بھی برم ہوتا ہے۔

وہابی: بھائی میرے کو مت سمجھاؤ۔

سنی: شاید جو تھکاؤں، جو اسلام کے خلاف چلے، جب حکومت والے رویت

حلال کہتی تھیں تو حکومت دیتی ہے آؤ مل کر چاند دیکھ لیں۔ اب بھاگتے کیوں

ہو؟ جواب دو۔

دیوبندی امام کے پیچھے خود دیوبندی کی نماز نہیں ہوتی

سنی: دیوبندی امام کی نماز نہیں ہوتی، اور پیچھے پڑھنے والوں کی بھی نہیں ہوتی۔
دیوبندی: یہ آپ کیسے کہہ رہے ہو اور کس دلیل سے کہہ رہے ہو۔

سنی: اس لئے کہ قرآن میں شریعت کا خروج استعمال میں ہی پڑھنا ہے۔ ۱۔ وہ غیرہ پڑھنے سے مستثنیٰ بدل جاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ حرام فقہاء احناف بلکہ آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے اور دیوبندیوں کی بھی بشرط تو یہ دکھانے کو تیار ہیں۔ یہاں تک فقہاء نے لکھا کہ اگر جان بوجھ کر معلوم ہونے کے بعد بھی ضد کر کے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو کفر ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی لکھی ہے فقہاء نے کہ قرآن مجید میں فیہ قرآن الفاظ پڑھنا بھی منع ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔
دیوبندی: ہاں مسئلہ اہم ہے قائل غور ہے۔

سنی: اب وہ نماز میں جواہرے امام کے پیچھے پڑھیں ہیں قضاء کرو۔

دیوبندی: مگر تم کہتے ہو کہ کسی دیوبندی کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہیں ہوتی۔

سنی: اس کی وجہ عقیدہ کا انفرادی ہے شرابی ہے۔ یا نبی ﷺ کہنا کفر و شرک ہے اس لئے اور اہلیات میں لکھا اللہ کیسے بغیر نماز نہیں ہوتی جو کہ واجب ہے۔

دیوبندی: مگر حدیث ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

سنی: فقہاء نے اس حدیث کا معنی لکھا ہے کہ اگر بد عمل ہے تو پڑھ لو مگر بد عقیدہ کے پیچھے نہیں۔ ورنہ بتاؤ قادیانی، شیعہ امام کے پیچھے کیوں نہیں پڑھتے جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا ہے۔

دیوبندی: بدعتی بریلویوں کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی۔

سنی: اب حدیث بھول گئے، اہل سنت بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیوبند کا ہے حوالہ بشرط تو یہ اب تم اپنے اکابرین کو نہ مانو تمہاری مرضی۔ بعض دیوبند ہمارے پیچھے نہیں پڑھتے وہ اپنے اکابرین کو بھٹا رہے ہیں اس طرح وہ دیوبندی نہ رہے سوچئے پھر کیا ہوئے۔

دیوبندی: امام کعبہ کے پیچھے تو تم بھی پڑھتے ہو۔

سنی: جس کو علم نہیں کہ وہ وہابی ہیں وہ ہی پڑھتے ہیں۔ یوسف لدھیانوی کا فتویٰ ہے امام کعبہ و مسجد نبوی کے پیچھے نماز حرام ہے کہ وہ دیوبندوں کو بتواتے ہیں حوالہ بشرط تو یہ اور وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یہ بھی فتویٰ ہے دیوبند کا اب بتاؤ کیا خیال ہے۔

گستاخانہ عبارت پر

دیوبندی: ہمارے علماء پر الزام ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص صفت کا انکار کرتے ہیں۔

سنی: اصل عبارت دیکھو۔ ”لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء اور انبیاء اور علماء و تابعین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔

لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویں بول دیے تو جائز ہے۔

بندہ شہداء گنگوہی۔

دعا کی کسی تفسیر میں بھی ایسا نہیں ہے یہ تفسیر بالرائے ہے جو باطل مردود ہے۔ یہی سطر میں صفت خاصہ نہیں کہہ کر انکار کر چکے ہئا تو خاص صفت کا انکار کرنے پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: وہ تو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس صفت خاص میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

سنی: زبردستی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔ فیصلہ کر لو کیا کون ہے جھوٹا کون ہے وہ کہہ رہے ہیں نہیں، ہم کہہ رہے دوسرا شریک نہیں ہے۔ دوسروں کو رحمت عالم کہا، عالم کی رحمت اور عالمین کی رحمت میں فرق ہے۔ ماں باپ اولاد کے لئے رحمت ہیں مگر رحمتہ للعالمین نہیں۔ جبکہ وہ بتاویل کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ اعلیٰ ہیں اگر دوسرے کو

بتاویں بول دیے جائز ہے یعنی دوسرے کو کوئی رحمتہ للعالمین کہنے کا جواز دے رہے ہیں۔

دیوبندی: گنگوہی صاحب اعلیٰ مان رہے ہیں یہی خاص صفت ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اعلیٰ مان کر دوسروں کو کوئی کہہ دو۔ یہ قانون ہر جگہ کے لئے ہے یا صرف اس جگہ کے لئے ہے؟ تمہارے شیخ الہند اعلیٰ ہیں باقی دودھ کے کے مولوی اور شیخ الہند کہہ سکتے ہو۔

دیوبندی: شیخ الہند معمولی لقب نہیں جو ہر کسی کو کہہ دیا۔

سنی: اے ظالم انسان! رحمتہ للعالمین کو معمولی سمجھتا ہے جو ہر کسی کو بتاویں بول دیے۔ بتاؤ خاتم النبیین ﷺ کی خاص صفت ہے یا نہیں؟ بتاویں دوسرے کو بول سکتے ہیں؟ دیوبندی: نہیں ہر شخص کوئی بتاویل نہیں کر سکتی یہ تو خاص صفت ہے دوسرا کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

سنی: جب تم نے مان لیا یہ خاص صفت ہے تو اب خدا کیسے؟ تو یہ کہہ گستاخی سے اور حمایت سے جب دوسروں کو جو کچھ تو خاص صفت کہاں رہی۔

دیوبندی: تفسیر عالمین میں ایسی عبارت موجود ہے۔

سنی: اگر تفسیر عالمین میں یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت خاصہ نہیں، ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی: اچھا میں حوالہ نکال کر لاؤں گا ورنہ دیوبندی ت چھوڑ دوں گا۔

سنی: تین سال ہو گئے نہ وہ لے نہ انکا حوالہ ملے اگر کسی کے پاس ہے تو دکھا دے۔

نسبت بُری چیز ہے

وہابی: نسبت میں کیا رکھا ہے؟

سنی: جس کے پاس ادب ہو اس کو نسبت مل جاتی ہے

وہابی: یہ باتیں بیکار ہیں عبادت کروں۔

سنی: عبادت سے کئے انکار ہے مگر نسبت وہ کام کرتی ہے ستان اللہ۔

وہابی: کوئی شرت ہے تو بتاؤ۔

سنی: اصحاب کہف سے کئے کو نسبت ہو گئی وہ جنتی ہو گیا۔

وہابی: وہ تو دو تو

سنی: کیا ایک گیا جناب کے گلے میں

وہابی: وہ تو قرآن میں ذکر ہے۔

سنی: قرآن سے بڑی دلیل کوئی ہے۔

وہابی: وہ تو اللہ کی حکمت ہے۔

سنی: چلو اللہ کی حکمت ہی مان لو کہ نسبت میں فائدہ ہے۔

وہابی: نہیں ہر کسی میں ایسی نسبت کہاں۔

سنی: سکتے ہیں کہ دم لیز گئی تھی واقعی ہے، جب اصحاب کہف ولی اللہ تھے ان کے

قدروں کی نسبت نے اسکو جنتی بنا دیا تو انسان مسلمان ولیوں کی صحبت میں

رہ کر جنتی کیوں نہیں ہو سکتا۔

وہابی: آج ایسے ولی کہاں۔

سنی: اس امت کے ولی سائیداتوں کے ولیوں سے افضل ہیں کہ یہ امت افضل

ہے نبوت اعظم کے پیڑے دھوئے والا جنتی ہو گیا۔ یہ تو تھا نبوی نے بھی مانا

ہے۔ نسبت ایمان والے کو نصیب ہوتی ہے اور تم میں ایمان کہاں۔؟

وہابی: میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔

سنی: اور کر بھی کیا سکتے ہو؟ قیامت کے دن مان جاؤ گے مگر اس وقت بے کار ہو گا،

جب اعلان ہو گا اے شیعوں، اے مالکیوں، اے شافعیوں، اے حنبلیوں،

اے قادر یوں، اے نقشبندیوں، اے چشتیوں اور اے سمرقندیوں۔

کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

عیسائی: اسلام صرف تلوار سے پھیلا ہے اور کوئی وجہ نہیں۔

سنی: جھوٹ سے ہر انسان نفرت کرتا ہے مگر یہ ایسے جھوٹے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ سمجھ گئے۔ کس پر عمل کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ جھوٹ ہے۔ اگر اسلام کا مطالعہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ ہمارے آقا دو جہاں رحمت اللہ علیہ میں شفیق اللہ علیہ تھے ان کے چہرہ انور کو دیکھ کر، اخلاق دیکھ کر، زندہ مجروح قرآن دیکھ اور سن کر ہزاروں لوگوں نے نگاہ پڑھا۔ بناؤ کوئی تلوار چلی کب کسی کو تلوار سے زور پر نگاہ پڑھایا؟

عیسائی: جنگ میں سینے کا تلوار کو ہلاک کیا تلواروں سے؟

سنی: تم کو اپنے کفار کے سر سے کاٹنے کے ظلم کی داستان نہیں سنی؟

عیسائی: عیسائیت نرم دلی اور ہمدردی لینے کا درس دیتی ہے۔

سنی: عیسائی جنگ میں عیسائیوں کا کردار دیکھ لو انسانیت کو شرم آ جائے ستر ہزار

مسلم اور ستر ہزار یہودیوں کو قتل کیا، مرد و عورتوں، بچوں کو بے دردی سے قتل

کیا۔ ابراہیم ظلم تاریخ نے عیسائی کا ندیکھا نہ تھا۔ 1099 عریض ظلم کی تاریخ

پڑھی عیسائی مذہب کو سچا بتانے کے لئے تلوار چلاتے رہے، زیادہ دور کیوں

جائیں موجودہ دور میں دیکھ لو یہ انسانی حقوق کے علمبردار، مسیحی، فاطمین اور

عراق میں کیا کر رہے ہیں۔ ایک طرف ایک کتے کے حقوق کا خیال رکھتے ہو دوسری طرف ان ملکوں کے انسانوں کو جانور کے برابر بھی نہیں مانتے کیوں؟ ایک وقت تھا عیسائی اپنے دوا مسلم تو ایک طرف یہودیوں کو بھی سرعام قتل کرتے تھے۔ مگر یہودی بھول گئے آج ہم پیالہ ہم نوا لہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ باور رکھیں پھر ایک وقت آنے والا ہے یہودی اپنا بدلہ عیسائیوں سے لیں گے۔ کسی وقت کا انتظار ہے آج عیسائی جس طرح مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں عورتوں بچوں کا لٹاؤ نہیں کرتے دہشت گردی اور رحم و ہما کے جو کر رہے ہیں یہ کونسا انسانی کام ہے یا انسانی خدمت ہے۔

عیسائی: ابھی مجھے جلدی ہے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: سارے علوم اور ترقی کے راہ مسلمانوں کی کتابوں سے نکالے اور طوطا چشم بن گئے۔

مسئلہ وحدت الوجود

وہابی غیر متعلقہ فتویٰ: لوگوں نے اپنی طرف سے مسئلہ بنالیا ہے۔

سنی: وہ کونسا مسئلہ ہے جو خود بنی بنالیا ہے۔

وہابی: یہ وحدت الوجود جو صوفیاء نے بنالیا ہے۔

سنی: آپ کو پتہ ہے کن بزرگوں نے اس پر قلم اٹھایا اور قاعدہ اٹھایا۔

وہابی: بہت سارے بزرگ ہیں جو شریعت کے خلاف بات کرتے ہیں۔

سنی: اگر کوئی بزرگ ہے تو وہ شریعت کے خلاف کیسے ہے۔

وہابی: اس مسئلہ میں نہ معلوم کیا کیا کہہ جاتے ہیں۔

سنی: حالت سکروستی اور ہیذوبیت میں بندہ بے اختیار ہوتا ہے۔

وہابی: یہ سب بہانے بازی ہے۔

سنی: کاش شریعت کا علم بڑھ لیتے حدیث میں جن کو مرفوع اھکم قرار دیا ہے ان

کے بارے میں کیا خیال ہے۔

وہابی: وہ الگ ہیں یہ مسئلہ الگ ہے۔

سنی: جس کو چاہے الگ کر دیتے ہو جس کو چاہو وسط دیتے ہو کچھ تو شرم کرو۔

وہابی: جناب وحدت الوجود کا مسئلہ کفر و شرک ہے۔

سنی: اچھا یہ فتویٰ سب کے لئے ہے یا کسی کو الگ بھی کر دیتے ہو۔

وہابی: سب کے لئے ہے چاہے کوئی بھی ہو۔

سنی: ثناء اللہ امر تدری اور ابراہیم سیالکوٹی نے مسئلہ وحدت الوجود کو درست تسلیم

کیا ہے آپ ان دونوں پر کفر و شرک کا فتویٰ لگا نہیں۔

وہابی: ہمارے بڑوں نے مانا ہے اور ہم کو پھر بھی نہیں دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: تم اپنا فتویٰ بننا کرو ہم فتاویٰ ثنائیہ سے نکال کر دکھا سکتے ہیں۔

وہابی: اچھا میں پہلے دیکھ لوں، کچھ لوں گا۔

سنی: فتویٰ پہلے لکاتے ہو اور تحقیق بعد میں کرتے ہو۔

مگر وہ نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۱۵

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلال کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

سنی: پسے حلالہ مانو پھر اس لعنت مانو مگر حالہ بنی نہیں مانتے تو لعنت کس پر ہے قرآن میں پارہ نمبر ۱ سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقہا فلا تحلی لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ"

وہابی: میرا مطلب شرکا رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا ذخیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بنا لے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: دوستانہ لگ ہے یہ لگ ہے حلالہ کی ضرورت بنتی نہیں۔

سنی: اگر دو کسی کا گھر آباد کرنا چاہیے یا حرام کام؟ جس کے چھ بچے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سہاقت اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کرو نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاقوں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کبھی ممکن ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔

سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزارنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرکا سے تھا حالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاندان نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔

اب متعدد تھا کس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرکا لگاتے ہیں کہ نکاح صہبت ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ دو عدت گزار کر پہلے خاندان کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح دو گنا تیسرے شوکا نے سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۵۵

اقامت میں کب کھڑے ہونا ضروری ہے؟

دیوبندی: مصطفیٰ درست کرنا ضروری ہے اس لئے شروع میں کھڑے ہو جائے۔
سنی: مصلوں کو درست کرنا سنت کے مطابق۔ اتنی جلدی مصطفیٰ درست کرنے کی سنت پر عمل کرنے میں دوسری سنت کیوں چھوڑتے ہو آخر اتنی جلدی کیا ہے؟

دیوبندی: حدیث بھی ہے صحابہ کرام کھڑے ہوتے تھے اور حضور ﷺ اپنی جگہ کھڑے ہوتے تھے۔ (مسلم شریف)

سنی: حدیث منسوخ ہے، بخاری شریف میں حدیث ہے جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔ (شرح مسلم امام نووی) دوسری حدیث۔ اقامت کبی مٹی اور مصطفیٰ درست کرنی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلوں کی درستگی اقامت کے بعد ہے پہلے نہیں۔ اگر آپ حنفی ہیں تو چالیس کتابوں میں یہ مسئلہ ہے اس پر عمل کرو۔

دیوبندی: کوئی حوالہ نہ دکھائے۔

سنی: مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے، لکھا کہ مقتدیوں کو چاہیے جب مؤذن قیامی الفلاح کہے تب نماز کے لئے کھڑے ہوں پھر صرف بتائیں اور مصطفیٰ سیدھی کریں۔

دیوبندی: ہمارے علماء کا حوالہ ہے تو دکھائے۔

سنی: السنن فقہ حنفی چھوڑ کر بائبلوں کا طریقہ پسند آیا، یہ بھی دیکھ لو۔

نمبر 1۔ انوار الحق قاضی دیوبند تلخیص و تالیف شرح و تالیف میں لکھا کہ حسی علی الصلوٰۃ کے وقت امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں۔

نمبر 2۔ مفتی فیض الرحمن دیوبند، اردو عالمگیری، نمازی کو امام سمیت مسجد میں اقامت کے وقت حسی علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 3۔ قطب الدین دیوبند شرح مترجم مشکوٰۃ، فقہیاء نے لکھا ہے قیامی الفلاح کہے تو مقتدیوں کو اس وقت کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 4۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد نمبر 1 ص 140 تکبیر پڑھنے والا حسی علی الصلوٰۃ پر پہنچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔ شان وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے اب دیوبند کے علماء کا فتویٰ بھی نہیں ماننے حنفی سنی کا بھی نہیں تو ہائی کمان او اور تقلید کا قیادہ گردن سے اتار دو۔ جواب دو۔

جماعت ثانی کا مسئلہ فقہ حنفی میں موجود ہے

سنی: جناب یہ بورڈ پر لکھا ہے کہ فقہ حنفی میں جماعت ثانی چار گز نہیں حوالہ دو۔

دیوبندی: آپ ہمارے مفتیوں کے پاس جائیں وہ بتائیں گے حوالہ۔

سنی: بورڈ یہاں لگا ہے اور پوچھنے مفتیوں کے پاس جائیں کیا خوب۔ آپ امام

تیس قاری تیس مدرسہ چار ہے ہیں آپ کو کوالہ معلوم نہیں۔

دیوبندی: بس آپ ان کے پاس جائیں یہ جو کچھ کھائے درست ہے۔

سنی: لیکن حنفی مسلک میں جماعت ثانی کی اجازت ہے، اذان و اقامت نہ ہو

اور امام کے کھلے سے ہٹ کر جماعت ثانی کی اجازت ہے۔

دیوبندی: یہ بحث آپ ان سے کریں مارتے لئے جو کچھ یادہ کافی ہے۔

سنی: حیرت ہے فقہ حنفی کے خلاف کچھ کرکھی ٹٹنی کا دھوکہ کرتے ہو۔

دیوبندی: آپ کون ہیں کہس سے آئے ہیں کیا نام ہے۔

سنی: یہ کئی قسمی آپ کے شیروں کو بتا رہے ہیں کہ آپ کا کیا فائدہ پوچھئے گا؟

دیوبندی: اب آپ پتہ جانیں جتنے بھول کوئی پڑھتا ہے۔

سنی: فقہ حنفی کا سبق بھی پڑھ لیں جماعت ثانی کے حوالے سے۔

نمبرا۔ دارالکام، قاضی خان، شرح تنویر البصائر، رد المحتار، رد المحتار، مدنیہ الحلی شرح
مدنیہ الحلی، شرح مجمع، ذخیرہ الفقہ، فتاویٰ ہند، حاشیہ بحر المسائل، تاج
خان، شامیہ، بزاز، ملقط، ان سب میں جماعت ثانی حلال کی مسجد میں
اذان کے بغیر اور محراب سے ہٹ کر جائز ہے۔ اللہ ہے۔ بعض نے
اجماع لکھا ہے۔

اب اطلاق، جو اذان اور اجماع کے خلاف وہابی تو کر سکتا ہے حنفی سنی نہیں، حنفی کا
روایہ حار و روایت پھیلانے والوں کو تمہارا پرہیز چاہیہ۔

نگئے سر نماز کا حکم

سنی: وہ عمل جو ہمیشہ وسنت کہلاتا ہے اور جو بعض دفعہ عمل وودہ جواز کی دلیل ہے مگر سنت نہیں۔ معذور، مسافر اور حج کے احکام اس کے علاوہ نماز میں سرنگا رکھنا خلاف سنت ہے۔ نئی نسل اپنے مال خراب ہونے کی وجہ سے ٹوٹی یا عمامہ نہیں استعمال کرتے دوسرے وہابی جن کی عینک پر پردہ ہے وہ سر پر پردہ نہیں کرنا چاہتے۔

وہابی: حدیث میں ایک کپڑے میں نگئے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا۔

سنی: اس کی وجہ بھی پڑھ لیتے کہ بعض کے پاس ایک ہی کپڑا یعنی لمبا ٹکڑا تھا۔ بعض نے جواز کے لئے کیا، سنت نہیں، اب سب کو کپڑے بندھیں وہ اس پر کیوں عمل کرتے خود اس حدیث پر وہابی بھی عمل نہیں کرتے ایک کرتا پہن کر نماز پڑھیں۔ آدمی حدیث پر عمل اور آدمی حدیث پر عمل عاقبت یہ کونسی حدیث میں ہے۔ وہ بھی حدیث ہے کہ کدہ کے وقت بعض کے جسم پر ستر پوشی نہ ہوتی تھی۔ یہ بھی حدیث ہے کہ ایک کپڑا اگلے میں باندھ کر نماز ادا کی گئی۔ اگر کپڑوں میں دو تپ تو دو کپڑوں اور سر ڈھانپ کر ٹوٹی یا عمامہ پہن کر سنت اور افضل ہے، نماز کا دونا اور بات ہے نماز کا سنت اور افضل ادب سے پڑھنا اور بات ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس بالکل کپڑے نہ

ہوں وہ تنکا نماز پڑھے، کھڑے ہو کر نہیں بیٹھ کر پڑے نماز تو ہو جائے گی۔ مگر اس کو دلیل بنا کر اور کپڑے ہونے کے باوجود کون عمل کرے گا؟

وہابی: ہمارے لئے تو یہی سنت ہے۔

سنی: اگر یہ سنت ہے تو عمامہ اور ٹوٹی پہن کر نماز پڑھنا فرض ہوگا، اس طرح تو تم فرض کے تارک ہو گے یا نہیں؟ بخاری شریف میں ہے صحابہ اور تابعین عمامہ اور ٹوٹی پر کچودہ کرتے تھے۔ وہابیوں کی سنت تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہئے اس پر عمل کیوں نہیں؟ آج وہابی دو کپڑے پہن کر نماز کیوں پڑھ رہے تارک سنت کیوں ہو رہے ہیں۔

وہابی: میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: جب جواب نہیں ہوتا تو یہی کہہ کر جان چھڑا کر بھاگتے ہو۔

اذان اور اقامت کے درمیان

اعلان کو تہویب کہتے ہیں

اذان اور اقامت کے درمیان انگنان کو تہویب کہتے ہیں تاکہ تہویب سے لوگ جماعت میں شریک ہو جائیں۔

تہویب کے مختلف طریقے ہیں الصلوٰۃ یا الصلوٰۃ والسلام، صلیک رسول اللہ۔ یہ غفلت، سستی، بھولنے والوں کے لئے یاد دلاتا ہے وہ بار اعلان دینا مقصود ہے سوائے مغرب کی نماز کے چونکہ یہ فوراً اذان کے بعد جماعت ہوتی ہے۔ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

دیوبندی: یہ اعلان ہم نے کسی حدیث میں نہیں پڑھا۔

سنی: پہلی جوبوسے فقہ احناف میں موجود ہے انہیں بھول کر پڑھاؤ۔

دیوبندی: جناب اذان سے اطلاع ہوگئی اور کونسا اعلان کریں۔

سنی: مسلمان کا کام ہر وقت تکلیفیں ادا کرنا ہے نماز پڑھنا اچھا اس کا ذکر بھی اچھا ہے۔

دیوبندی: تکرار اس کا رواج نہیں رہا۔

سنی: صرف روانہ نہ ہونا اور وقت میں ہونا الگ بات ہے اگر کوئی عمل کرے اس کو تو

اچھا سمجھو جب فقہ میں ثبوت ہے تو اعتراض کیوں؟

دیوبندی: آخر فقہ کی کوئی کتابوں میں ہے۔

سنی: حوالہ دیکھو۔ نور اللہ ایضاً، شرح نور اللہ ایضاً، کنز الدقائق، ہرانی الفلاح، مختصاوی، شرح کنز الدقائق، مشکلی الا بحر، رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ قاضی خاں، فتاویٰ سراجیہ

دیوبندی: مگر دیوبندی کتب میں کہاں۔

سنی: آخر ہو چکے، پہلی فقہ فنی کو چھوڑ کر اپنے مولوی کی بات ماننے ہو، مدرسہ دیوبند کا فتویٰ بھی ہے۔ امر از علی مطلق، جلد نمبر ۱ اور نمبر ۲ ص 70 پر بھی

تہیہ۔

دیوبندی: میں دیکھ کر آتا ہوں۔

سنی: دو سال ہو گئے ابھی تک دیکھ رہے ہیں شاید راستہ بھول گئے۔

جھاڑ پھونک تعویذ میں اثر ہے

وہابی: ان چیزوں میں کوئی فائدہ نہیں یہ شرکیہ منتر ہیں۔

سنی: قرآن میں شفاء ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں سب میں شفاء ہے منتر جتر کے ہم بھی خلاف ہیں جو شرع کے خلاف ہے مگر جو شرع کے مطابق ہے وہ تو مانو۔

وہابی: ایسے عملیات سنتے اور دیکھتے ہیں جو نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

سنی: جو قرآن میں ہے وہ بھی تم نہیں مانتے اور بزرگوں کے عمل کہاں مانو گے۔

جن عملیات کو تم شرک شرک کرتے ہو وہ تمہارے علماء نے بھی لکھے ہیں۔

وہابی: ہمارے کوئے عالم نے تعویذ بنائے ہیں۔

سنی: صدیق حسن خان، وحید الزماں اور شاہ ماٹھ امرتسری کی کتابوں میں دیکھو اگر نہ ملے تو میرے پاس آ جاؤ فقیر نکال کر دکھا دے گا تو یہ کر لیتا۔

وہابی: اس اللہ ہی ہے جو شفاء دیتا ہے۔

سنی: اس کا کون انکار کرتا ہے بے شک حقیقی شفاء دینا اللہ کا کام ہے، آج ڈاکٹر

سے دوا گولی، انجکشن لیتے ہو کیا سمجھتے ہو۔ اس طرح حاکم اللہ ہے مگر حج کا

حکم ماننے ہو کیا سمجھ کر۔ اپنی مرضی سے اپنا کام نبھیں جائے تو سارے تعویذ

بیکار لیتے ہو مان لیتے ہو اور مطلب نکل جائے تو انکار کر دیتے ہیں۔

سنی: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

سنی: کئی وہابی حضرات پر اولاد مانگے، شفاء مانگئے چلے جاتے ہیں۔

وہابی: میں نہیں ماننا کہ دم وغیرہ میں اثر ہو۔

سنی: میں نہ مانو کی گولی کھا رہی ہے، یہ لا علاج مرض ہے، ہم کو صاپہ کراہم کا

طریقہ ماننا ہے وہ اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالتے دم کرتے تھے۔ آج

جاپان والوں نے بھی تحقیق کر کے مان لیا کہ ایک پانی پر فاختہ پڑھ کر دم اور

ایک پانی سادہ تھامد کیا ہوا پانی میں تاخیر اور طاقت، شفاء پیدا دیکھی گئی،

یہ بات تو غیر مسلموں نے مان لی اور تم کلمہ پڑھ کر بھی منتری رہے انہوں نے

پرواقفی ایمان اور وہابیت خند ہیں جن نہیں ہو سکتیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری اور پیر کرم شاہ صاحب مان گئے

دیوبندی: ان دونوں حضرات نے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ جنہیں نہیں کیا۔

سنی: جب یہ دونوں حضرات تباہ و برباد ہو گئے تو ہم پر جھٹ بھی نہ رہے اور کسی کے سامنے نہ شرفی فتوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنا نقصان کر گئے ہیں۔

دیوبندی: پیر صاحب نے تلخ زبانوں کی تحریف سے خوب کی ہے۔

سنی: پیر صاحب نے جو رجحان کر کے جو کچھ کہ توچہ دلانے سے اس کتاب کے خطرناک نتائج مرتب ہوئے ہیں۔ کیا دیوبندی مان گئے تانوقوی کی کتاب میں خطرناک نتائج ہیں۔ اور یہ بھی مان لو کہ طاہر صاحب نے پزیدہ کو کافر ثابت کیا ہے۔

دیوبندی: یہ دونوں باتیں تو ہم ہرگز نہیں مان سکتے۔

سنی: جب تم کو کافر نہیں تو ہم کو کیا نقصان ہوا، بلکہ حسام الحرمین کا فتویٰ اہل سن ہے اور ہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: ان دونوں نے کہا کہ حسام الحرمین کے فتویٰ کفر کا زامہ لگا رہ گیا۔

سنی: جب یہ زامہ لگا کر نہیں کفر کا زامہ ہے تو دینی کو کافر کہنے کا زامہ ہے تو حسام

الحرمین کا زامہ بھی ہے اور ہے کا قیامت تک۔ حالانکہ حسام الحرمین ہیں پانچ پر کفر کا فتویٰ ہے چار دیوبندی اور ایک قادیانی مرزا مردود، تو انہیں فتویٰ حسام الحرمین میں قادیانی کفر پر پوری امت متفق ہے۔ یہ دیوبندی بھی مشتاق ہیں، جب قادیانی پر کفر کا فتویٰ غلامانہ زامہ لگا رہے کہ یہ تہذیب باقی پر بھی فتویٰ کفر غلامانہ ہیں۔ یہ بات سوچو؟ آج علماء اہلسنت کا اعلان ہے کہ حسام الحرمین پر فتویٰ غلامانہ ہے کہ دیوبندی کا ہر کا ایمان ثابت کر کے دکھاؤ۔ لیکن گستاخوں پر خدا کی مار ہے جو بھی آتا ہے وہ بھی کفر کے گڑھے میں گر جاتا ہے اور کا ہر دیوبند کا کفر اپنی جگہ پر قائم ہے۔ آؤ مگر، کچھ لوگ امر و مہدیان بنو۔ اگر حسام الحرمین میں قادیانی پر کفر کا فتویٰ کوئی نہ دے، مہدیان مر دے تو ہم سوچنے پر مجبور ہوں گے اور یہ دنیا کا کوئی مرد قادیانی کا کفر نہیں بتا سکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتا تو باقی کو بھی سمجھاؤ۔

دیوبندی: قادیانی کچے کافر ہیں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

سنی: یہ حسام الحرمین کی شان کہ یہ دیوبندی بھی ماننا ہے یہ فتویٰ حق ہے، ان دونوں صاحبین پر اہل سنت کے فتوے ہیں وہ ملاحظہ کرو پھر بات کرو، اہل سنت سے بغاوت کرنے والوں کا حال تنہیدی جائزہ مع اہم فتاویٰ اور قبلہ غلام مہر گزری کی مسرکہ زنب پر صبر۔

شیعہ مذہب والوں کا

اہل سنت پر بھیانک الزام

شیعہ: یزید کو خلیفہ برحق مانتے ہیں اہل سنت و جماعت والے تاریخ خلفاء کتاب میں۔
سنی: بہتان ہے اگر وہ دہریہ بندی و ہالی کو اہل سنت سمجھ کر ہمارے کھاتے میں ڈال رہے
ہیں تو یہ جہالت ہے، کیونکہ ہالی مذہب میں یزید ملعون کو امام اور جنتی سمجھا ہے۔

شیعہ: یہ تو مان لیا وہ الگ الگ ہیں سنی اور بریلوی الگ ہیں مگر تاریخ خلفاء اہل سنت کی
اصلی کتاب ہے۔

سنی: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ بے شک اہل سنت ہیں اور انہوں نے یہ
تاریخ بیان کی ہے، اور ایک حدیث کی تشریح جو کہ بارہ خلفاء امیر سے متعلق ہے اور یہ
حدیث شیعہ کتب میں بھی اور وہ بارہ قرین ہو سکتے اس پر تمام متفق ہیں۔ مگر کوئی تو
ایک قول میں یزید کو لکھا۔ اس نظر یہ کہ سخت کہ حاکم امیر خلیفہ بن گیا مگر کہا تھا یہ بھی تو
دیکھو۔ یہ قول صفحہ نمبر ۱۱ پر ہے اور اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۳ پر دوسرا قول اور فیصلہ ہے
جس میں یزید نہیں تیسرا یہ کہ علامہ صاحب نے یزید پر لعنت کی ہے اس کے ظلم اور قتل
حسینؑ کی وجہ سے۔ پھر ایسا الزام لگانے پر افسوس ہے جبکہ اہل سنت متفق ہیں یزید کو
لعنتی کہنے پر اب بعض نے تو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

شیعہ: پھر کیوں انہوں نے خلفاء میں شمار کیا ہے۔

سنی: یہ ان کی ذاتی تشریح ہے۔ اہل سنت کا متفق فیصلہ نہیں اگر حاکم اور خلیفہ کہنے سے
کوئی برحق بن جاتا ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں بھی ہے۔ کیا شیعہ بھی صرف یزید کے
ذکر سے خلیفہ برحق مان لیں گے تو ہم یزید کا بطور حاکم امیر خلیفہ دکھانے کو تیار ہیں۔
بلکہ یزید کو کیا کیا لکھا۔

شیعہ: ہماری کتب میں یزید کی تعریف وغیرہ نہیں ہے۔

سنی: تھوڑی سی سیر کرادوں، مختصر عبارت دیکھیں۔ سرانور گو میں لے کر یزید اپنے
رخسار بیٹھے گا۔ (اتم کرنے لگا) اور کہتا تھا کہ مجھے امام کے قتل سے کیا غرض، (مثقل
ابی حنفہ صفحہ نمبر ۱۳۹)

نمبر 2۔ یزید نے کہا کہ ایمر جان پر لعنت ہو اللہ کی، اور ان کو (امام) کو بچانے کی
کوشش کرتا۔ (ارشاد شیخ مفید)

نمبر 3۔ یزید نے اہل بیت کو قہقہے دے دیے، (مثقل ابی حنفہ)

نمبر 4۔ امام زین العابدینؑ اور ان کے بھائی حضرت عمر کو ایک ساتھ کھانے پر بلاتا۔
(اخبار الطوال)

نمبر 5۔ امام نے یزید کا دلاکھ شہال سوتا قبول کیا اور خیرات کر دی۔ (حلیہ ابرار)

نمبر 6۔ امام حسینؑ نے فرمایا (بقول شیعہ) مجھے یزید کی بیعت کرنے دو۔ (مجھے
الشیبی)

نمبر 7۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ میں تیری (بیعت) والی بات مان لیتا ہوں
میں مجبور غلام ہوں تیری مرضی مجھے اپنے پاس رکھ لے یا کسی کے ہاتھ بیچ دے۔
روضہ کافی) حوالے غلط ثابت کرنے والے کو ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی دعویٰ اور منہ توڑ جواب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نور کو تمام اشیاء سے پہلے تخلیق فرمایا۔ اس کو حدیث نور بھی کہتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق طایب الرضوی نے نقل کیا۔ اس پر دیوبندی نے دعویٰ کیا حدیث دکھاؤ انعام حاصل کرو۔

سنی: انعام تو کوئے کا توڑ۔ کچھ کے کھالو حدیث دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: ہمارے حبیب الرحمن دیوبندی نے اخصاف شائع کی اس میں کہاں ہے۔

سنی: یہ کہاں سے لکھے کہ اپنے عقیدہ کے خلاف حدیث نکال کر اصل نسخے سے اور کتاب شائع کر دی۔ اور تم بغلیں بجانے لگے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

دیوبندی: اگر اصل نسخے میں ہوتی تو انہی ایک مولانا اس کو نقل کرتے۔

سنی: دیوبندی خیانت میں مشہور ہیں جو مرضی نکال دیں جو مرضی ڈال دیں بلکہ من گھڑت کتابوں کے نام دیئے حوالے کے لئے مگر وہ کتابیں دنیا میں بھی نہ تھیں۔

دیوبندی: میرا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث اس کتاب میں نہیں۔

سنی: کیونکہ اصل کتاب ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی مطبوعہ نہیں تھی اور علماء نے اس کے حوالے دیئے انہی کے مولوی نے کتاب شائع کرنے کے بہانے وہ حدیث نکال دی۔

دیوبندی: صرف تمہارے علماء کو دستیاب ہوگئی اور کسی کو کیوں نہ ہوگی۔

سنی: تمہارے تھاوی نے بھی یہی حدیث نقل کر کے یہی حوالہ دیا کیا سمجھے۔

دیوبندی: یہ حدیث بیان کرتا جھوٹ ہے۔

سنی: تھاوی کا جھوٹا ہونا مان لو۔ تم کو مطوم ہے مصنف کتاب کی کتنی جلدیں

ہیں۔

دیوبندی: وہ وہ پانچ چھ ہیں۔

سنی: سبحان اللہ جس کو یہ بھی معلوم نہیں یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ ارے اجلدیں ہیں۔

دیوبندی: جیسے غیر مقلد نے حدیث کو تسلیم کر لی مگر راوی پر جرح کر دی۔ جس کا

جواب علامہ کاشف مدنی صاحب نے غلی غاسب کے نام سے شائع کیا

ہے۔ اب تم شرافت سے آؤ اور اپنے دعویٰ کا منہ توڑ جواب مصنف کتاب

سے دیجیو۔

دیوبندی: میں کل آؤں گا۔

سنی: مگر اس پہل کی کل نہ ہوگی یہ گمشدہ ہے کسی کو ملے تو اطلاع کریں۔

میڈیا چینلز والوں سے مناظرہ

میڈیا والے: ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔

سنی: کوئی دین کا کام ہے؟ بدعتیہ دین مولویوں کو جلاتے ہو عوام میں گمراہی پھیلاتے، ہوائ کا بال تپ رہی ہو گا۔

میڈیا والے: ہم تو مفتی حضرات کو جلاتے ہیں۔

سنی: یہ مفتی ہیں افسوس غور تو اس کے سامنے بیٹھ کر منہ اور بال کھول کر غور تو اس کی حالت اور سامنے بیٹھ کر کونسا مفتی ہے جو دین کا کام کر رہا ہے۔

میڈیا والے: اسلئے بڑے پروفیسر اسکالر کو شارف کرا لیا۔

سنی: غلط ترجمہ غلط مسئلہ یہاں کرنے والوں کو جلاتے ہوا اناعراب طے گا۔

میڈیا والے: جب مفتی صاحب کو اعتراض نہیں کیا تم مفتی سے بڑے عالم ہو۔

سنی: ایک طالب علم ہونے کے ناطے ہم میں غیرت ہے تو مفتی میں کتنی غیرت ہوگی۔ مگر افسوس طالب علم سے بھی کم غیرت ہے ان مفتیوں میں جن کو شرم نہیں۔

میڈیا والے: ہم نے دنیا کو علم پھیلائے گا مکمل ارادہ کیا ہے۔

سنی: سکرٹل ایڈ کے ذریعے کمائی کرنے والے اتنا بھی احساس نہیں ہوتا کہ لوگ

سکرٹل ایڈ دیکھتے ہوئے کوسے ہیں بلکہ مسائل بھول جاتے ہیں اور زیادتی

یہ بھی کرتے ہیں کہ ایک مسئلہ پوچھنے والے کو حس کا نمبر ہے خواب دینے کی بجائے دوسروں سے سوال پوچھتے اور سنتے ہیں۔ کسی مفتی کو تو فتنہ نہیں کر ان کو غلط حرکتوں سے روکے۔

میڈیا والے: ہم دین دنیا دونوں کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سنی: ہم آپ کی دنیا کی معلومات سے انکار نہیں کرتے خدمات بھی مانتے ہیں مگر غلط کام سے بچنا چاہیے مثالی کے طور سے فلسطین کا شہر مدہ ہے اس کو رام اللہ کہتے ہو یہ جہالت اور گناہ ہے۔ اسی طرح وہابیوں کو اہل سنت کہتے ہو جو ظلم ہے تم کو اہل سنت کا ظلم نہیں تو معلوم کرو۔

میڈیا والے: ہم نے غور تو اس کو پردہ کے مسائل سے آگاہ کیا۔

سنی: غور تو اس کا پردہ اور سکرٹل ایڈ میں لڑکی بال کھول کر شیپو کے ایڈ میں جو دکھائی ہے یہ کونسا پردہ ہے؟ یہ تو مذاق ہے کہ ایک طرف پردہ کے احکام اور پھر پردہ کا مذاق بہتان اللہ۔

میڈیا والے: وہ تو وہ تو ہم۔

سنی: مجبور ہیں دنیا کی کمائی کے خاطر۔ افسوس۔ کاش خدا کا خوف کر لیتے دین کا مذاق مت آڑاؤ۔

سجدہ میں جاتے وقت

ہاتھ زمین پر رکھیں یا گھٹنے پر

دہلوی اور نام نہاد جماعت المسلمین سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھتے ہیں اور پھر گھٹنے رکھتے ہیں۔

سنی: جب صحیح حدیث موجود ہے تو اس کے خلاف کیوں۔ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارق۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث مسلم شریف کی شرط پر صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی صحیح قرار دیا۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

دہلوی: یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔

سنی: اسے بڑے محدثین حدیث کو صحیح بتائیں اور انہیں حدیث کے خلاف عمل کر کے کیا ملے گا۔ جو تمہارے خلاف ہے وہ ضعیف ہے شرم کرو اور خود ضعیف پر عمل کرتے ہو۔

دہلوی: اونٹ کی طرح پیٹھے سے مسج کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

سنی: تم اونٹ کی طرح پیٹھے ہو اس لئے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہو اگر حدیث حسن ہے تو اس پر عمل سے کس نے روکا ہے اور مرسل حدیث بھی عمل کے لائق ہے اور اثر سے بھی تائید ہے۔

دہلوی: ان حدیثوں میں سخت ضعف ہے۔

سنی: صحیح حدیث حسن حدیث کے بعد دیگر ضعیف روایت مل کر بھی قوی ہو جاتی ہیں۔ محدثین کے عمل اور است کے عمل سے بھی حدیث قوی ہو جاتی ہے اب تمہارے لئے تو یہ موت ہے یا نہیں؟

دہلوی: جو آخری فعل ہو حضور ﷺ کا وہ عمل کے قابل ہے۔ جیسے حضرت وائل بن حجرؓ جناب یہ حدیث مذکور حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے اور تم بھی مان رہے ہو کہ وہ آخری دور میں مدینہ منورہ تشریف لائے اب کیا رکاوٹ ہے عمل کرنے میں۔

دہلوی: جب ہم حدیث صحیح ہی نہیں سمجھتے اونٹ کی طرح پیٹھے والی پھر ہم اونٹ کی طرح کیسے پیٹھتے ہیں؟

سنی: حدیث سمجھنے کے لئے ایمان اور علم چاہئے اور وہ تمہارے پاس نہیں۔ اگر منہ امام اعظمؒ پر ہدایت تو معلوم ہو جاتا کہ اونٹ کی پیٹھنے کی طرح ممانعت تھی پھر منسوخ ہو گئی اس لئے وہ روایات جس میں ہاتھ پہلے رکھنے کا ذکر تھا صحابہ دے کرے تھے پھر آخری طریقہ گھٹنے پہلے رکھنے اور ہاتھ بعد میں رکھنا ہوا۔ پھر تمہاری حدیث دانی کو کچھ کر گدھ بھی دوتے ہوں گے۔ بعض احادیث میں سہارے کا ذکر ہے جو باز کے لئے بوڑھے افراد کے لئے ہے۔ کیا سمجھو؟

مناظرہ نمبر ۶

قرآن کریم میں سب کچھ ہے

دیوبندی: اگر قرآن میں سب کچھ ہے تو حدیث و فقہ کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: حدیث اور فقہ بھی قرآن سے ہی نکالے گئے قانون ہیں اور قرآن میں احکام و ذکر ہے فقہ میں ہے۔

دیوبندی: اسی طرح اجماع و قیاس شرعی کہاں ہیں؟

سنی: ان کا ثبوت بھی قرآن میں ہے یہ کوئی الگ علم نہیں جس کا تعلق قرآن سے نہ ہو صرف تفصیل سے احکام کا ذکر ان علوم میں ہے مگر سب علوم قرآن سے نکالے گئے ہیں۔

دیوبندی: مگر ہم امام اعظم کے اجتہاد کو قرآن نہیں کہہ سکتے۔

سنی: اجتہاد بھی قرآن سے ثابت ہے حسب تعلق قرآن سے ہے تو انکار کیوں؟ جس قانون کو قرآن سے نکالا گیا اس کا نام بھی ایس گئے اور یہ بھی مانیں گے کہ سب کچھ قرآن میں ہے۔

دیوبندی: ہر چیز کا ذکر کہاں ہے؟

سنی: سبحان اللہ۔ ایک آیت کا مفہوم ہے کہ ہر چیز چھوٹی ہو یا بڑی ہو قرآن میں ہے دوسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز خشک ہو یا تر ہو قرآن میں ہے۔ تیسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز بھی ہوا یا نہ ہو قرآن میں ہے۔ کیا

اس پر تمہارا ایمان نہیں۔

دیوبندی: ایمان تو ہے مگر ہر چیز کا ذکر کہاں نہیں۔

سنی: غور و فکر کرو اور کسی قرآن والے کی صحبت اختیار کر دو، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پر غور۔ شاید مل جائے اگر ٹھہری نہ ملے تو فقیر کے پاس آ جاؤ جو چیز کو جسے قرآن سے نکال کر دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: حیرت ہے آپ نکال کر دکھاؤ گے۔

سنی: انشاء اللہ! شارف ہر چیز کا ثبوت نکال کر دکھا سکتے ہیں اور قرآن کے قانون اصول تفسیر سے یقیناً مل جاتا ہے و عموماً نے والا ہونا چاہئے، جب ذرہ ذرہ کا ذکر ہے تو کیوں نہیں ملے گا؟

دیوبندی: کون سا پروردگار کہنے لگتا ہے کوئی اور نہ کہہ سکتے ہیں دیتا ہے یہ کہاں ہے۔

سنی: اور اس کے علاوہ بھی سوچ لو وہ بھی قرآن کے اصول سے نکال کر دکھائیں گے انشاء اللہ! آپ تشریف لائیں اور دیکھ لیں۔

جماعت غیر اسلامی سے واڑھی پر مناظرہ

سنی: ایک مشت (چار انگلی) واڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا حرام ہے۔

جہا عقی: واڑھی رکھنا سنت ہے ہاں منڈانا حرام ہے۔

سنی: سنت طریقہ کی وجہ سے کہتے ہیں عقلم واجب کا ہے جیسے قربانی کو سنت ابراہیمی

کہتے ہیں مگر واجب ہے۔ جب منڈانا حرام ہے تو اس کے مقابلہ واجب

ہے حیرت ہے علم سے کورے ہو۔

جہا عقی: واڑھی بڑھاؤ مگر کتنی یہ سائز کیسے پہنچے۔

سنی: جب صحابہ کرام چار انگلی سے زیادہ کوٹاتے تھے ان کا عمل ہی مرفوع حدیث

کے حکم میں ہے ایسا احکام صحابہ کرام اپنی مرضی سے نہیں کرتے تھے۔

جہا عقی: مگر واجب کے لئے امر کا عینہ ہونا ضروری ہے۔

سنی: آنکھیں کھول کر دیکھ لو امر کا عینہ ہے پھر تم سنت کیوں کہتے ہو۔ بلکہ

واڑھی آدھا انچ بھی نہیں ہوتی اور تم اس کو واڑھی میں شمار کرتے ہو افسوس۔

جہا عقی: تمہارے علماء میں طاہر القادری، سعیدی، کرم شاہ اور دیگر نے بھی سنت

موکدہ لکھا ہے۔

سنی: یہ تنازع علماء ہیں جن کو دلیل دینا کرچیں نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے لئے حجت

ہیں۔ ان کے کئی مسائل اختلافی ہو گئے جن کو کسی نے قبول نہیں کیا یہ ذلتی

دائے ہے شرعی نہیں۔ جب قرآن وحدیث صحابہ کرام اور اجماع امت ہے

تو اس کے خلاف پلٹے والا کوئی بھی اہم نہیں مانتے۔

جہا عقی: قرآن میں کہاں واڑھی کا حکم اور ذکر ہے؟

سنی: حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کی واڑھی پکڑی تھی، معلوم ہوا

کہ اگر ایک مشت نہ ہوتی تو ہاتھ میں کیسے پکڑی۔ ثابت ہوا ایک مشت

واڑھی تھی اس طرح بہت لمبی واڑھی جیسے سکھوں یا وہابیوں کی ہوتی ہے اس

سے بھی چٹا چاہئے۔

جہا عقی: آپ نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا میں غور کروں گا۔

سنی: ہمارا کام بتا دینا ہے کوئی مانے یا نہ مانے زبردستی نہیں۔ تحقیقی دلائل اعلیٰ

حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

دہائی: ظہر عصر اور مغرب و عشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

سنی: اس کا مطلب جمع حقیقی نہیں بلکہ ظہر کے آخری وقت میں پڑھنا اور عصر کو شروع وقت پر پڑھنا ہے اس طرح مغرب اور عشاء کے لئے ہے، کیا سمجھے۔

دہائی: سفر میں جائز ہے؟

سنی: جب مقیم کو جائز نہیں تو سفر میں کیسے جائز ہوں گی۔ جب نماز اپنے وقت پر فرض ہے تو ایک وقت میں دو نمازیں فرض ہونے کا ثبوت دودر نہ تو یہ کرو۔

دہائی: حدیث سے تو یہی ثابت ہے۔

سنی: کاش حدیث کسی ایمان والے سے پڑھ لیتے تاکہ وہ بتا دیتا کہ یہ جمع ضروری ظاہری تو ہو سکتا ہے مگر حقیقی نہیں۔

دہائی: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مسجد جا کر دو نمازوں کو پڑھ لیا جائے بار بار جانے کی زحمت نہ ہو۔

سنی: سبحان اللہ۔ ارے نماز اپنے وقت پر فرض ہے وقت سے پہلے کیسے پڑھو گے اور اگر زحمت سے بچنا ہے تو ایک ہی جگہ میں پانچوں نمازیں پڑھ لو بار بار جانا نہ پڑے گا مگر یہ طبیعت ہے شریعت نہیں۔ ہر بار مسجد میں جانا ثواب

ہے علت ہے۔ تم کو زحمت نظر آتی ہے۔

دہائی: حضور ﷺ نے جمع صلاتین کا امت کے لئے آسانی فرمائی ہے۔

سنی: آسانی تو یہی ہے کہ ایک نماز کو آخری اور دوسری کو پہلے وقت میں پڑھو مگر ایک وقت میں دو نمازیں فرض کہاں ہے کہ ادا کرو۔ ورنہ فجر میں عشاء پڑھ لیا کرو۔ ایسا کیوں نہیں کرتے، یہ بھی جمع صلوٰۃ ہے۔

دہائی: اول و آخر نماز کا وقت؛ حلوم کرنا بہت وقت طلب ہے۔

سنی: جس کو نماز کا وقت معلوم کرنے میں دشواری ہے تو نماز پڑھنے میں کٹتی دشواری ہوگی۔ آؤ کوئی ہو چاہو ہر نماز کا اول و آخر وقت معلوم ہوگا آسانی سے۔ بغیر وقت میں نماز برباد ہے۔

دہائی: اس صورت میں وضو ایک ہی کافی ہے سردی کے موسم میں خاصا ناگوار گزارنا ہے۔

سنی: سبحان اللہ کبھی آسانی چاہتے ہو کبھی زحمت ہوتی ہے مسجد میں جانے سے کبھی سردی میں وضو ناگوار گزارتا ہے۔ شریعت پر عمل کرنے میں زحمت ناگوار کہتے اور دعوئی حدیث پر عمل کرنے کا شرم کرو۔ تم پوری سردی میں ایک وضو کر لیا کرو اور سال میں ایک دفعہ مسجد جا کر سب نمازیں جمع کر دو۔ نہ زحمت ہوگی نہ ناگوار ہوگا۔ یہ تھے نام نہاد مسلمین کے مسعود صاحب کے مقتدی۔ جب مقتدی کا یہ حال ہے تو امام کا کیا ہوگا۔

میرا پیر قرآن وحدیث ہے

سنی: جناب مفتی صاحب آپ کے نام کے ساتھ قادری ہے آپ کے پیر صاحب کا نام کیا ہے۔

مفتی: میرا پیر قرآن وحدیث ہے اور میں۔

سنی: یہ باتیں ہم دہائیوں سے سنتے ہیں مگر آپ تو قادری ہو۔

مفتی: میں پکارتی ہوں مگر قادری نسبت ہٹا دی۔

سنی: قادری نسبت دنیا میں بڑی نعمت ہے اور ہٹانا بڑھنسی ہے۔ خوش اعظم نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

مفتی: مگر کوئی نہ ہو تو جب نہ اور نہ میرا پیر قرآن وحدیث ہے تو کبھی۔

سنی: حیرت ہے اسے بڑے اکابر اولیاء دہلا دہلا سنت کسی نہ کسی کے مرید ہیں ان کو معلوم نہ تھا کہ قرآن وحدیث بھی پیر بن سکتے ہیں۔

مفتی: رانا گنج بخش جھیری جانی نے فرمایا جس کو پیر نہ ملے وہ میری کتاب کشف انجوب کو پیر بنا لے۔

سنی: تو آپ کو کوئی پیر نہیں ملا اس لئے قرآن وحدیث کو پیر بنالیا مٹا تھا کہ آپ نے پیر بنالیا تھا پھر کیا ہوا؟

مفتی: آپ میرے پیچھے بڑھ گئے ملا ہے میں دنیا میں دین کا کام کرو رہا ہوں اور میرا

اجتماع دوسروں کے اجتماع سے بڑا ہوتا ہے بلکہ حج سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

سنی: دوسروں کے اجتماع لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں آپ کا کہاں ہوتا ہے۔

مفتی: ٹی وی پر مجھے لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں اس لئے۔

سنی: حج تو فرض ہے اور فرض کی برابری سنت وسحب نہیں کر سکتے آپ تہذیب ایمان کر لیں۔ دوسری بات حج کو دیکھنے والے ٹی وی پر کروڑوں نہیں

ارہوں لوگ ہیں پھر بھی آپ کی بات غلط ہے۔ تیسری بات یہ کہ آپ کے

ٹی وی پر گرام میں دو یا تین کیمروں میں ہوتے ہیں اس کو اجتماع کہنے کی جرأت کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اسلامیہ رجوع کر لیں کیونکہ جھوٹ ٹکڑا اور

انامیت اللہ کو پسند نہیں۔

مفتی: ابھی تو مجھے جلدی ہے پھر کبھی آنا بات کریں گے۔

سنی: ہوا بھی بات نہ کر سکا وہ بعد میں کیا بات کرے گا۔ اگر امت ہے تو ابھی بات

کرو، جب آنا پکا یہ حال ہے تو آپ کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ میڈیا کا

جادو اور زور زیادہ دیر نہیں رہے گا۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات،

اہل سنت آپ سے بدظن ہو رہے ہیں، آپ کی باتوں کی وجہ سے، شاید آپ

نے سوچ لیا کہ بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

منظرہ غیر اہل

جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ

سنی: جناب یہ شراب کی ملاوٹ دہائی عرصے پہنچا چاہئے۔

ڈاکٹر: یہ علاج کے لئے ہے اور علاج کرنا سنت ہے۔

سنی: علاج کرنا سنت ہے مگر طلال چیزوں سے حرام میں شفاء کہاں؟

ڈاکٹر: ہومیو پیتھک میں خالص شراب نہیں ہوتی مگر اس میں اور بھی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

سنی: حسب حرام کسی چیز میں شامل ہو اور مقدار بھی غالب ہو تو وہ دوسری چیزوں کو بھی حرام کر دیتی ہے ورنہ مکر وہ تو ضرور ہے۔

ڈاکٹر: آپ لوگ ویسے ہی باتیں کرتے ہو علاج کرنا بھی تو ضروری ہے۔

سنی: ہم اپنی طرف سے حرام نہیں کرتے بلکہ جو شرعی مسئلہ ہے وہ بتا دیتے ہیں،

علاج منع نہیں مگر طلال چیزوں سے علاج کرو شفاء ہوگی۔ کاش ہمارے

مسلمان بھائی قرآن سے شفاء حاصل کرتے، شہدے کو گھنٹی سے مناء کے

پتے سے سبز یوں سے دعاؤں سے ذکر اذکار وغیرہ سے مگر گولی کھانے کی

عادت انکیشن لگانے کی عادت بنالی، اور گولی بھی وہ جو ملاوٹ والی ہوتی

ہے جس سے ایک بیماری اگر چلی بھی جائے تو دس بیماریاں لگا دیتی ہے۔

صحابہ کرامؓ ہر بیماری میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے شفاء ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر: حسب کسی کی جان بچانی ہو تو حرام کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سنی: مگر ہر مریض تو ایسا نہیں اس کو حرام دوا کیوں؟ جان بچانے کی صورت میں

یعنی چیزیں مستثنیٰ ہیں، اب تو عام بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر: ابھی آپ جائیں بعد میں بات کریں گے۔

سنی: ہمارے لوگ مسلمان ہو کر ایسے ڈاکٹروں بلکہ غیر مسلم سے علاج کراتے

ہیں جیسے ہندو، عیسائی، یہودی یا بدعتیہ مذاہب ہوتے ہیں۔ جو لوگ

اسلام کے دشمن ہوں وہ کب مسلمان کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں بعض عیسائی

ڈاکٹروں نے علاج کے بہانے مسلمان کو عیسائی بنالیا۔ بتائیں یہ کونسا علاج

ہے؟ سوچیں ا۔

مناظرہ نمبر ۲۴

دہابیوں کی اذان بھی الگ ہے

دہابی: ہماری اذان حدیث کے مطابق ہے ۱۹ کلمات ہیں۔

سنی: دنیا کے مسلمان چودہ سو سال سے اذان دیتے آئے ہیں اس میں کلمات ۱۵ ہیں دہابی دو شہادتوں کو دو دو بار کی بجائے چار چار بار کہتے ہیں اول دو بار آہستہ آواز میں اور پھر بلند آواز میں اسے ترجیح کہتے ہیں۔

دہابی: تیسرا حضرت ابو محمدؓ وہ کونسی حدیث کے مطابق ہے کہ انہوں نے اذان فرمایا پھر ہوا کہ شہدا ان لا الہ الا اللہ۔ اسے ترجیح ہے اور سنت ہے۔

سنی: اس میں تقاض ہے، ان کی دوسری حدیث میں ترجیح نہیں، اس پر قیاس کریں گے۔ دوسرا یہ کہ یہ حدیث دوسری صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے عمل نہیں کر سکتے۔

تیسرا یہ کہ مشہور مؤذن حضرت ہلال حضرت ابن کثیر اور حضرت ثوبان رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے کبھی اس ترجیح پر عمل نہ کیا، اس لئے ان کا عمل زیادہ قوی ہے۔

چوتھا یہ کہ حضرت ابو محمدؓ نے آہستہ آہستہ کلمات پڑھے اس لئے حضور ﷺ نے دوبارہ کہنے کا حکم دیا تھا، ابو نعیم کے لئے اگر دوسرے کہلوایا جائے وہ الگ بات ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا الگ بات ہے۔

دہابی: ابو داؤد میں حدیث ہے اذان ۱۹ کلمات اور کثیر نے اسے کھائے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے اور آدھی حدیث پر عمل کس حدیث میں حکم ہے۔ اسی طرح دیگر اعتراض کا جواب بھی یہی ہے کہ اعلان کرنے اور شروع میں کہنے کے لئے کہنا دلیل نہیں بن سکتا بلکہ ہمیشہ کا عمل اور آخری عمل اور صحابہ کرام کا عمل دیکھا جائے گا، اور اگر حدیث میں تقاض ہو تو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے، ورنہ تاویل ہوگی تاکہ سب پر عمل ہو جائے۔ دہابی! حدیثوں کو چھوڑنے سے بہتر ہے کوشش کر کے عمل کیا جائے۔

حالانکہ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ خواب میں اذان کا طریقہ سات صحابہ نے دیکھا اس میں دو بار الفاظ اقامت کے ہیں، جو اس کے خلاف ہے یا تو دو تاویل ہوگی۔ ورنہ سوچو کہ اذان الگ کلمات نماز الگ کس فرستے تمہارا تار دور ملتا ہے۔

دہابی: عمل لوں گا تم سے۔

سنی: مجھے انتظار ہے گا۔

وہابی اقامت الگ

یہ حضرات بغیر اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہتے ہیں یعنی تیرہ گنا۔ جبکہ اسلام میں چودہ سو سال سے اقامت میں بھی دودو بار الفاظ پڑھتے ہیں۔

وہابی: بخاری و مسلم شریف میں ہے حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دودو بار کہیں اور اقامت ایک ایک بار۔

سن: اس حدیث سے اذان دودو بار کا حکم تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم ترجیح کے قائل ہو۔ لہذا آدھی حدیث پر ایمان یا عمل اور آدھی حدیث کے اقامت ایک ایک بار دوسرا یہ کہ تم شروع بغیر میں چار بار اللہ اکبر اور قدامت الصلوٰۃ دودو بار ہوایہ اس حدیث کے خلاف ہے پہلے اپنے وعدے کے مطابق دلیل لاؤ۔ دوسرا یہ کہ دودو بار کے الفاظ والی حدیث صحیح کیسے چھوڑ دیں؟ تیسرا یہ کہ یہاں اعلان اذان مراد ہے اطلاع کرنا جو ایک دفعہ ہی کافی ہے اس کے بعد وہ خواب کا واقعہ پیش آیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ بس اذان ہی ادینی ہے اور فرشتے نے اذان و اقامت دودو بار کہیں۔ اور یہ حدیث متواتر کے حکم میں ہے؟ حضرت بلال نے پوری زندگی میں دودو بار الفاظ کہے۔ اگر کوئی ایسا حوالہ حدیث کا دکھاوے کہ حضرت بلال نے ایک بار کہے: وہ مسجد

نبوی میں یا کسی اور مکان نے؟ وہابیو! تمہارا لہجہ ہی افراط و تفریط کا شکار ہے۔ جہاں اسلام کا حکم مناسب ہے تم وہاں بڑھا دیتے اور کم کر دیتے ہو۔ مسیح جیڑیں تمہاری اسلام سے الگ ہیں۔ ہم کو اثر ام دیتے ہو کہ دودو اسلام اذان میں اضافہ ہے۔ حالانکہ ورد شریف الگ ہے اذان الگ ہے پہلے اور بعد کا فرق ہے الفاظ کا فرق ہے۔ مگر تم اذان کے الفاظ میں اضافہ کر کے اور اقامت کے الفاظ میں کمی کر کے کیا ہونے؟

حضرات وہابی جواب دیئے بغیر بھاگ گیا۔ اب کیا کریں۔

مناظرہ نمبر ۴۷

دہائیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا

اسلام میں تین دن کی مسافت پر یا کھ میل اور آبادی سے باہر جانے پر مسافر ہے جو قصر کر کے چار رکعت والے فرض دور رکعت پڑھے۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک دن رات کی مسافت طے کرنا بھی سفر ہے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کہ تین میل پر مسافر بن جاتے ہو۔

دوسرا یہ کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے تین دن تین رات مسافر کا ذکر ہے۔ ان احادیث پر کیسے عمل کرو گے۔ تین دن کی حدیث میں ایک دن والے پر بھی عمل ہو گیا۔ مگر ایک دن والی حدیث پر عمل کر کے تین دن والی حدیث چھوڑنی پڑتی ہے۔

الہجحدیث ہو کہ حدیث چھوڑتے ہو۔ ہم اہل سنت کو کشش کرتے ہیں کہ احادیث پر عمل ہو جائے حدیث چھوڑنی نہ پڑے

اگر ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب بتاؤ نمازیں برپا ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مسلم ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی نماز برپا ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعت اور ذوالحجہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کہ وہ ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب بتاؤ نمازیں برپا ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مسلم ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی نماز برپا ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعت اور ذوالحجہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کہ وہ ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب بتاؤ نمازیں برپا ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مسلم ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی نماز برپا ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعت اور ذوالحجہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کہ وہ ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب بتاؤ نمازیں برپا ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مسلم ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی نماز برپا ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

کہ ذوالحجہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے جو شہر سے باہر ہے اور قصر فرماتے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے اس لئے کہ آبادی سے باہر قصر فرمائی، تم تو

آبادی میں تین میل جا کر قصر پڑھتے ہو یہ فرق نظر نہ آیا۔ دوسرا یہ کہ حضور

علیہ السلام حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور شہر سے باہر نکل کر مسافرت

شروع ہے۔ تیسرا یہ کہ یہ واقعہ ایک دفعہ کا ہے ہمیشہ جس پر عمل اور صحابہ،

کرام کا عمل ہے چار برید تک قصر ہے۔ چوتھا یہ کہ تین میل سفر میں تم شہر میں

بچر کیسے عمل کرو گے کیونکہ شہر سے باہر ہونا ہی شرط ہے، جو تمہارے خلاف

ہے۔

دہائی: آج کل جدید دور ہے دس منٹ میں تیز رفتار سواری سے شہر سے باہر ہو

جاتے ہیں۔

سنی: اس سے تم کو کیا فائدہ ہے بلکہ عاجزی نظر آ رہی ہے کہ اور کچھ دلیل نہیں تو

یہ کہ دو، چار ہے کتنی ہی تیز رفتار سواری ہو وہائی پہاڑ ہو ستاون میل، شہر

سے باہر، تین دن کا رات پانچ منٹ میں طے کر لے وہ مسافر ہے قصر

پڑھے گا تم مسافر نہیں بچر بھی قصر پڑھتے ہو، دو پہلے چھوڑ دو اور دوپہی

منہ پر بارہی لگیں۔

مناظرہ بہرہ ۵

ذاکرنا نیک کے شاگرد سے مناظرہ

سنی: یہ ڈاکٹر صاحب دہلی غیر متعلقہ ہیں یا نہیں؟

ناٹیکنی: جی ہاں یہ بات درست ہے، کہ دو کچے دہلی ہیں۔

سنی: جناب انہوں نے ہندو کے رام چندر کرشن وغیرہ کو نبی مانا ہے۔

ناٹیکنی: میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ایسا کیا ہے۔

سنی: ان کی کتاب ہدایۃ الہدی ص ۸۵ پر لکھا ہے، بابی نے لکھا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے، غصۃ باللہ۔ جبکہ یہ کفر ہے، غیر نبی کو نبی کہنا۔

ناٹیکنی: اگر انہوں نے لکھا ہے تو تحقیق کر کے لکھا ہوگا۔

سنی: اگر آپ بھی مانتے ہیں تو تجدید ایمان اور اگر شادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح کر لیں۔

ناٹیکنی: جو قوم کے بڑے ہوتے ہیں اس بنیاد پر لکھا ہوگا۔

سنی: ذاکر کی تحقیق کسی سے اس سے اندازہ لگا لو کہ غلط تہاجم کی غیر نہیں غلط مسائل بیان کرتے ہیں وہ کیا تحقیق کرے گا اور دینی بات قوم کے بڑے لوگ کیا چیز سے ہے تو قوم کے بڑے ہیکل خانہ منظر۔ ہلا کو اور نظران کو بھی نبی مانتے ہو؟ اس طرح گاؤں کا چوہر دینی تو مانتا ہے؟ کیا خیال ہے؟

مشرکوں کو نبی کہنا کفر ہے رام چندر، کرشن وغیرہ ساری زندگی شرک کرتے رہے جب وہ ایمان والے بھی تھے تو نبی کیسے ہو سکتے ہیں شرم کر دو کہ کفر و شرک ہے۔

ناٹیکنی: بس جو ڈاکٹر صاحب نے کہا وہ یا سمجھ ہے۔

سنی: سبحان اللہ اگر ڈاکٹر خود کو نبی اعلان کر دے تو تم اس کا کلمہ بھی پڑھ لو گے؟

ناٹیکنی: خاموش ہے۔

سنی: اسی طرح ہندو کتاب کو الہامی کہنا بھی بیوقوف نہیں یہ وہ انسان کی گھسی ہوئی ہے اس لئے کہ ان وہیدوں میں گائے بھجن وغیرہ ہیں۔ اگر اس وہید میں جو کہ چار ہیں ہندو بھی متفق نہیں۔ اس میں اگر اسلامی کوئی بات مل جائے تو یہ حقیقت ہے جو دشمن بھی تسلیم کرتا ہے مگر ہم انسانی کتاب کو الہامی کیسے کہہ دیں؟ خود ہندو چندرت رادھا کرشن نے بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ انسانی تخلیق ہے۔

اور وہ چار یہ ہیں رگ وید، یجور وید، سام وید، اتھرو وید۔ ہندو تاریخ قدیم ہے

اور کئی حوالے ملتے ہیں گروید کی تصنیف کب کی گئی؟ نہ معلوم اس لئے قطعی

طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کوئی کہتا ہے کہ چندرہ موقبل مسیح بعض دو

ہزار سال اور بعض نے چھ ہزار سال قبل مسیح ان کا زمانہ بتایا ہے۔ اصل میں

ہندو مذہب چوں چوں کا مرہ ہے۔ ہر مذہب کی باتیں جمع کر لیں۔ ان کی

وید میں تو جید بھی ہے رسالت بھی قیامت بھی جنت بھی جہنم بھی سبھی بھی

برائی بھی کفر و شرک بھی جہل و ظلم بھی تو رہاں بھی عبادت بھی ہو جائیں ایک خدا

کا تصور اور ایک کرور خداؤں کا عقیدہ بھی اس لئے چین مذہب، بدھ

مذہب، آریا مذہب، سکرت مذہب، عیسائی مذہب، یہودی مذہب، ہندو مذہب، نصاریٰ مذہب، بھوئی مذہب، کوکس مذہب، شمس و قمر مذہب، جانوروں کی پوجا۔ کس کس مذہب کی ملاوٹ نہیں؟ فرعون کے بولنے سے آریہ قوم نے اپنے مردہ جلا تا شروع کیے یہ بھی ہندو مذہب میں ہے۔ اسلام میں قیامت کے دن اٹھنے کا عقیدہ ہے۔ ہندو مذہب میں ذرا تبدیل کر کے دوبارہ جون بدل کر آنے کا عقیدہ ہے۔ اسلام کی تاریخ انبیاء کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ کیا ڈاکٹر ڈاکر یزدی جتنا مسکنا ہے کہ رام چندر کرشنا کس کی اولاد تھے اور کس زمانے میں تھے؟ ان سے پہلے اور بعد کسی مشہور نبی کا زمانہ تھا؟ ڈاکٹر یزدی تا نیک کا کہنا کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ معاذ اللہ۔ کس قطعی حوالے سے؟ کس اصول سے؟ کس ذرائع سے؟ اس مسئلہ پر ڈاکر یزدی کی تا نیک کو کھلا چیلنج مناظرہ۔ دنیا میں جہاں چاہے بات کر لے ہم تیار ہیں۔ ورنہ اس یزدی کا کوئی شاگرد معتقد وغیرہ وغیرہ اس سے بھی مناظرہ کر لے کو تیار ہیں۔ ورنہ ڈاکٹر اعلا نیو تو یہ کرے قہیدہ ایمان و قہیدہ نکاح کرے۔

مناظرہ نمبر ۶

2012ء میں قیامت آئے گی

عیسائی: یہ یسین گوئی ہمارے ایک مصنف نے کی ہے اور اسکی بہت ساری باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔

سنی: جب تک قرآن وحدیث کے مطابق ساری نشانیاں پوری نہ ہوں اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔ یہ غیر مسلم کی تجربے کی باتیں ہیں ضروری نہیں کہ پوری ہوں۔

عیسائی: یہ کتاب میں ہے اس پر ظلم بن چکی ہے۔

سنی: یہ نساہتی کتاب غلط ہو سکتی ہے بلکہ یہ اور قسم کا نساہتی کی نشانی نہیں۔

عیسائی: تمام نشانیاں تو پوری ہو چکی ہیں اب دو سال بعد قیامت آئے گی۔

سنی: ابھی بڑی نشانیاں باقی ہیں ان میں حضرت عیسیٰ کا نزول اور امام مہدی کا ظاہر ہونا پیدا ہو کر، یا جوج ماجوج کا آنا، دجال کا آنا، نابیہ الارض کا نکلتا، پھر گواروں سے جنگ کا زمانہ وغیرہ جب تک یہ نہ ہو قیامت نہیں آئے گی۔ اور یہ احادیث میں ہے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ سب کا فیصلہ، تجربہ غلط ہو سکتا ہے مگر کارو عالم فیقہ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

عیسائی: مگر اس نے بتایا کہ محرم کا مہینہ اور سو تاریخ اور جمعہ المبارک کا دن ہوگا۔

سنی: یہ باتیں تو ہماری احادیث کی کتابوں سے نقل کی ہیں بلکہ اور بھی من کو کہ

وقت بھی بتا دو یا کہ عصر کا وقت ہو گا۔ مگر سن بیسویں اور سن چھری نہ بتائی۔

سنی: سن چھری نہ بتائی کہ اس کا علم نہیں ہو گا۔

سنی: حضورؐ کی تاریخ کو کوا علم کہنا ہے ایمانوں کا کام ہے ہمارے آقا کا علم مشہور ہے۔

اور نہ بتانے کی وجہ ہے کہ مسلمان ہنظر نہ دو جائیں کہ ابھی بہت دور ہے۔

دوسری وجہ نہ بتانے کی قرآن میں ہے کہ اپنی تک آئے گی ورنہ جو صبیحہ دن

تاریخ وقت اور جو کچھ ہونا ہے وہ سب کچھ بتا دیا۔ نہ بتانا عدم علم کی دلیل

نہیں اور ابھی وجہ ہو سکتی ہے۔ بعض علم ظاہر نہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ لہذا

جیسا نبیوں کے پرے پرے وعدے سے جو ملے وہ بچتے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۷۷

جنات سے مناظرہ

سنی: تم اس بچی کا بیچا چھوڑ دو۔

جن: نہیں چھوڑوں گا۔

سنی: کہاں سے آئے ہو۔

جن: کافین کے مزار سے۔

سنی: کس نے بھیجا ہے۔

جن: مزار والے بلاتے۔

سنی: جھوٹ بولتے ہو کوئی بزرگ کسی کو جھگ نہیں کرتا۔

جن: تم یہ قرآن پڑھنا بند کر دو۔

سنی: اس کا مطلب ہے تم بند ہو۔

جن: تم کو کیسے پتہ لگا؟

سنی: چاہیجان کو قرآن سے تکلیف ہوتی ہے۔ اب بتاؤ کہاں سے آئے ہو۔

جن: مرگھٹ سے جہاں مردوں کو جلاتے ہیں۔

سنی: کیا نام ہے؟

جن: رام چنڈ

سنی: اب جانے کا کیا لو گے؟

جن: مٹھائی کھلا دو پیٹ بھر کے چلا جاؤں گا۔

سنی: یہ کوئی مٹھائی کھانے کے لئے نہیں ہے، یہ بھجور ہے۔

جن: مٹھائی کھا کر کہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا۔

سنی: اب فقیر بھی بھجور ہے تم کو چلا کر چھوڑ دے گا۔

جن: تمہارے میں اتنا نہیں۔

سنی: مگر قرآن میں تائید ہے اور فقیر غوث اعظم کا ادنیٰ غلام ہے۔

جن: نہیں جاؤں گا۔

سنی: یا غوث اعظم و شفیق رحیم! یا شیخ عبدالقادر دینانی! ہدایت فرما۔

جن: ابھی تو میں جا رہا ہوں، جا رہا ہوں، جا رہا ہوں۔

مناظرہ نمبر ۷

یہ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کئے ہم بھی نہیں کرتے

دیوبندی: یہ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ اس لئے نہیں کرتے کہ حدیث میں نہیں۔

سنی: یہ کوئی شرعی دلیل ہے اور کس نے یہ قانون بنایا ہے۔

دیوبندی: بخاری شریف میں ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میں وہ کام کیسے کروں جو حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔

سنی: بخاری کی اسی حدیث میں ہے یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا یہ قرآن کا جمع کرنا غیر کا کام ہے۔ تین دفعہ یہ بات ہوئی آخر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میرا سیدہ سکول دیا گیا اور وہ اس کام کے شروع پر راضی ہو گئے۔

دیوبندی: میں نے حوالہ دیا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے۔

سنی: جی ہاں مگر حدیث تو پوری پڑھو۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ اپنے مطلب کا جملہ لے لیا اور باقی چھوڑ دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسئلہ حل فرمایا کہ جو غیر کا کام ہو وہ کر سکتے ہیں۔ اب بتاؤ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ خیر کا کام نہیں یا ہیں۔ ورنہ صحیح قرآن کی صورت میں اب تم قرآن کو

ہاتھ مت لگاؤ کہ یہ کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا اور نہ کرنے کا حکم کیا۔ اسی طرح ابھی یہ کام شروع ہوا تھا مگر پایہ تکمیل تک حضرت عثمان غنیؓ نے پہنچایا۔

دیوبندی: صحیح قرآن الگ ہے اور نیاز و غیرہ الگ مسئلہ ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اب خبر کے کام بھی الگ الگ ہو گئے حسب خبر کے کام پر صحابہ کرام کا اتباع ہے اور خبر کے کام پر امت کا اتباع ہے پھر انکار کیوں؟ دیوبندی: بس جو ہمارے علماء نے کہہ دیا وہ حق ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ وہ چاہے حق کے خلاف ہو مگر تمہارے مولوی صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر ہیں؟

اگر تیرے ان علماء سے گیارہویں، بارہویں عرص اور نیاز ایسا لٹاؤ اب دکھا دوں پھر۔

دیوبندی: تو تو بہ ہمارے علماء ہم کو فتح کریں اور خود وہ کام کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ سنی: یہ تو ان کی قبر پر جا کر پوچھنا اور تو بہ کی تلقین کرنا فقیر تو حوالہ دکھائے کو تیار ہے۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں۔

سنی: مگر وہ نہ آئے اور شاید نہ آئیں اگر کوئی ثبوت دیکھ کر تو بہ کر لے تو ہم دکھائے کو تیار ہیں۔

مناظرہ نمبر ۸۰

ہم کو بحث سے

اختلافی مسائل سے منع کیا گیا ہے

سنی: کیوں منع کیا ہے۔

دیوبندی: اس لئے کہ ہمارے پاس حق ہے اور حق والے بحث نہیں کرتے۔

سنی: اگر اس لئے منع کرتے کہ عام آدمی بحث کرے گا اور کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے تو گناہ گار ہوگا۔ مگر یہ کہنا کہ ہمارے پاس حق ہے اور نہ بتانا بلکہ چھپانا ہوا اور حق چھپانا جرم ہے سخت وعیدیں اس پر موجود ہیں۔

دیوبندی: حق والے کو کیا ضرورت ہے بحث کرنے کی۔

سنی: اگر حق ہے تو بتانا ضروری ہے یہ کیا حق ہے جسے چھپانے کا حکم ہے؟

دیوبندی: ہم کو تبلیغ کرنے کا حکم ہے بحث کا نہیں۔

سنی: یہ کیسی تبلیغ ہے کہ گیارہویں حرام، نیاز حرام، قاعدہ وغیرہ حرام۔

دیوبندی: ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

سنی: بحث سے منع کیا ہے اور غیر شرعی تو بے لگائی کی اجازت دی ہے۔

دیوبندی: میں ان کاموں کی خرابی بتاتا ہوں۔

سنی: مگر آپ کو بحث سے منع کیا ہے اپنے علماء کی نافرمانی مت کرو۔

حضرات محترم!۔

اتاریخ شاہد ہے کہ بدعتیہ گستاخ بزرگان دین پر اعتراضات کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے رہے اور یہ عمل واقعی دنیا تک ہوتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا کریم ہے کہ جہاں اعتراضات کرنے والے ہوتے ہیں وہاں ان کو منہ توڑ جواب دینے والے بھی ہوتے ہیں اور پھر صرف اعتراضات ہی نہیں بلکہ الزام لگانے والے جھوٹ بولنے والے اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں۔

حیرت تو اس وقت ہوتی ہے کہ الزام لگانے والوں کے حوالے کو جب اصلی عبارت سے مٹا کر دیکھا جاتا ہے تو جھوٹ اور الزام کے ڈھول کا پول کھل جاتا ہے، اتنا بڑا جھوٹ اور الزام لگانے والوں کو شرم و حیا نہیں حدیث میں سچ فرمایا ہے کہ جب تیرے پاس شرم و حیا نہیں تو جودل چاہے کر۔

اعلیٰ حضرت پر آج تک جتنے اعتراضات ہوئے ان سب کے جواب دیئے جاتے ہیں اور ایسے جواب دیئے کہ اعتراض کرنے والوں کے منہ لال پیلے ہو گئے۔ لیکن اعتراض کرنے والوں میں ذہیت اور بے شرم لوگ بھی ہیں جو ایک ہی اعتراض کو بار بار دہراتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بدعتیہ دلوں کو بار بار جوتے کمانے میں حزم آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو ہم کو جوتے لگانے میں کوئی خرچ نہیں۔ مثال مشہور ہے کہ سر سلامت جو تہ بہ تہ لہذا وہ تمام اعتراضات مختلف چھوٹی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تاکہ کوئی بھی اعتراض دیکھ کر پاس نہ کر کوئی سنی پریشان نہ ہو اور یہ کتاب کھول کر نہ توڑ جواب دے سکے۔

بعض اعتراضات کے جوابات مختصر ہوں گے۔ مگر نہ توڑ ہوں گے اور بعض کے جوابات تفصیلی ہوں گے جیسی عہد کرتے ہیں۔ دیکھا جواب ہوگا۔ ان شاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ عوام اور علماء اہلسنت اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور مختیر حضرات اس کو مفت تقسیم کرانے میں مدد کریں گے اور اہلسنت کے خطیب حضرات سے متوجہ باندہ درخواست ہے کہ جیسے میں اس کتاب کے خریدنے کا اعلان فرمائیں۔

اور اگر کوئی صاحب مختصر جواب کے بعد بھی تفصیلی جواب سنانا چاہے تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آج تک جتنے بھی اعتراضات ہوئے ان کے جوابات اس کتاب میں ہیں، اگر کوئی نیا اعتراض کیا گیا تو اس کو آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

اعتراض اہل افرام کے لئے نمبر وغیرہ اور جواب کے لئے ج: ہوگا۔

نمبر 1: امام احمد رضا بریلوی اور اشراف علی تھانوی دوسرے دیوبند سے پڑھے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی پیدائش ۱۲۴۱ھ میں ہوئی۔ اور فارغ التحصیل ہو کر ۱۲۸۵ھ میں مسند افتاء پر رونق افروز ہو گئے یعنی چودہ سال کی عمر میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے اور تھانوی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دیوبند میں داخلہ ۱۲۹۵ھ میں لیا اور ۱۲ سال بعد فوت ہوئے۔ سب سے پہلے وقت تک اعلیٰ حضرت ۱۰۰ کتابیں لکھ چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت فوت ہونے کے بعد مفتی بن گئے

۔ جب کے تھانوی کے کھیلنے کوئے کے دن تھے۔ جھوٹ بولنے سے شرم کرو۔ اعلیٰ حضرت کا مدرسہ دیوبند میں پڑھنا تو دور کی بات ہے دیوبند کے قریب سے بھی نہیں گزرے۔

نمبر 2: اعلیٰ حضرت کی طبیعت میں گرمی اور خشکوت میں شدت تھی۔

ج: بخاری شریف میں ہے کہ بلاشبہ حق والے کے لئے (گرمی شدت) خشکوت کا حق حاصل ہے۔

نمبر 3: احمد رضا خان نے دیوبندیوں کو کافر بتایا۔

ج: شاید اعلیٰ حضرت نے ٹیبلٹوں کر کے ان سے کہا کہ تم کافر بن جاؤ اور وہ بن گئے۔ سبحان اللہ! گستاخیاں کر کے دیوبندی خود کافر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے بنایا تو کس بلکہ بتایا۔

نمبر 4: احمد رضا خان کا رنگ سیاہ تھا۔

ج: تم سن کر کہہ رہے ہو۔ دیکھنے والوں نے بتایا کہ وہ سرخ و سفید رنگ کے مالک تھے۔

نمبر 5: احمد رضا گوارا اپنے والدین کا نام نہ رکھنا پند نہیں تھا وہ عبدالمصطفیٰ لکھتے جو کہ ناجائز ہے۔

ج: پند نہیں آیا کہاں لکھا ہے؟ وہ تو احمد رضا علی لکھتے اور عبدالمصطفیٰ کا نام خدا فرمایا اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ حاجی امداد اللہ نے ایسا نام جائز لکھا۔ تمام امدادیں میں۔ لگاؤ لٹوئی حاجی صاحب پر؟

نمبر 6: احمد رضا کو شدید دوسرا اور بخاری میں شریعت تھا۔

ج: شدید اور پیشانی طرف سے بڑھا دیا۔ درود اعلیٰ حضرت کو تھا اور تکلیف تم کو کیوں؟

نمبر 7: ان کی ایک آنکھ پلے پلے ہو گئی تھی۔

ج: اور بیماری (دلوں) آنکھیں بے نور ہیں۔ کثرت مطالعہ سے ذوق تکلیف ہوئی پھر ٹھیک ہو گئی ریاش کا مفتی مایہ ناپے۔ ہنڈ کیا خرابی جان کر رہے۔

نمبر 8: ایک دفعہ عینک سر پر رکھ لی اور تلاش کرنے لگے۔ نسیان کے مریض تھے۔

ج: ایسے واقعات بھول جانے کے سبب کے ساتھ ہوتے ہیں کوئی نسیان کا مریض نہیں کہتا۔ بلکہ نسیان کے مریض دیکھتے ہیں تو دیکھ دیوبندی مولوی امامے کی جگہ پاجامہ سر پر باندھ کر لوگوں کے سامنے آ گئے۔ حوالہ مخفوذ بشرط قویہ۔

نمبر 9: احمد رضا کو بہت جلدی غصہ آتا تھا اور غضبناک ہو جاتے تھے۔

ج: بالکل درست اس لئے کہ بغیر ایمانی کا تقاضہ تھا اور کسی پر غصہ آتا تو گستاخ ہوتا بدعتیہ ہوتا۔ یہ تو ایماندار ہونے کا ثبوت ہے۔

نمبر 10: وہ اکثر کھانیاں بھی دے دیتے تھے۔

ج: ان کے سخت الفاظ کم کو گالیاں لگتے ہیں شاید تم گستاخ ہو۔ اگر گالیاں دیکھنی ہیں، دیوبندی کتاب شہاب طاہب تقریباً ۱۵۰ صفحات کی کتاب ہے اور ۶۴۰ گالیاں دی گئی ہیں۔ مالاکنہ اعلیٰ حضرت نے کبھی بھی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں دیا۔

نمبر 11: احمد رضا نے بغیر حوالے واقعات بیان کر دیئے۔

ج: ایک حوالہ دکھاؤ کہ یہ واقعہ بغیر حوالے کے بیان کیا؟ ورنہ اپنے علماء دیوبند سے پوچھو فرضی کتابوں کے سن گھڑت نام صفحہ مطبوع لکھ دیا جبکہ پوری دنیا میں اس کتاب کا وجود نہیں۔ یہ دو کتابوں کے نام شہاب طاہب میں حوالہ ہے۔ خزینۃ الاولیاء، ہدیۃ الاسلام۔ تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، دہلیوں کو دعوت عام ہے کہ ان کتابوں کو پیش کر دو اگر سچے ہوں

نمبر 12: احمد رضا نے انبیاء سے ہسری کا دعویٰ کیا۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو حوالہ پیش کر دو۔ اس دیوبندی کو دس سال ہو گئے وہ حوالہ نہیں دکھا سکا۔ جھوٹوں پر لعنت۔ اگر کسی دیوبندی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔

آؤ دیکھو کہ نبی کی ہسری بلکہ نبی کی تو جین محمود الحسن دیوبندی نے مرثیہ گنگوہی میں کی۔

مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

حضرت عیسیٰ کا مجھ سے تھا کہ مردوں کو زندہ کیا۔ مگر دیوبندی گنگوہی نے تو زندوں کو مرے نہ دیا اور لطف کی بات یہ کہ خود مرکز مٹلی میں مل گئے۔

نمبر 13: احمد رضا خان نے صحابہ کی ہسری کی تھی۔

ج: اس جھوٹ پر بھی ہم نے دیوبندی سے حوالہ مانگا۔ مگر پانچ سال ہو گئے وہ غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ لفظ سودا ہے۔ دیوبندی کی صحابہ کرام سے براہی دیکھو مرثیہ گنگوہی میں لکھا

۔ وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کیسے عجب کیا ہے۔

لکھنؤئی اگر چہ ہو۔

نمبر 14: احمد رضا نے چار رسالہ کی عمر میں ماطرہ قرآن مجید پڑھ لیا اور چھ سال میں تقریر کیسے کرنی؟

ج: اس پر بھی تم کو تکلیف ہے۔ اعلیٰ حضرت کا گھر اہل علم تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس پر ہو جائے۔

نمبر 15: احمد رضا خان کا استاد زغالام قادریک تھا جو مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔

ج: اس نام کے استاد چھ کتابیں ضرور پڑھیں تھیں۔ سکر وہ قادیانی کا بھائی نہیں تھا۔ نام ملتا جلتا ہے، وہ قادیانی کا بھائی تھا نیدار تھا، اور یہ مدرس اور مولوی تھے وہ پچھن سال میں مر گیا۔ اور یہ استاد ۸ سال تک زندہ رہے۔ وہ ۱۳۱۷ھ میں مر گیا۔ اور یہ ۱۳۱۷ھ میں زندہ تھے۔ کچھ تو شرم کرو جھوٹ اور الزام سے۔

نمبر 16: احمد رضا ابن فقیہی ابن رضا علی ابن کاظم علی، یہ شیعہ خاندان تھا۔

ج: سبحان اللہ۔ اہلبیت کے نام پر برکت کے لئے رکھنا شیعہ بن جانا ہے تو تمام دیوبندی تیار ہو جائیں کہ دیوبندیوں کے وہابیوں میں بھی ایسے نام موجود ہیں۔ اشرف علی، حسین علی، علی اصغر، غلام حسین، غلام حسن، محمد باقر، محمد حسین، غلام علی وغیرہ۔ فتویٰ تیار کرو۔ اور حوالے دیکھو۔ ورنہ پتلا بھر پانی میں ڈوب مرو۔ اور اعلیٰ حضرت نے شیعہ رافضی کے رد میں ۲۰ کتابیں تصنیف کیں کاش وہ پڑھ لیتے تو کچھ شرم کر لیتے۔

نمبر 17: امام بریلیوی نے سخت توہین کی ہے۔ بلال بن عاتکہ کی شان میں۔ حدائق بخشش کتاب حصہ سوم میں۔

ج: اس قسم کا اعتراض کر کے دیوبندیوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس بات کا ایسا جواب دے رہے ہیں کہ دیوبندی مرقہ سکتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کی گستاخی ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا وصال ۱۹۲۱ء میں ہوا اور اس وقت تک حدائق بخشش کے دو حصے شائع ہوئے تھے۔ آپ کے وصال کے دو سال بعد ۱۹۲۳ء مولانا محمد محبوب علی قادری نے آپ کا کلام متفرق جمع کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے چھاپ دیا پریس ٹائمہ مسلمہ ممبئی سے کیونکہ کتابت اور چھاپائی کا سارا کام پریس والوں کو دے دیا تھا پریس میں ایک خارجی بھی تھا اس نے وہ اشعار ائمہ اربعہ مشرک و مورتوں کے بارے میں لکھے جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں ہے مسلم شریف، ترمذی شریف، فرائی شریف۔ خارجی کا حجب نے وہ اشعار اہل اسلام کو مٹائیں، عاتکہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام میں شامل کر دیئے تاکہ اہلسنت کے عالم وین کو بدنام کیا جاسکے۔ اور اس حصہ سوم پر اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہوا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حصہ سوم کو ترتیب دیا اور نہ شائع کیا اور نہ ان کے اشعار ہیں۔ لہذا یہ الزام لگانے اور جھوٹ بولنے والے پہلے تو یہ ثبوت فراہم کریں کہ یہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت نے ترتیب دیا اور شائع کیا ہوگا ورنہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ اور رہی بات محبوب علی صاحب کی تو اس غلطی کی

نشان دہی بھی سنی بریلوی علماء نے کی تھی جن کا نام علامہ حقائق احمد نظامی ہے۔ اور جب اس غفلت کا علم ہوا محبوب علی صاحب کو انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جیسے دیوبندیوں نے مسلمانوں کے اپنی انا کا مسئلہ بنالیا بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی تو یہ نہیں کی، تو محبوب علی صاحب نے ۱۹ ذیقعد ۱۳۶۱ھ بمطابق کے ہفتہ وار اخبار میں اعلانیہ تو یہ شائع کی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور استغفار کیا۔ اگر کوئی صاحب وہ اخبار دیکھنا چاہیں تو ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور تو یہ کہ بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کے ایک سوا مہینہ علماء نے فتویٰ دیا کہ اعلانیہ تو یہ کرنے کے بعد تو یہ قبول ہوتی ہے اور تو یہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا تو یہ شروع ہو گیا۔ اور ۱۹۵۹ء میں جب یہ ہنگامہ کھڑا ہوا تو تمام ذمہ دار بریلوی محبوب علی صاحب کے اوپر ہی ڈالی جا رہی تھی۔ کسی ایک نے بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہ لیا کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے تھے کہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد محبوب علی صاحب نے شائع کیا ہے۔ مگر دیوبندی تو ادھر کھائے پیئے تھے اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں وہ یہ سوچتے کب ہاتھ سے جانے دیتے۔ لہذا آج تک وہ فوفا اس مسئلہ کی کوا چھٹا لیتے ہیں اور اعلیٰ حضرت کے مقام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

کیا دیوبندیوں میں ایک مرد بھی ایسا نہیں جو انصاف پسند ہو حقیقت پسند ہو؟ اور وہ بتائے کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد ان کی طرف دوسرے کی غلطی منسوب کرنا حماقت جہالت بشری اور بے غیرتی ہے یا نہیں؟

شاید یہ تو یہ کا دروازہ دیوبند میں ہے جب چاہے کھول دیں جب چاہیں بند کر دیں۔ تمام دیوبندیوں، دیوبند کو چھوٹے ہے کہ حصہ سوم جدا کی بخشش اگر اعلیٰ حضرت کی زندگی میں آپ سے ترتیب دے کر شائع کرنا ثابت کر دیں ایک لاکھ روپے انعام حاصل کریں ورنہ شرم کریں۔ اسے اپنے گھر کی شہر لور تھا تو انی نے نگہبان فضل الرحمن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور پھر آرام ہونے کے بعد کہا کہ ”سیدہ فاطمہ الزہراء خواب میں آئیں اور مجھے سینے سے لگا لیا“ اچھا ہو گیا۔ جواب دو کیا فتویٰ ہے۔ حوالہ قصص الاکابر۔

دوسری عبارت۔ تھا تو انی نے لکھا کہ میں نے یہ بھی خواب دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو منصب عمر حضرت عائشہ صدیقہ کو بوقت کلاخ حضور کے ساتھ تھی وہی منصب ان کو ہے۔ (حوالہ۔ اخلافت الیوم)۔

دیوبندیو! یہ گستاخی نظر نہیں آتی۔ جواب دو حضور ﷺ کے ساتھ تھا تو انی کو کیا نسبت ہے؟ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تھا تو انی کی بیوی کو کیا نسبت ہے۔ کسی دیوبندی کی غیرت نے جوش نہیں مارا اس پر فتویٰ دے یا تھا تو انی کی تو یہ دکھائے۔ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو شرم کرو۔

نمبر 18: احمد رضا کاندھلوی صاحب رضا خانی ہے۔

ج: جس سابقہ دیوبندی سید احمد نے جھوٹ بولا تھا وہ تو یہ کہ کے سنی حنی

بریلوی بن گیا ہے۔ دیوبندی اہم بھی جھوٹ سے تو پر کرلو۔

نمبر 19: احمد رضا نے نیا فرقہ نکالا۔

ج: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قدیم مسلک سنی حنفی تھے اس کی کوئی شاخ اللہ امر تھری نے دی۔ (شیخ توحید) اور سید مان عدوی نے دی۔ حیات ثقلی لہرائی میں ابو شیخ محمد اکرام نے موج کوثر کتاب میں دی ہے۔ عہد اعلیٰ علی عدوی نے۔ زہد الخواطر میں۔

نمبر 20: احمد رضا کو فقہ میں مہر حاصل نہیں تھا۔

ج: صرف فتویٰ رضویہ پڑھ لو گیا رہ جلدی ہیں پھر بتاؤ کیا خیال ہے۔ مثنیٰ کی اقسام سے حتم کی ۸۴ صورتوں میں اعلیٰ حضرت نے ۷۰ اقسام اور بیان کر دیں ایسا فقہ حنفی پر عبور تھا۔ کآج تک دیوبندی پوری جماعت میں بھی کسی کو حاصل نہیں۔

نمبر 21: احمد رضا نے امام حسینؑ کے مزار مبارک کی تصویر رکھنا جائز لکھا ہے۔

ج: ایسی تصویر کی بزرگ کے مزار کی رکھنا جائز ہے۔ بتاؤ کیا شرعی خرابی ہے؟

نمبر 22: احمد رضا خان پان لکھائے اور حقہ پیٹتے تھے یہ بری باتیں ہیں۔

ج: اگر یہ بری باتیں ہیں تو فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی و ابانی نے پان اور حقہ کا کھانا پینا درست لکھا ہے۔ کیا خیال ہے دیوبندیوں کو گنگوہی نے بری عادتوں کا حکم دیا ہے؟

نمبر 23: احمد رضا خان نے اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: وہ کلمات کس باطل عقیدہ کے سلسلے میں کہے کہ دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ بول سکتا ہے۔ حاذ اللہ۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے خرابیاں بیان کیں وہ تم نے نہیں بتایا کیونکہ اس عقیدہ پر بعض دیوبندی بھی اہانت کرتے ہیں۔ شرم کرو۔ اگر دیوبندیوں کو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی پر ایمان ہے تو امکان کذب سے تو پر کرو۔

نمبر 24: احمد رضا خان کے رسائل ہی رسائل ہیں جو کتاب نہیں کہلا سکتے۔

ج: ارے فتاویٰ کے رسائل کو تم کتابیں شمار کر سکتے ہو تو ہم اعلیٰ حضرت کے رسائل کو کتاب کیوں نہیں کہہ سکتے۔ رفیع الدین کے رسائل و صفحات کے ہو کر کتاب بن جائے تو اعلیٰ حضرت کے رسالہ ۴ صفحات میں کتاب کیوں نہیں بن سکتی۔

نمبر 25: اعلیٰ حضرت نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا جبکہ وہ دارالحرب ہے۔ لہذا احمد رضا خان کو معلوم ہی نہیں کہ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کرامت علی جوہری، نواب صدیق حسن، محمد حسین بنالوی، نذیر حسین، نذیر احمد، قتلوی، عبدالحی گنگوہی، ابن سبک کی کتابوں میں ہے کہ ہندوستان دارالحرب نہیں۔ بتاؤ تم جھوٹے ہو یا یہ سب کیا ہے جاہل تھے؟ قاسم نالو قوی نے دارالحرب بھی کہا اور دارالسلام بھی کہا۔ قاسم معلوم بکثرت میں۔ اور اشرف علی قتلوی دارالسلام ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ محمد رالا خواں میں۔

جواب دو جھوٹوں کے سردار؟

نمبر 26: احمد رضا خان کا مقام رضا خانی کتاب میں دیکھو کیا ہے؟

ج: وہ بھی دیکھا ہے یہ بھی دیکھ کر رضا خانی معصفت نے دیوبندی مذہب سے

بیزاری کا اعلان کر کے بتایا کہ اس کے تمام حوالے جھوٹے۔ غلط اور الزام لگائے تھے۔ سابقہ دیوبندی سعید احمد صاحب نے یہ بھی کہا کہ اب میں سابقہ کتابوں کے منسوخ کر چکا ہوں۔

اگر دیوبندی مفتی فرمائش کرے تو ہم اس کے گھر کے سامنے سعید احمد صاحب کی تقریر کر سکتے ہیں۔

نمبر 27: احمد رضا خان نے جہاد کا فتویٰ نہیں دیا معلوم ہوا کہ انگریز کے انکیزٹ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے جہاد کے اہم فریضہ کے متعلق لکھا کہ یہ اس وقت فرض ہوگا جب اس کی شرائط پائی جائیں اور اہم شرط یہ ہے کہ سلطان اسلام اور قوت کا موجود ہونا۔ اور فتہ مخفی کی کتابوں سے حوالے دیئے۔ مجتبیٰ، شرح فتاویٰ رد المحتار، مگر وہابیوں نے تو جہاد کی فرضیت کا ہی انکار کر دیا، ہر قسم کی شرع کا انکار کر دیا حوالہ۔ الاقتاد فی مسائل الجہاد میں۔ اور تھانوی نے منگوئی، ناٹو توئی، اٹھوئی اور اسمعیل دہلوی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا۔ بتاؤ یہ سب انگریز کے انکیزٹ تھے؟ تھانوی کو چھ سو روپے ماہانہ انگریز تنخواہ دینا تھا۔ حوالہ مکالمۃ الصدورین میں ہے۔ اس کو کہتے ہیں انگریز کا انکیزٹ، دس کے علاوہ بے شمار دیوبندی مولوی انگریز کے کپے انکیزٹ تھے۔ مزید حوالے "دیوبندی مذہب" کتاب میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 28: احمد رضا خان ہندوؤں کے خیر خواہ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت پر الزام لگانے والے بغیر ثبوت کے کہو اس کرتے ہیں، جبکہ اعلیٰ حضرت نے گاندھی سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور دیتا ہے

دیکھا کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد گذشتہ سالوں میں اظہار کے وزیر اعظم نے سید اراؤ نے اعلیٰ حضرت کے عرس میں شریک ہونے کا پروگرام بنایا جس پر اعلیٰ حضرت کے پوتے حضرت اختر رضا خان بریلوی نے سختی سے منع کر دیا تھا۔ دیوبندیو! آنکھیں کھل گئیں ہوں گی۔ ورنہ ہم کھول دیتے ہیں۔ جشن دیوبند سو سالہ بنایا اس میں اندرا گاندھی کو بلا دیا۔ بچے گاندھی نے کھانے کا انتظام کیا اور گوشت جیسے کا دیوبندی نے کھایا۔ خیر خواہ کون ہوئے؟ ایسے بیٹا رحوالے دیوبندی مذہب کتاب میں دیکھیں کہ گاندھی کی تصویر کے سامنے قرآن خوانی کی گئی۔

نمبر 29: احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہنے والے گستاخ ہونے کا انبیاء کو حضرت صحابہ کرام کو حضرت کے لقب سے یاد کرتے اور لکھتے ہیں مگر اپنے احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کہتے تھے، ہماری نیت یہ ہے کہ اپنے زمانے میں علماء حق کے اعلیٰ حضرت نہ کہ انبیاء و صحابہ سے اعلیٰ۔ مسلمان کی نیت پر حملہ کرنا گناہ ہے۔ اور معلوم ہونے کے بعد بھی کہنا بہتان و الزام جو دلا ہے۔ لیکن سیدھی انگلیوں سے لگتی نہ لٹکتی تو سیدھی کرنی پڑتی ہے۔ ہم وہابی کے اس بہتان کا ایسا جواب دینا چاہتے ہیں کہ جو ہمارے لیے کھڑا ہوگا اور مرتے دم تک منہ لال رہے گا۔ دیوبندی وہابی عاشق الٰہی بہر نسی نے کتاب تذکرۃ المرشید میں گیارہ جگہ حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ دو جگہ منگوئی نے اپنے مکتوب میں حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ تھانوی نے تین جگہ اعلیٰ حضرت لکھا۔

تختہ انکار یا ان میں قاری طبیب کو اپنی حضرت لکھا۔ لگاؤ فتویٰ گستاخ انبیاء اور گستاخ صحابہ پر کئے گئے ہونے کا اگر اپنے دعوے میں سچے ہو؟
 نمبر 30: احمد رضا خان کی کتابیں ۱۰۰ کے قریب ہیں اس سے زیادہ نہیں۔
 ج: چھوٹوں کے سرورار ڈھم سے اپنی حضرت کی ایک ہزار کتابوں کے نام دیکھو اور جو نئے افراہم سے توبہ کرو۔

نمبر 31: احمد رضا فتویٰ کے پچھلے پچھلے تھے۔
 ج: ایک ثبوت دکھا دو، ورنہ شرم کرو، پوری زندگی فتویٰ کے لیے پیسے روپے نہیں لئے بلکہ جو شہائی لے آتا اور فتویٰ مانگ لیتا اس کی شہائی واپس کر دیتے۔
 نمبر 32: بریلوی امام نے انبیاء کی بشریت کا انکار کیا۔

ج: ثبوت دو اگر حلال کی اولاد ہو تو، ورنہ اپنی حضرت نے فتویٰ رضویہ میں لکھا کہ جو مطلقاً حضور ﷺ کے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ دہائیہ اچھڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے میں ہے۔ ہم اباحت حضور ﷺ کو بشر مانتے ہیں بے شش و پے مثال، اور تمہاری کتابوں سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ پر دیگر انبیاء سے اسی اعمال میں بڑھ جاتا ہے، اور حضور ﷺ سے زیادہ علم شیطان و ملک الموت و دیگر مخلوق کو مانتے ہو۔ حالے دیکھو اور تجدید ایمان کرو۔

نمبر 33: بریلویوں کی کتابیں ”جناب اباحت لغیرہ روح، بارخ فردوس“ میں گستاخی ہے۔

ج: یہ کتابیں ہماری عقائد کی نہیں اور نہ ہی مستتر ہیں اس میں رطب و یابس بھرا

ہوا ہے۔ آؤ مرد میدان، عوہم ان کتابوں پر فتویٰ لگاتے ہیں تم حفظ الایمان، تختہ پر انکاس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ پر فتویٰ لگاؤ؟ ہے کوئی تم میں ایماندار۔

نمبر 34: امام بریلوی نے انبیاء علیہم السلام کی موت کا انکار کیا ہے۔

ج: حوالہ، ثبوت، دلیل یہ سب غائب جیسے گدھے کے سر سے سینک۔ اپنی حضرت کی کتاب میں ہے انبیاء پر ایک خط کے لئے موت طاری ہوتی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہو جائے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کھٹکاتی ہے۔

نمبر 35: بریلوی عقیدہ تین خدا کا قائل شرک نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ عبارت فتویٰ رضویہ میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارا عقیدہ ہے جھوٹ بولتے ہوئے خدا کا خوف تو کر لیتے، کیا دیوبندیوں کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ جھوٹ بولو اگر لام لگاؤ، بہتان باندھو اور بغیر نام اور پتے کے پرچے فتوٰ اسٹیٹ تقسیم کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو۔

نمبر 36: بریلوی عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ ﷻ میں پیدا ہوئے۔ معاذ اللہ بفرج۔

ج: جھوٹ، افراہم، بہتان ہے لغیرہ روح نہ تو ہماری عقیدہ کی کتاب اور نہ ہی مستتر ہے آؤ اس پر ہم فتویٰ لگاتے ہیں۔ تم مرثیہ لنگاہی کے لکھنے والے مجبور نہیں پر فتویٰ لگاؤ اس نے لکھا کہ

خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے غلامان کی

لنگاہی کو لکھا کہ خدا ان کی پرورش کرتا تھا اور وہ تمام مخلوق کی پرورش کرتے

تھے، جواب دو؟ دیوبندیوں! گنگوہی کو خدا مان لیا؟ اور گنگوہی کے سرکشی میں ملنے کے بعد گنگوہی کا سر لی کون ہے؟

نمبر 37: مسجد میں ناچنا جائز ہے۔ الحاح۔

ج: غلط بات ہے جو بھی کرے تم فتویٰ دوہم بھی دستخط کر دیتے ہیں۔ اور رشید احمد گنگوہی نے مسجد میں چار پائی بچکانے کی اجازت دی ہے۔ قادیانی رشیدیہ۔ جواب دو؟ چار پائی بچکانے کے بعد اس پر پاؤں پھینکا کر لینا بھی دو گنا تادیب مسجد کا ادب ہے یا ہوش کھولنے کا پروگرام۔

نمبر 38: بریلویوں نے باقاعدہ جماعت بنا کر مرزائیوں کی مخالفت کبھی نہیں کی۔

ج: سبحان اللہ۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نے مرزا دجال کو کافر کہا۔ پھر بریلی شاہ صاحب نے جو کارنامے قادیانی مذہب کے خلاف کئے اور منظرہ اعظم محمد عمر محمد تقی اچھروی صاحب نے جاکہ جگہ قادیانیوں کو جھکا کر دیا اور بھگا دیا دیگر علماء اہلسنت کے اگر نام لکھیں تو ایک عظیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ تحریک فتنہ نبوت میں کس نے مقابلہ کیا وہ سب بیہوش گئے۔ شاہ احمد نورانی نے قوی آجمل میں مرزائیوں کو اقلیت اور کافر قرار دوا لیا۔ اہلسنت بریلوی کے علماء ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیوبندی پوری جماعت مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتی جو خدا فرما لیا۔ اہلسنت نے کئے۔

اس طرح تو کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ دیوبندیوں نے بیسائیل، دیوبندیوں کے خلاف باقاعدہ جماعت بنا کر کبھی بھی مخالفت نہیں کی۔ تین تو؟ جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔ اسی طرح اشرف علی تھانوی نے کوئی جماعت

باقاعدہ بنا کر شیعہ کی مخالفت کی؟ گنگوہی نے کون سی جماعت بنائی، نانوتوی نے کون سی جماعت بنائی؟ قادیانیوں کے خلاف؟

نمبر 39: امام بریلوی اور ان کے ماننے والے گستاخ ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ج: آج کے وہابی دیوبندی تو اپنے علماء کے فتویٰ سے بھی بے خبر جا رہے ہیں ان کے تھانوی نے، گنگوہی نے کاٹھیری نے اور دیگر نے بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز و درست قرار دیا ہے۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مرد میدان ہو۔ حوالے دیکھ کر جھوٹ کے الزام سے توبہ کر لینا۔ آج یہ بکواس کر کے اپنے علماء کی توہین کر رہے ہیں فتوے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑوں نے ان کے منہ پر تھوک دیا کہ تم کس منہ سے انکار کرتے ہو۔ دیوبندیوں نے نماز جائز ہونے کا فتویٰ دے دیا۔

نمبر 40: بریلوی یہاں پاکستان میں دیوبندیوں کو گستاخ اور غیبت کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں مگر مسعودیہ میں حرمین شریفین کے وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

ج: دیوبندی حسین احمد دہلوی نے وہابیوں کو گستاخ اور غیبت لکھا ہے دیکھو کتاب "الشباب عاقب" میں۔ تناؤ دیوبندیوں اپنے حسین احمد کو چھوڑو گے یا مسعودی وہابی امام کو۔ دیوبندی گستاخ وہابی غیبت امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نماز برادر کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور یوسف لدھیانوی نے فتویٰ دیا جنگ اخبار میں کہ امام حرمین اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

کہ وہ دیوبندی بنواتے ہیں۔ بھاب دو۔ دیوبندیوں کو یوسف لدھیانوی کا فتویٰ مان کر بھی تم اپنی نماز مساجح کر رہے ہو۔ حج و عمرہ اور ذکر پیشہ دیوبندیوں کی نمازیں امام کعبہ کے پیچھے ناجائز ہیں۔ حوالہ جنگ اخبار کا۔ جمعۃ المسارک 1996ء۔

نمبر 41: بریلیوی حج کرتے ہیں اور امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور ان کا حج کیسے ہوگا۔

ج: یہ اعتراض کرنے والا جانہاںوں کا سردار ہے۔ حج کا تعلق اور شرط اور رکن، امام کعبہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے کوئی کمی یا خرابی حج میں نہیں آتی۔ بے شمار لوگ وضو کر رہے ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے بعض بیت الخلاء میں ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے۔ ان کا بھی حج ہو جاتا ہے۔ اگر دیوبندی امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو حج کا رکن اور شرط بتاتے ہیں تو لدھیانوی نے امام کعبہ کے پیچھے نماز ناجائز کہی ہے۔ چلو بھی تمام دیوبندیوں کی نمازیں ناجائز اور مساجح ہی حج بھی ناجائز ہو گیا۔ دیوبندیوں کو فرض حج دوبارہ کرنا اور تمام نمازوں کی قضاء کرو۔ گستاخوں کی حمایت کرنے چلے آجے اپنے حج اور نماز ہیں برباد کر دیں۔ سبحان اللہ۔

نمبر 42: احمد رضا نے گستاخی کی ہے اس لئے کافر ہے ہم شہوت دکھائے کو تیار ہیں۔

ج: وہ بھی واہ تھا تو ہی، گنگوہی، نانوتوی، انصاری کو علی حضرت کی کوئی گستاخی اور کفر نظر نہیں آیا جو حج کے دو کلمے کے دیوبندی کو نظر آ گیا۔ یہ تو اپنے علماء سے زیادہ اور بڑھ کر کفر کا فتویٰ لگانے میں جڑ ہیں۔ کیوں نہ ہو دیوبندی

مذہب میں احمق یا محال میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ تحفہ مرآۃ الناس۔ تو آج کے دیوبندی تھانوی سے اعمال میں علم میں فتویٰ میں کافر کہنے میں بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے ایسے کہنے والوں کے منہ پر تھوک دیا بلکہ پیٹا ب کرایا کہ ہم احمد رضا کو عاشق رسول، ایمان دار، مفتی، نیک، سنتوں کا پابند اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ حوالہ دیکھو اور تہجد پدا ایمان، تہجد پدا کراچ کرلو۔

نمبر 43: بریلیوی کلمے۔

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ فواکد فرید یہ

لا الہ الا اللہ شیلی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ فوشیہ

لا الہ الا اللہ حکیم دین بریلیوی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ فوشیہ۔

ج: پہلی بات تو یہ کہ یہ بزرگ بریلیوی کب اور کیسے ہو گئے؟ جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ یہ کلمات غیر شرعی ہیں تم فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ عورتوں کی طرح کب تک پردہ کرتے رہو گے۔ لگاؤ فتویٰ تم کس کا انتظار ہے۔ یہ تینوں بزرگوں کے یہ واقعات غلط ہیں کن گھڑت ہیں ان کی زندگی کے نہیں ہیں۔ یہ خوب صاحب ہندوؤں کو حضور علیہ السلام کا کلمہ پڑھائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ آؤ ہم فتویٰ دینے کو تیار ہیں کہ جس نے یہ کلمے بتائے وہ جاہل گمراہ سپردین، بے ایمان ہیں۔ اور ہم بھی تھانوی کے واقعہ کو بیان کرو۔ لا الہ الا اللہ شریف علی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا کلمہ خواب اور پیداری دونوں کی حالت میں پڑھا گیا۔ خواب پر تو

ہم کو کوئی اعتراض نہیں مگر پیداری میں بھی یہ کلمہ تھا تو ہی کا پڑھا گیا رسالہ الاعدائیں۔ آؤ ہم دکھائیں پھر تم تھا تو ہی پر فتویٰ لگا دینا۔ تم اسی لئے فتویٰ نہیں لگاتے کہ تھا تو ہی پر بھی لگانا پڑے گا۔ کب تک اپنے اکابر کی گفتاویوں پر پردہ ڈالو گے۔ پھر تھا تو ہی تو خواب میں نہیں تھا اس نے جو جواب دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم اس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ قبیح سنت ہے۔ حالانکہ حدیث کے مطابق تھا تو ہی کو جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ تو خواب ہے یا نہیں ہاتھ کی طرف منکر کے تین مرتبہ تھو تھو کر دیکھو۔ مگر وہ منصب نبوت کو پختہ کرتے تھے جب ہی تو کہا اس واقعہ میں تسلی ہے۔ اور اگر تھا تو ہی کا جواب درست مانتے ہو دیوبندیوں! جو بھی تسبیح سنت یعنی سنت کی اجازت کرنے والا ہے تمام دیوبندی اولیاء اللہ کا نام لے کر پڑھو۔ تمام صحابہ کا کلمہ میں نام لے کر پڑھو۔ کیونکہ یہ سب تسبیح سنت ہیں۔ اگر ایسا کلمہ نہیں پڑھ سکتے تو تھا تو ہی پر فتویٰ لگا کر جھگڑا ختم کرو۔ اس واقعہ سے دیوبندیوں میں کئی گروپ بن گئے اور بعض نے دیوبندی زبان میں پاک فتویٰ لگا دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھو کتاب ”دیوبندی مذہب“۔ اس طرح کے حوالے دینے والے ساریقہ دیوبندی سعید احمد قادری ہیں۔ جس نے من گھڑت حوالوں سے توبہ کر کے تجدید ایمان کر لیا اور کئی جتنی بریلوی بن گئے۔

اس پر بعض دیوبندیوں نے کہا کہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ سنی بن جائے گا۔ خالوں تم نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر ہو اور خود علم غیب کو دھوٹی کرتے ہو۔ شرم کرو پلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ اگر دیوبندی کو علم غیب تھا تو ان میں تو

یہ عطا کی ہو گا ذاتی نہیں، دوسک۔ تو اسماعیل دہلوی نے عطا کی علم غیب والے کو بھی مشرک لکھا ہے۔ تو یہ دیوبندی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ہوا۔ چلو چٹھی ہوئی۔ اور اس پر سچے میں لکھا کہ ایک حوالہ غایت کرنے والے کو تسلیم میں ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ اور دس حوالے دیئے ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ اس حوالے غلط من گھڑت فریب اور جھوٹے ہیں آؤ مرد میدان بنو۔

چلتے چلتے ایک اور پرچہ دیوبندی فوٹو اسٹیٹ کر کے تقسیم کرتے ہیں اس کا جواب بھی پڑھ لیں سرفی یہ ہے۔

نمبر 44: دینائے بریلو جت کو چیلنج

ج: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں کو اعلان کر کے بتا رہے ہیں کہ ہم کو تمہارا چیلنج منظور ہے قبول ہے۔

آؤ مرد میدان بنو علمی گفتگو تحریری گفتگو کرو۔

چیلنج دے کر چوڑیاں پہن کر منہ چھپائے والو کہاں ہوا اگر حلال کی اولاد ہو تو نام اور پتہ لکھو تا کہ شرائط طے کی جائیں۔ اگر سامنے آنے کی ہمت و جرأت نہیں، شاید پاؤں میں ہندی لگی ہے تو گھر میں بیٹھ کر تحریری منظرہ کرو۔ نام اور پتہ لکھ کر دینا کے دیوبندی اور وہابی جت کو چیلنج کرنا اپنا اہلسنت و جماعت ہونا ثابت کرو۔ مذہب کا انعام وصول کرو۔

تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو دعوت عام اہلسنت کے عطا کی طرح اپنے عطا کی ثابت کرو اور انعام حاصل کرو۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد چہ نگیری نقشبندی۔

خلیب مدینہ منورہ، عبد اللہ ہارون روڈ صدر کراچی۔

آؤ مرویدان بنو۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے پھرو گے۔

نمبر 45: حضور میرا مقتدی تھا اور میں اس کا امام بقول احمد رضا خان۔ غلط بات۔

ج: تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے کہ یہ الفاظ غلط بات میں دکھادیں منہ لگا انعام حاصل کریں ورنہ بہتان سے تو بچ کریں۔

دوسری بات یہ کہ یہ اعتراض جھوٹ و الزام پر مبنی ہے جو سعید احمد نے

دیوبندی مذہب کی حالت میں رہتے ہوئے لگایا۔ معلوم ہوا دیوبندیوں کا

مشغلہ ہے جھوٹ بول کر گمراہ کریں اور سعید احمد نے خود اقرار کیا کہ یہ

بہتان میں نے لگائے تھے حقیقت اور سچائی نہیں۔ اور سعید احمد نے یہ بھی کہا

کہ میری کتابوں کا حوالہ دینا حرام کی اولاد دینا ہوگا۔

تیسرا جواب یہ کہ واقعہ دیکھیں اور دیوبندی کا دجل و فریب دیکھیں۔ ان

کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت

حضور علیہ السلام سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا بركات

احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھا ہے۔

حضرات دیکھ لیں جو سرفروشی دیوبندی نے لگائی اس میں یہ الفاظ اور عقیدہ

کہاں ہے سوائے عیاری اور مکاری کے دیوبندی کو کچھ نہیں آتا۔

چوتھا جواب یہ کہ اس واقعہ میں حضور ﷺ کے علم فیہ کا اور حاضر و ناظر کا

ثبوت موجود ہے دیوبندی پہلے ان دو مسائل پر ایمان لائیں تو یہ کریں۔

پانچواں جواب یہ کہ اعلیٰ حضرت نے یہ الفاظ کہاں بیان کئے جو سرفروشی میں

ہے جھوٹ ہے تو یہ کہہ کر دو۔

چھٹا جواب یہ کہ حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے۔

حضور ﷺ کو متذکرہ کہا۔ جو کہ جھوٹ ہے۔ آؤ تم کو سمجھا دیں شاید کہ از

جائے تیرے دل میں حق بات

سناؤں جواب یہ کہ حضور ﷺ جنازے کی نماز پڑھنے تشریف لائے اور

امام بنے اور حضور ﷺ کے پیچھے احمد رضا تھے اور ان کے پیچھے باقی مقتدی۔

اب بات سمجھ میں آگئی کہ حضور ﷺ امام احمد رضا کے امام سب سے آگے پھر احمد

رضا خان لوگوں کے امام اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ یہ جنازہ

میں نے پڑھا ہے۔ اگر اب بھی سمجھ نہ آئی تو آخری رحمت بھی کر دیں۔

آٹھواں جواب یہ ہے کہ حدیث دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ نماز کے

وقت تشریف لائے حضرت ابو بکر صدیقؓ پیچھے بٹ گئے اور امامت کی جگہ

حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے ان کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان

کے پیچھے باقی افراد مقتدی بنے۔ یعنی حضور ﷺ حضرت صدیق اکبرؓ کے

امام اور حضرت صدیقؓ باقی کے امام۔

نہی مطلب اور بحث جنازے کی نماز پڑھنے کا تھا۔ اب جنازہ حضور علیہ السلام

مقتدی معاذ اللہ کیسے ہوئے اور گستاخی کیسے ہوئی؟

نواں جواب یہ کہ ایسے واقعات دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ جنازہ میں شریک ہوئے بتاؤ امام بنے یا مقتدی؟ جبکہ دیوبندی عقیدہ کے مطابق کہ اُمّی اعمال میں انبیاء علیہ السلام سے بڑھ جاتے ہیں۔ محمدؐ بر الناس، دیوبندی امام حضور ﷺ کی موجودگی میں امام بننے کو تیار ہو جائے گا۔ دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ میری عمر ستر سال ہے اور پچاس سال سے نمازی ہوں امامت کر رہا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام نے 23 سال نماز پڑھی امامت کر لی لہذا نماز کے عمل میں اتنی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔

دواں جواب یہ کہ اپنی گستاخیاں چھپانے کی خاطر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے؟ آخر ایک دن اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے وہاں کوئی تاویل بیان کر دے گا وہاں بھی جھوٹ کام آئے گا؟

نمبر 48: احمد رضا خان نے لکھا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی بتانے والا جاہل خائن کم علم ہے، لٹاؤنی رضویہ۔

ج: یہ بات فتاویٰ رضویہ میں نہیں ہے۔ دیوبندیوں میں کم رو، اعلیٰ حضرت ایک مسئلہ میں جواب دے رہے ہیں وہ اپنی نذر حسین دہلوی کو جس نے فقہ راوی کو ضعیف کہہ دیا اس پر اعلیٰ حضرت نے لکھا کہ اس فقہ راوی کو ضعیف بتانے والا جاہل ہے۔ ورنہ تحقیق اعلیٰ حضرت دیکھ کر محمد عین کے حوالے سے ثابت کیا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی ہیں اور ان کے نام بھی بتائے۔ مگر تم اعلیٰ حضرت کی بات کہاں مانو گے۔ تم نے انرا مانگا مابہتان لگنا جھوٹ بولنا

ہے اور بس۔ لیکن آؤ بخاری شریف میں ضعیف راوی بھی ہیں خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تسلیم کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "المصنف" میں خود امام صاحب نے ضعیف راوی بیان کئے اور ان میں دو راوی بھی ہیں جن سے بخاری شریف روایت ہے۔ جواب وہ؟ آتا ہے ان کو بخاری شریف میں نہیں آتی۔

وہابیو! بخاری شریف کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے فتوے سے نوید کرو۔ کہ چاروں امام اور ان کے مقلد مشرک ہیں۔ حوالہ محفوظ بشرط تو یہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے یہ حوالے بھی محفوظ بشرط تو یہ دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 47: احمد رضا خان بریلوی کو حدیث کی معلومات اتنی نہیں تھیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی حدیث دہائی دیکھنی، فتوہ فتاویٰ رضویہ کی جلد دوم دیکھو پھر بتاؤ کہ حدیث کی معلومات میں کیا مقام ہے؟ جس کو پڑھ کر علم والوں کی آنکھیں غٹھری ہوتی ہیں دل اسٹار باغ ہو جاتا ہے۔ اور جاہل کو آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔

نمبر 48: احمد رضا خان کی وصیت میں کھانے پینے کی بھی فرست ہے۔

ج: جی ہاں مگر کس کے لئے غریبوں کے لئے، اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے نہیں۔ ایسا اسباب میں غریبوں کا خیال کہ جو چیز اپنے لئے پسند تھی وہ غریبوں کو کھلانے کی بات کر رہے تھے۔ وہابیو! اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں تم غریبوں کو بھی دشمن ہو گئے۔

اگر وہابیوں کے لئے وصیت کر جاتے تو وہابی خوش ہوتے مگر وہابی ایصال ثواب کے دشمن ہیں وہ گیارہویں کیسے لکھاتے، دیوبندیوں! اپنے ادا پر علماء کے مرتے وقت کی حالت دیکھو ایک دیوبندی نے مرتے وقت مردہ کی فرمائش کی وہ لکھاتے ہی دم نکل گیا۔ دوسرے دیوبندی نے مرتے وقت نکڑی کی فرمائش کی اور بغیر اجازت کھیت میں سے (چوری کی) نکڑی کھا کر دال قاضی ہو گئے۔ تھانوی کی وصیت دیکھو کہ بیوی کے لئے کہا کہ سب ایک ایک روپیہ دے دیئے۔ یہ حوالے دکھانے کو تیار ہیں بشرط تو یہ۔ اب بتاؤ مرتے وقت پیٹ کی نگرکس کو بے اور غریبوں کی نگرکس کو۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ مولوی صاحب پھل خرید رہے تھے اور دنیا سے چلے گئے۔

نمبر 49: احمد رضا خان بات، بات، وہابی طاقے تھے۔

ج: بتایا اس کو جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو دیوبندیوں نے خود اقرار کیا ہے کہ ہم وہابی ہیں۔ دہلوی، تھانوی، گنگوہی، انیسوی، نعمانی اور دیگر کے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ حوالے دیکھو اور وہابیت سے توہید کرو۔ آج دیوبندی وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں تو اپنے بڑوں پر توئی لگاؤ؟ یا ان کی قبر پر جا کر مراقبہ کرو کہ اے اکابر دیوبند! تم نے کیوں وہابی ہونے کا اقرار اپنی زبان سے کیا۔

نمبر 50: احمد رضا خان کو چند علوم بھی مشکل سے آتے تھے۔

ج: ۵۲ علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی اور اس کی ایک جھلک فتاویٰ رضویہ میں

ملاحظہ کرو پھر بتاؤ کیا خیال ہے؟ اور کیا حال ہے؟

نمبر 51: احمد رضا خان بغیر حوالے اور ثبوت کے لکھ دیتے تھے۔

ج: ایک مسئلہ بتا دو جو اعلیٰ حضرت نے بغیر حوالے کے لکھا ہو؟ چند اعتراض طوطے کی طرح رٹ لینا اور بات ہے ثبوت کے ساتھ بات کرنا اور بات ہے اگر سچے ہو تو پیش کرو۔

نمبر 52: احمد رضا خان نے ایک مسئلہ سے رجوع کر لیا تھا معلوم ہوا غلطیاں کرتے تھے۔

ج: رجوع کرنا تو اہل حق کا شیوہ ہے۔ دیوبندیوں کی طرح خدا اور انا کا مسئلہ نہیں بنایا کہ مرکز میں مل گئے مگر توہید و رجوع نہ کیا، بے شمار اہلسنت کے بزرگوں نے رجوع کیا۔ بتاؤ دو بھی غلطیاں کرتے تھے؟ رجوع کرنا علماء کی شان ہے عزت ہے۔ ورنہ علمائے دیوبند کے خلافتوں کی فہرست ہم سے طلب کرو۔ اور ان کا رجوع کرنا ثابت کرو۔

نمبر 53: احمد رضا خان نے لکھا کہ میرادین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر نہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

ج: یہ اعتراض میں مختلف کتابوں میں کیا گیا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تکلیف کیا ہے اور یہ اسلام کے خلاف ہے تو ثابت کرو۔ ورنہ مسعودین، مذہب اسلام اور عقیدہ ہے جو ہر فرض سے اہم فرض ہے، اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں اہلسنت کے مطابق عقائد ہیں۔ اگر تم کو لفظ میرادین۔ پر اعتراض ہے تو بتاؤ فرشتے قبر میں پوچھیں گے ”ما یکت“ میرادین کیا ہے؟ کیا تمام

دیوبندیوں کا دین الگ ہے؟ دیوبندی اکا بر نے لکھا کہ ہر شخص کا دین اس کے ساتھ ہوتا ہے جو اب دو؟ کیا فتویٰ ہے؟ اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے سے پہلے گھر کی خبر لے لیا کرو۔

نمبر 54: احمد رضا صرف شاعری آتی تھی وہ نعت خواں تھے۔

ج: شکر ہے دشمن بھی مانتا ہے اعلیٰ حضرت کی نعت کو اور یہ صحابہ کی سنت تھی۔ اور شاعری میں کسی دنیا دار کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ شان مصطفیٰ ﷺ اور شان صحابہ اور اہلبیت اور اولیاء کرام کے تشبیہ سے ہی کہے، کان کھول کر سن لو اعلیٰ حضرت کا ہر شعر قرآن وحدیث کی تفسیر کے مطابق ہے۔ آدمی مرد میدان ہو۔ تم شعر پڑھو ہم اسکی تفسیر میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ تمام دیوبندیوں میں کسی کو اعلیٰ حضرت کے اشعار سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں اسی لئے اعتراض کرتے ہیں۔

نمبر 55: احمد رضا خان نے لکھا کہ قبر میں ازواج مطہرات کا آنا اور حضور ﷺ کا شب پاشی فرمانا۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ عبارت علامہ مزدنی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، ان پر فتویٰ لگاؤ؟ اگر حلال کی اولاد ہو؟ اعلیٰ حضرت کا کیا تصور اور لفظ شب پاشی، رات گزارنے کو کہتے ہیں۔ فتاویٰ نے لکھا کہ ایک بزرگ تیس شہروں میں ایک وقت میں شب پاشی کرتے تھے۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 56: احمد رضا خان نے واقعہ لکھا کہ نیا کفن رکھ دینا فلاں کو ضرورت ہے۔
ماتنوعات۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا جس کا نام ”بشر المکاب بلقا ما الخیب“ ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر غیرت مند ہو تو؟ تھانوی نے واقعہ نقل کیا کہ قبر سے کپڑے منگوانا فلاں بزرگ کا واقعہ۔ جواب دو؟

نمبر 57: احمد رضا نے ختم میں ستر ہزار چھوڑا دیے اور چنے لکھے بلادہ۔

ج: اعلیٰ حضرت نے آگے یہ بھی لکھا کہ شرعاً کوئی وزن یا تعداد مقرر نہیں ہے۔ دیوبند یو اہلادہب اعتراض کرتا، اپنی عقل کا طالع گرداؤ، اور شرعی خرابی بتاؤ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 58: بریلوی کا عقیدہ قبر میں نام لوں گا احمد رضا کا۔ دایع المصنعت۔

ج: یہ ہمارا عقیدہ نہیں، جھوٹ سے تو یہ کہہ اور نہ حق یہ مستتر کتاب ہے۔ پھر بھی جواب دیتے ہیں۔ تھانوی نے افاضات الیومیہ میں لکھا کہ قبر میں جواب دیا ایک شخص نے کہ میں دعویٰ ہوں نوٹ اعظم کا۔ لگاؤ فتویٰ تھانوی پر محمود الحسن دیوبندی نے لکھا سرشہ کشکوی میں کہ،

۔ قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید وقاسم

جواب دو؟

نمبر 59: بریلوی عقیدہ بعض اولیاء خدا سے بھی کشتی لاتے ہیں۔ فوائد فریدیہ۔

ج: دیوبندی فوائد فریدیہ کے اور بھی حوالے پیش کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سب کے منہ توڑ جواب دیکھو فواید غلام فرید کوٹ مٹھن کے بزرگ ہیں اور شاعر ہیں یہ اعلیٰ حضرت سے پہلے کے بزرگ بریلوی کیسے ہو گئے؟

جھوٹ سے توبہ کرو، یہ ہمارا عقیدہ نہیں دوسرا جھوٹ توبہ کرو، اعلیٰ حضرت نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا پھر کیوں اعلیٰ حضرت کے کلمات میں ڈالتے ہو، تیسرا جھوٹ توبہ کرو، اور ان پر فتویٰ لگا دیا تمہارے مفتی مر گئے ہیں۔ دیوبندی کی کتاب "ارواحِ خلاصہ" میں ایک بزرگ نے کہا رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہوا ہے۔ فتویٰ لگاؤ اگر شرم و غیرت ہے۔ اور جواب دو؟

نمبر 60: ظفر علی خان نے بریلویوں کی اشعار میں مذمت کی۔

ج: اور یہ اشعار بھی ظفر علی خان کے دیوبندی مسین احمد کو کہئے۔ حق ادا کر دیا۔

۔ مسین احمد کہتے ہیں خوف ریز سے مدینے کے

مکمل تو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

ظفر علی خان اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے کے مرید عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

نمبر 61: بریلوی نہ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت کو اور علامہ فضل حق خیر آبادی نے ان کو مسلمان کہا۔

ج: علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت کو دہلی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، ان کی کتاب تحقیق الفتویٰ میں ہے بازار میں موجود ہے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔

نمبر 62: بریلویوں کے یہ ہر علی شاہ نے دہلی کو اچھا کہا۔

ج: حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مہرِ میر میں دہلی کی وجہیں

اُڑا دیں اور فتویٰ الایمان کا رد کیا اور بتایا کہ وہ دہلی نے بتوں کی آیات، اشیاء و اولیاء پر چسپاں کیں جو گمراہی اور جہالت ہے، یہ ہے تعریف اعلیٰ حضرت دہلی کی۔

نمبر 63: احمد رضا نے دہلی کے ستر کفریات بتائے لیکن کافر نہ کہا کیوں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے دہلی کی توبہ منظور ہوئے کی وجہ سے کافر نہ کہا۔

دیوبندیوں کو کسی طرح جہنم میں نہ لایا۔ چاہے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مان لو۔ جو نا تو فتویٰ، گنگوہی، نقشبوی، نقشبوی پر لگایا۔ مگر تم نہیں مانو گے صرف یہاں باری کرنا مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اعلیٰ دہلی کو کافر کہہ دیتے تو پھر پھر بھی نہ مانتے، پھر اس طرح مخالطہ کیوں دیتے ہو؟ اور پھر تم اعلیٰ حضرت کے فتوے کا انتظار کیوں کرتے ہو، خود کیوں نہیں لگاتے فتویٰ؟ اچھا پھر فیصلہ کن بات کرو۔ جو اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا وہ مان کر دکھاؤ تا کہ ہم کو یقین آجائے کہ تم اعلیٰ حضرت کو کفر کا فتویٰ بھی مان لیتے۔ اعلیٰ حضرت کا آخری فیصلہ یہ ہے دہلی کے متعلق کہ وہ دہلی پر یہی طرح ہے اگر کوئی کہے کہ کافر تو ہم نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ دیوبندیوں اگر تمہاری ایک زبان ہے تو اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ مان لو۔ اعلیٰ حضرت دہلی کی عبارت بغیر نام کے دیوبندیوں سے فتویٰ لیا گیا تو دیوبند سے دہلی کو جاہل، گمراہ، باطل، بدعین، اہلسنت سے خارج رکھا، ثبوت دیکھو توبہ کرو۔

نمبر 64: احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں غلطیاں تھیں اس وجہ سے پابندی لگی مرثین میں۔

ج: غلاموں پابندی ختم نہ لگوائی دھوکہ اور فریب دے کر۔ وہابی مفتیوں کو لالچ دے کر آؤ مرد میدان بنو۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی غلطیاں بتاؤ، ہم درست کرنے کے لئے تیار ہیں جو غلطی ہو پھر اس کا درست ترجمہ کرو، اور اپنے دیوبندیوں کا ترجمہ بھی پیش کرو۔ دعوت عام ہے دنیا کے دیوبند، وہابیت کے مولویوں کو آؤ بچے ہو تو؟ ورنہ ہم سے طلب کرو دیوبندیوں کے تراجم میں دوسو غلطیاں دکھانے کو تیار ہیں۔ تم تحریر کرو غلطیاں دیکھ کر درست ترجمہ چھاپ دو گے؟ اور اگر پابندی اس لئے لگی کہ ترجمہ غلط تھا، تو پھر سنو دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت پر کسے میں پابندی لگی۔ بتاؤ دیوبندی تبلیغی جماعت غلط ہو گئی جواب دو؟ ہم اخبار سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 65: احمد رضا نے تقابیر کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

ج: ایک آیت کا ترجمہ دکھاؤ اگر مرد ہو تو کہ یہ تفسیر کے خلاف ہے ورنہ ہم دکھاتے ہیں دس دس تفسیریں ثبوت کے طور پر جو ترجمہ ہے وہی تفسیر ہے جو تفسیر ہے وہی ترجمہ ہے۔ دیوبندیوں! تم کو جو موقع ملنا دھوکا دینے کا وہ تھا کہ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں اردو کے الفاظ لکھیں تھے اور آج کی اردو میں وہ الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ تم کہہ دیا کہ دیکھو یہ الفاظ دنیا میں استعمال نہیں ہوتے جو اعلیٰ حضرت نے کئے۔ ارے اب نہیں ہوتے وہ اور بات ہے مگر سو سال پہلے ہوتے تھے۔ اس وقت کی لغت میں اور عام استعمال میں وہ الفاظ تھے آؤ ثبوت دیکھ کر مان لو، مگر تم نے تو ”میں نہ مانوں“ کی گولی کھا

رکھی ہے کیسے مانو گے۔ دیوبندی غلط ترجموں کی ویڈیو کیٹ بازار سے ملتی ہے اس کو دیکھ لو اور تھے درست کرو۔

نمبر 66: احمد رضا نے غلط فتوے دیئے اور دھوکہ منڈی لگا کر مٹی مٹی۔

ج: ایک فتویٰ اعلیٰ حضرت کا غلط ثابت کر دینا ہزار انعام حاصل کرو۔ ہے کوئی انصاف پسند حق پسند دیوبندی جو اپنے کبے کی لالچ رکھے۔ ہم دکھاتے ہیں دیکھو کون کھڑت کتابوں کے حوالے دیتے ہیں دیوبندی اکابر علماء نے۔ نمبر ۱ کتاب کا نام حلقۃ المقلدین۔ نمبر ۲ دایۃ البریہ۔ نمبر ۳ مرآۃ الحقیقت۔ نمبر ۴ خزینۃ الاولیاء۔ نمبر ۵ دایۃ الاسلام۔ نمبر ۶ اور ۷ کے مصنف کا نام لکھا، علامہ محمد تقی علی خان۔ نمبر ۸ نوٹ الاعظم کے نام سے۔ نمبر ۹ شاہ حمزہ ماریہ دی۔ نمبر ۱۰ علامہ رضا علی خان۔

دیوبندیوں کو دے زمین پر ان ناموں کی کتابیں ان مصنفین کے نام کی موجود ہیں نہیں۔ اگر دیوبندی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ کتابیں پیش کر دیں؟ ہم خوشی سے ایک کتاب دکھانے پر ایک لاکھ روپے دیے کو تیار ہیں۔

ارے دیوبندیوں میں تو جوان بھی ہیں کوئی ایک تو انصاف کی بات کرے اور دیوبندیوں سے پوچھئے کہ یہ کتابیں کہاں ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ہنگی، ہمارا ہندو، عیسائی، سکھ، یوڈی، بدھ مذہب والے موجود ہیں مگر ایسی گمراہی حرکت گندے مذہب والوں نے بھی نہیں کی۔ پانچ کتابوں کے نام۔ مصنفین کے نام۔ اور پانچ عدد نمبر۔ یہ پندرہ جہوت ہیں اگر کتابیں پیش نہیں کرتے تو پندرہ جہوت سے اطلاع دینا تو بہ نامہ شائع کرو۔ ورنہ پندرہ سو

مرتبہ آیت کا ترجمہ کر کے دم کرنا ہے اور نہ کہ

”جہنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

نمبر 67: بریلی سید جماعت علی شاہ علی پوری نے بھی دیوبندی کو اچھا لکھا ہے۔

ج: اگر تم کو اسی دینے تو ہم دیکھ لیتے کہ کیا لکھا ہے اور وصول کا پل مکمل جاتا۔

مگر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو کہا میری ماں نے

جماعت علی شاہ نام رکھا ہے۔ میں پوری دیوبندیت کے مقابلے میں

جماعت کی طرح کیلا ہی کافی ہوں۔

نمبر 68: بریلی میں تو پاگل خانہ بھی ہے۔

ج: ایک راستہ بریلی شہر ہے، دوسرا بائس بریلی شہر ہے، ہم کون سے شہر کے پاگل

خانے سے آئے ہو اور پاگل پر شریعت میں کوئی گرفت نہیں، لیکن دیوبند کا

معنی شیطانی جماعت ہے اور قرآن میں شیطان کو کافر کہا ہے۔ تو اس کی

جماعت مسلمان کیسے؟

نمبر 69: بریلیوں نے علامہ اقبال پر بھی فتویٰ لگا دیا تھا۔

ج: ابتداء میں علامہ اقبال نے شریعت کے خلاف اشعار کہے تو مفتی اسلام اپنا

فرض پورا کرتے ہیں۔ اور دیوبندی کو علامہ صاحب بہت اچھے لگتے ہیں تو

ان کے یہ اشعار پڑھیں کہ

”ہم بنو ہند اندر رموز دیں ورنہ

نزدیوبند حسین احمد اچھا ہے ہوا بھی است

دیوبندی عام رضائی نہ کہا،

یہ منصب اظہار سے فتویٰ کی یہ اندھیری

فکاری شیطان کا فسوں دیکھ رہا ہوں

اسنے دیوبندی حقیقت دیوبندی کی ذہانی پڑھیں۔

دعا کی دال ہے یا جوج کی ہے یا اس میں

وطن فردوسی کا داؤد بی کی ب اس میں

جو اس کے لذت میں نا جہیم غلطان ہے

تو اس کے دال سے دجناہمت نمایاں ہے

لے یہ حرف پورے چار تو دیوبند بنا

برے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

(حوالہ علی رسالہ فروغی ص ۱۹۵ء)

دیوبندیو! جہاں پاگل خانہ ہوتا ہے وہ اسی شہر کے پاگلوں کے لئے نہیں ہوتا

بلکہ دوسرے شہروں سے بھی پاگل لائے جاتے ہیں مثلاً دیوبند، سہارنپور،

مگنکوہ، انپٹھ۔

ہم دیوبندیوں کا موجودہ دور میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے

پورڈ پر مسلک دیوبند لکھنا شروع کر دیا ہے۔ ہم اہلسنت کو یہ بتانے میں اور

عوام کو بھیجے میں آسانی ہوگئی کہ یہ ہیں ”شیطانی جماعت والے“۔ لہذا ہر جگہ

اپنے در سے مسجد میں لکھیں مسلک دیوبند شکریہ۔

اور اور حیدر آباد میں بھی پاگل خانے ہیں کیا ہاں کے تمام دیوبندی پاگل

ہیں؟ امید ہے کہ پاگل پن کے دور سے نہیں پڑیں گے ورنہ دوسرا ذلزلہ

کتاب کی صورت میں جلدی آجائے گا۔

نمبر 70: تم جیسے بریلوی کو دیکھ لو گناہ نگاہ جان سے ہاتھ دھوئے پڑیں گے۔

ج: سو دہا سستا ہے دین اسلام میں موت آجائے شہید کا درجہ ملے گا۔ کاش تم گولی اور گالی کو چھوڑ کر علی شرعی و لاکل سے بات کر لو تو بہتر ہے۔

نمبر 71: علامہ اقبال کو کافر کہا بریلویوں نے۔

ج: اس کا جواب گذر چکا کہ غیر شرعی اشعار پر شرعی فتویٰ دیا تھا تاؤ یہ جرم ہے؟
نمبر 72: بریلوی نے قاتل اعظم کو کافر کیا۔

ج: یہ بھی ابتدائی باتیں ہیں اور جو بھی ناسق ہوگا اس پر فسق کا فتویٰ لگے گا۔

دوسری بات یہ کہ تجانب اہلسنت کتاب ہمارے نزدیک معتبر نہیں اور مذہبی یہ عقائد کی کتاب ہے۔

اسپے گریاں میں منہ ڈالو، حسین احمد دیوبندی نے مسلم ایک میں شرکت کو حرام کہا اور قاتل اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ دہکالہ و الصدرین، دیوبندیوں نے شیعہ احمدیوں کو اویہ جمل قرار دیا۔ اور عطاء اللہ بخاری نے کہا اک کافر کے واسطے اسلام چھوڑا۔ یہ قاتل اعظم ہے یا کافر اعظم۔ خطبات احرار۔ کسی دیوبندی کے پاس جواب ہے تو پیش کرے۔

نمبر 73: بریلوی امام کے بیٹے نے کہا حج فرض نہیں۔

ج: اصل بات کیوں نہیں جانتے کہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر صرف اس سال حج مؤخر کرنے کو کہا جبکہ نجدی و ہابی ظلم کر رہے تھے مسلمانوں پر اور دیوبندی تھانوی، محمود الحسن زندہ تھے وہ اپنی زبان کا کتہہ نہ دیکھ رہے

تھے وہ خاموش رہے۔ تاؤ جاہل تھے؟ لہذا حج فرض نہیں یہ عہدت کہاں لکھی ہے۔ جھوٹوں کے سردار شہوت دکھاؤ ورنہ تو پھر کرو۔

نمبر 74: احمد رضا نے لکھا ہے پہلے اور بعد صلوة و سلام رائج کیا۔

ج: سات سو سال پہلے یہ سلسلہ شروع ہوا، حرمین مکہ میں بھی ترکوں کی حکومت میں صلوة و سلام پڑھا جاتا تھا، محدثین نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ثبوت دیکھا اور اپنی مسجد میں شروع کر دی، ورنہ جھوٹ اور الزام سے تو پھر کرو۔ جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ہے جائز ہے ہاں پر کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 75: احمد رضا خان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، درود ایجاد کیا۔

ج: یہ درود و سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا تمام فرضتوں نے پڑھا میلا و شریف کی رات اور تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام نے پڑھا۔ تمام اولیائے کرام نے پڑھا علامہ حق اہلسنت نے پڑھا۔ لطف کی بات یہ کہ دیوبندیوں نے بھی پڑھا۔ تھانوی نے بھی پڑھا۔ تیسری جماعت کے ذکر یا نے پڑھنے کا حکم دیا، کتنے ثبوت دیکھ کر تم بھی پڑھو گے تحریر کرو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ جھوٹ اور الزام سے تو پھر کرو۔ ہاں اشرف علی تھانوی پر درود پڑھا کیا رسالہ لکھا۔ میں فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 76: خاتلہ کے بریلوی سجادہ نشینوں نے دیوبندیوں کی تعریف کی تھی۔

ج: ایک شخص کے منہ پر کسی بزرگ نے تھوک دیا اسکی گستاخی کی وجہ سے، وہ شخص سمجھا کہ حضرت نے میرے منہ پر لعوب دھن ڈالا ہے برکت کے لئے۔ اگر کوئی اس طرح تعریف پسند کرتا ہے تو اس کی مرضی، وہ بریلوی سجادہ نشین

کون ہیں؟ کہاں کے ہیں؟ کسی کی اولاد ہیں؟ چلو یہ بھی چھوڑ دو۔ صرف اتنا تبادلو کر دیو بندی گستاخانہ عبارتیں پڑنے کے بعد اگر کسی نے تعریف کی ہے، اس وہ حوالہ پیش کر دو؟ ورنہ گھر کی چار دیواری میں بٹلیں بجائے گا کیا فائدہ۔

نمبر 177: علماء دیوبند کے کفر پر اجماع کا ثبوت نہیں ہے۔

ج: شکر ہے تم نے دیوبندیوں پر کفر تسلیم کر لیا، اب اجماع سے ثبوت دکھانا ہے۔ آؤ دیکھ لو اس پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کی نظیہ شریف کی گستاخی بھی کفر ہے۔ تو حضور ﷺ کی ذات کی گستاخی تو بدربہ اولیٰ کفر ہے۔ اب تو گستاخوں کی جماعت کو چھوڑ کر تجھ یا ایمان اور تجھ یا کفر کا کرلو۔

نمبر 78: جب قنوی نے عبارت بدل دی تو بریلویوں کو کفر کا فتویٰ واپس لینا چاہیے۔

ج: ایک تو یہ معلوم ہوا کہ قنوی نے اپنی گستاخی سے توبہ و رجوع نہیں کیا۔ پھر فتویٰ واپس کیوں؟ عبارت بدل دی یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پہلی عبارت حفظ الایمان میں گستاخی تھی، اگر کسی دیوبندی کے پاس قنوی کی تو تحریروں سے تو وہ ضرور دکھا دے تاکہ ہم بھی دیکھ لیں۔

نمبر 79: احمد رضا نے رشید احمد گنگوہی صاحب پر جلی فتوے سے کفر کا حکم کیا۔

ج: تمام دیوبندیوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر فتویٰ گنگوہی کا ہوا تو وہ کافر ہے، جس فتوے میں وقوع کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ یوں چکا ہے، معاذ اللہ

ہم نے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ فتویٰ گنگوہی کا ہی ہے جس کو دکھ کر زمین شریفین کے علماء حق نے کفر کی تھی، اور اس کے اصل گنگوہی کا فتویٰ ہونے کے لئے دس شواہد موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ ثبوت ہے کہ گنگوہی کی تحریروں میں موجود ہیں اور وہ فتویٰ کسی ایک سپرٹ کو دکھا کر فیصلہ کرالو جو وہ فیصلہ دے ہم کو منظور ہے، باقی شواہد اگر دیوبندی تحریری ہات کرے تو ہم دکھا سکیں گے۔

نمبر 80: ہم دیوبندی اتحاد امت کو ناچا ہے ہیں مگر بریلوی علماء نہیں کرتے۔

ج: ہم نے کب انکار کیا ہے اتحاد سے صرف ایک شرط ہے، مثال کے طور پر فیک چور دوسرے نمازی سے اتحاد کرنا چاہتا ہے، دینی چاہتا ہے نمازی یہ کہتا ہے چور سے کہ تو چوری چھوڑ دے اور اتحاد کر لے دیوبندیوں تم جتنا چور چوری چھوڑے یا نمازی نماز چھوڑے جو جواب تمہارا دینی ہمارا ہے۔ آج دیوبندی اپنے علماء کی گستاخانہ عبارتیں کفر یہ قرار دیں تھیں یہ ایمان کریں اتحاد شروع ہو جائے گا۔

نمبر 81: بریلویوں کو کیا فائدہ ملے گا دیوبندی علماء کو کافر قرار دے کر۔

ج: دینی فائدہ ملے گا جو قادیانی دھالی کو کافر قرار دینے میں ملتا ہے۔

نمبر 82: احمد رضا خان کو حجاز مقدس میں گرفتار کر لیا تھا۔

ج: دیوبندیوں کی سپہری جماعت میں ایک بھی جنگی بولنے والا نہیں، چلو بات کر دی الزام تو کوئی حوالہ کوئی ثبوت؟ دعویٰ بغیر دلیل کے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت کی جو عزت حرمین میں کی گئی وہ کسی عالم غبی کی نہ

دیکھی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ شریف مکہ نے چند سوالات پوچھے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کے جواب دینے کو شریف مکہ لکھا خوش واکہ وہ امام تک اعلیٰ حضرت کا قیام رہا اور علماء و ملاقات کے لئے آتے رہے۔ حسین احمد نے یہ جھوٹ لکھا شہاب ثاقب، مہس جو دو مہینہ گھڑت کتابوں کے نام سے دعوہ کے وے چکے ہیں اور ۱۳۰۶ گالیاں اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں اعلیٰ حضرت کو۔ جب فرض حوالے دے سکتے ہیں وہ جھوٹ نکلیں تو کیا زری بات ہے۔

نمبر 83: احمد رضا کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

ج: یہ جھوٹ بھی حسین احمد بدین پوری کا ہے، جن کا برا یہ حال ہے۔ ان کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ دیو بدین کو اس صوفی انتہاवाद کو کس واقعہ کے بعد دو ماہ تک اعلیٰ حضرت میں کیسے ٹکرمہ رہا؟ اور پھر بدین منورہ کیسے چلے گئے؟ اور شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ بدین منورہ سے دو ایسے ہندوستان والی بات چکی ہے۔ دو میں سے ایک جھوٹ مان کر تو یہ کرو؟ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

-۵۰-

نمبر 84: احمد رضا کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا مگر وہ نہیں آئے۔

یہ خواب کہا بابت ہوگی کہس نے **چلیخ** دیا تھا؟ کب دیا تھا؟ نام کیا تھا؟ پھر اعلیٰ حضرت نے کیا جواب دیا جبکہ قاضی، انگلوں، انیسویں، نانوتوی کو جرح لکھتے ہیں ہوئی کہ گھر بیٹہ گھر بیٹہ مائلہ کر لیتے کیا وہ دیوبندی کا رہے سے فریاد ہوا مولوی تھا؟ تم نے اسے تو شیعہ تھے وہوں نے **چلیخ** دیا مائلہ کا، اعلیٰ حضرت کی طبیعت خراب تھی پھر بھی فرمایا مجھے مائلہ سے میں مر جانا

قبول ہے، مگر مناظرہ سے فائدہ کمزور ہوتا منظور نہیں۔ اور تحریر لکھ دی جس کو دیکھ کر شیعہ مناظرے سے فرار ہو گئے۔ دیوبند یا اجماع پیش کر دے۔ ورنہ شرع کر دے۔

نمبر 85: بریلوی اعلام منظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

کوئی شے نہ ہے تو پیش کر دیا اگرچہ ہوا ورنہ آؤ کر اپنی کے اور دو بولوی سکھ
کے فقیر کے سامنے آئے کی جرات نہ کر سکے جب مناظرہ کا وقت آیا یا وہیل
ہو کر بھاگ گئے۔ اے احمد قیق کو اور باطل پرست سے توبہ کراد۔ مناظرہ
اعظم محمد عمر خدائی امجدی رحمتہ اللہ علیہ کے آنے پر دیوبندی جاؤں چھوڑ کر
بھاگ گئے۔

نمبر 86: احمد رضا خاں نے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے لگائے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت کوئی دلیل پیش کرو، پیش کرو اگر ہے۔ ورنہ آؤ تقویۃ الایمان میں موجود ہے بات بات پر کفر شرک کے فتوے دیکھو۔

شُرک کی مہشیں

جو کسی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک

جو قبر پر غلاف لالے وہ شرک

چونہی ولی کے مزار کے آس پاس ادب کرے وہ مٹھرک

جوئی اور ولی کی تعظیم کرے وہ مشرک

جو یہ سمجھے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے وہ مشرک

جو قبر سے اٹھے پاؤں چل کر ادب کرے وہ مشرک

جو ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک

جو ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک

جو زیارت کے لئے سفر کرے قبر کی طرف آئے وہ مشرک

جو ولی کی قبر پر خدمت کرے وہ مشرک

کفر کی مشین

جو بیٹے کی بیٹی یا بیٹی پر بکراؤ رخ کرے وہ کافر

جو بسم اللہ کی محفل کرے وہ کافر

جو ہر امانت سے وہ کافر

جو محرم کی محفل کرے وہ کافر

جو سیلاؤ کی محفل کرے وہ کافر

جو گیارہویں کرے وہ کافر

جو شعبان میں طوہ پکائے وہ کافر

جو مٹی کی رسم کرے وہ کافر

جو کہے دن سویاں پکائے وہ کافر

جو قبر پر چراغ ہلائے وہ کافر

جو رواں کرے وہ کافر

جو عرس کرے وہ کافر

جو عید کے دن اگلے ملے وہ کافر

جو کنسن پر لکھے وہ کافر

جو عقیدہ کو کافی جانے وہ کافر

جو قبر میں شجرہ رکھے وہ کافر

جو برسی منائے وہ کافر

جو کفر کے ساتھ چادر بنائے وہ کافر

جو اپنے مکان کو زینت دے وہ کافر

جو چاند اور داغ پڑھے وہ کافر

جو یہ نام رکھے، جیر بخش، علی بخش، وہ کافر

جو سوئم کرے وہ کافر

جو منقرہ بنائے وہ کافر

دیوبندیو! اگر غیرت، شرم ہے تقویۃ الایمان کتاب لازم یہ شرک و کفر کی مشین

دکھاتے ہیں اور دیکھ کر دیوبندی پر فتویٰ لگاؤ؟ ان میں سے سب شمار کام

دیوبندی کرتے ہیں، اٹھیل دیوبندی کے فتوے سے وہ دیوبندی کافر و مشرک

ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو تجدید ایمان اعلانیہ کر دو۔ اگر نہیں تو حدیث کے

مطابق جو مسلمان کو کافر و مشرک کہے اگر وہ نہیں ہے تو کہنے والا کافر و مشرک

ہو لیا نہیں؟ جواب دو؟

نمبر 87: احمد رضا خان نے بدعت کے فتوے دیئے ہیں۔

ج: ایک حوالہ ایک ثبوت ایک بدعت ثابت کرو اعلیٰ حضرت نے کمرے کا حکم دیا

ہو، دس ہزار روپے انعام وصول کرو۔ تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے۔ بدعت کی تعریف کر کے تبادلی نہیں کیا سکتے، یا پھر پوری جماعت میں صرف ایک مولوی مفتی، عالم دین، شیخ اللہ بٹ دکھا دو جو بدعت کے مفتی بن گیا ہو اور سند یافتہ ہو، سب کو قہقہہ ہے، قیامت تک دکھا دو؟ ورنہ اسطیل دہلوی نے تقویہ الایمان میں چاروں سطی والوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی کو بیہودیوں کی طرح لکھا، بدعت لکھا ہے، دیوبندیو! یہ ہے تمہارا امام جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو بیہودی اور بدعتی لکھا ہے، دیوبندیو! دہلیو! مبارک ہو تم کو نقشبندی، قادری، چشتی بن کر دھوکہ دے رہے ہو وشرم کرو، دیوبندیو! اگر غیرت ہے تو اسطیل دہلوی کو چھوڑ دو اعلان ہے، یا پھر چاروں سلسلوں کا نام لینا چھوڑ دو۔ جواب دو کیا منظور ہے؟

نمبر 88: بریلوی عالم نے وقت مخصوصہ میں حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر لکھا ہے۔ یہ گستاخی ہے۔

ج: سبحان اللہ، دیوبندیو! تم حاضر و ناظر نہیں مانتے پھر گستاخی کیسی، دیوبندیو! نے حاضر و ناظر پر شرک کا فتویٰ لگایا ہے۔ دیوبندیو! اپنی عقل کا علاج کراؤ۔ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے عقیدے دیکھ لیا کرو اگر تم حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مان لو پھر اعتراض کرو تو ہم تم کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

نمبر 89: بریلوی مفتی نے جاہ الحق میں لکھا کہ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔

ج: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو لکھا کم از کم اور دو طریق دیکھ لیتے تو اس میں جواب موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے کتب عقائد میں ہے، خدا پرند زمانہ گزرے، اس کے آگے مفتی صاحب نے یمن آیات سے وضاحت کر دی ہے کہ حاضر کا معنی سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا۔

ناظر کے معنی لکھیں کہ، آنکھ کا تلس، نظر، ناک کی دگ، آنکھ کا پانی، اور چہرہ سطر بعد تو آسان الفاظ میں لکھا کہ حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ کہ قوت قدسیہ والا ایک جگہ نہ کر تمام عالم کو اپنے کتب دست کی طرح دیکھے اور آگے روح، جسم اور قبر کے لفظ بھی لکھے، آنکھیں کھول کر پڑھا کرو۔ اب تمام دیوبندی تائیں، ایسے حاضر و ناظر کے معنی میں تم خدا کو مانتے ہو؟ دیوبندی کسی مکان میں اللہ کو مانتے ہیں؟ کیا دیوبندی اللہ کے لئے آنکھ کا تلس، ناک کی دگ مانتے ہیں؟ روح جسم قبر مانتے ہیں؟ معاذ اللہ، جواب دیا؟

اس کو مفتی صاحب بتا رہے ہیں کہ ان معنوں میں خدا کی صفت نہیں۔ دیوبندیو! تم ذرا حاضر و ناظر کے معنی بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لئے ابھی پتہ لگ جاتا ہے کس صفت کا انکار ہے یا اقرار ہے؟ دیوبندیو! تم کس طرح اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہو وضاحت کرو؟

اعتراض کرنے والا اگر شرعی دلائل سن کر مان لیتا ہے مگر نہ مانے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ اعتراض کرنے والا سمجھتا نہیں چاہتا بلکہ مذاق کر رہا ہے اسلام کے مسائل سے مذاق کرنا بے دینی ہے۔

نمبر 90: بریلوی مفتی نے لکھا کہ انبیاء بشر تھے۔

ج: بالکل درست ہے، یہ بتانا تکلیف کیا ہوئی آپکو، حضور ﷺ بشر ہیں۔ بے مثل ہیں۔ اصل اختلاف یہ ہے کہ اپنے جیسے بشر جیسے خالقین کہتے ہیں تو تم کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

نمبر 91: بریلوی عالم نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حضور ﷺ بھی عالم الغیب ہیں۔

ج: ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں آپ پریشانی بتائیں کیا ہے، حالانکہ دیوبندی غلیل احمد آٹھوی نے لکھا ہے حضور ﷺ عالم الغیب ہیں۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟ حوالہ محفوظ ہے۔

نمبر 92: بریلوی حضور علیہ السلام کا غیب ذاتی مانتے ہیں۔

ج: پوری جماعت میں کسی ایک بریلوی عالم دین نے یہ بات کہیں بھی نہیں لکھی۔ جھوٹ بولتے ہو تو یہ کرو۔

نمبر 93: بریلوی غیب کا علم اللہ کے برابر مانتے ہیں حضور ﷺ کے لئے۔

ج: حدیث ہے جس نے مجھ پر جھوٹ بانٹھا وہ جہنمی ہے، کسی نے نہیں لکھا جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اگرچہ ہو تو یہ کرو، اگر کوئی حوالہ دکھادیں ہم فتویٰ لگائیں گے۔

نمبر 94: احمد رضا نے لکھا کہ قبر پر قرآن پڑھنا مانع ہے۔ احکام شریعت

ج: اعلیٰ حضرت نے قبر پر قرآن پڑھنے یا پڑھوانے کو منع نہیں لکھا بلکہ تلاوت پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ کبھی تو پوری بات لکھ دیا کرو، شرع کرو تو کہہ دیجئے سے، الزام سے۔

نمبر 95: احمد رضا خان نے سماع کو حرام لکھا ہے اور بریلوی سماع سنتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے سماع کی شرائط لکھی ہیں جو مراد امیر کے ساتھ ہو اور اس کے بغیر سماع کی اجازت ہے۔ اگر ہم دیوبندیوں کا قوالی کرنا ثبوت پیش کر دیں تو تم کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

نمبر 96: احمد رضا نے لکھا کہ ۲۲ رجب کے کوٹھے حضرت امیر معاویہ کی وفات کی خوشی کر کے وہ جہنمی ہے۔

ج: جی ہاں لکھا ہے۔ یہ شیعہ حضرات کا کام ہے کوئی سنی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، بلکہ پورے رجب میں کوٹھے ہوتے ہیں اور ۲۲ رجب کو بھی ہوتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کے لئے جس میں حضرت امیر معاویہؓ اور امام جعفر صادقؑ کے لئے، ہندوستان میں تقریباً ۱۵ سال سے رائج ہیں۔ دیوبندیوں کے پیر حاکم امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم نے کوٹھے ایصالِ ثواب کی قسم ہے جائز لکھا ہے۔

حوالہ: فیصلہ مفت مسئلہ کتاب میں۔ کوئی دیوبندی ہے انصاف پسند تو حاکم صاحب پر فتویٰ لگاؤ؟ بری نیت بری ہے انجمن نیت انجمنی ہے۔

نمبر 97: احمد رضا خان نے لکھا کہ میت کا کھانا صرف غریبوں کو دیں اور امیروں کو نہ کھلائیں۔

ج: بالکل درست ہے آپ اپنی تکلیف بیان کریں کیا پریشانی ہے۔

نمبر 98: احمد رضا کے صاحبزادے نے عن کو منع کیا ہے۔

ج: آدمی بات لکھ دی اور آدمی بات کوئے کا تو رہے سمجھ کر لکھا گئے، انہوں نے اس

عرس کا منع کیا ہے جس میں تاج گانے بعض جاہلوں نے شروع کئے تو آپ نے ایسے عرس کی مذمت کی ہے۔ ورنہ خود ہر سال عرس مناتے ہیں جس میں غیر شرعی کوئی کام نہیں ہوتا۔

نمبر 99: بریلوی علاہ حضور ﷺ کو خدا کے نور کا ٹکڑا کہتے ہیں۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو ثبوت پیش کر دو، ورنہ جھوٹ و انحراف سے لوہ کر دو۔ حضور ﷺ کو نور ماننے سے اگر یہ نور کا ٹکڑا ہے تو تھا تو ہی، گنگوہی، دہلوی نے تافوئی نے حضور ﷺ کو نور تسلیم کیا ہے، اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔ اور نور من نور اللہ تسلیم کیا، اب بتاؤ یہ انعام اپنے مولویوں پر ایک دفعہ لگا دو۔

نمبر 100: بریلویوں کا عجب عقیدہ ہے کہ شریعت بھی مانتے ہیں تو رانیت بھی مانتے ہیں جبکہ نور بشر نہیں بن سکتا۔

ج: کوئے کھانے والوں کا بھی جب دماغ ہے کہ شریعت کو نور کی ضد سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضد ہے بھی نہیں۔ ورنہ بخاری و مسلم و ترمذی میں دیکھ لو حضرت جبرائیل امینی کتنی دفعہ بدین بن کر بشری لباس پہن کر تشریف لائے۔ اب دو کیا حضرت جبرائیل کی نورانیت ختم ہو گئی؟ اگر ہاں تو جبرائیل کا انکار ہے۔ اگر کہو نہیں تو حضور ﷺ کی نورانیت میں بھی بشری لباس سے فرق نہیں آیا، کیا سمجھے۔

نمبر 101: بریلوی جماعت میں کوئی بھی تبلیغ جماعت نہیں ہے۔

ج: بڑے بھائی کا کرتا اور چھوٹے بھائی کا پا جامہ پہن کر وہابیت کی تبلیغ کرنے

والو تم کو "دعوت اسلامی" نظر نہیں آتی، انوکھی طرح آنکھیں بند کر کے اعراض کرتے ہو۔

نمبر 102: بریلوی انکوٹھے چوتے ہیں یہ بدعت ہے۔

ج: حدیث، جو بغیر تحقیق کے بات کرتا ہے اُنہی کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے انکوٹھے چرے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے بعد وہ سوا دلیا نے انکرام نے اور آج کروڑوں احمق انکوٹھے چوتے ہیں کتنے عالمانے دیکھ کر مان جاؤ گے آؤ سر مدیدان غوثیوت دیکھو۔ اور دیوبندی تقی عثمانی نے انکوٹھے چرنا جائز لکھا ہے ثبوت دیکھو اور نوچ کر دو۔

نمبر 103: احمد رضا خان نے چودہ سو سال عطا کر کے خلاف لکھا۔

ج: ایک عقیدہ تاج و جواہری حضرت کا چودہ سو سالہ اسلام کے خلاف ہو، ہم وہ عقیدہ چھوڑنے کو تیار ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو، آؤ واکل کی دعا میں ثبوت پیش کرو، اگر غیرت شرم ہے تو؟

ورنہ آؤ دیوبند پورا اپنے عقائد اسلام کے خلاف قرآن و حدیث کے خلاف ہم سے بھی غیرت طلب کرو دیوبان کے ساتھ اور غیر شرعی عقائد سے توبہ کا حائل کرو۔ صرف ایک عقیدہ بتاتے ہیں کہ دیوبندی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ امکان کذب و اٹل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے، معاذ اللہ۔ یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔ پوری جماعت دیوبندیہ وہابیہ کو چیلنج۔

نمبر 104: بریلویوں نے انگریز سے سیکھ کر ہم کو ہاپی کہا۔

ج: وہابی کسے کہتے ہیں، لیکن جب تھا لوی نے، گنگوہی نے، دہلوی نے، یوسف بے لوری نے، نعمانی نے، مڈکریا نے خود اپنے آپ کو ہابی ہونا تسلیم کیا۔ تو ہم نے بھی وہابی کہہ دیا۔ حوالے دکھائے کہ تیار ہیں وہابیہ! اپنی سزا خود تجویز کرو۔ اور ثبوت دیکھو۔ اور جواب دو کیا دیوبندیوں نے بھی انگریز سے سیکھ کر وہابی کہا تھا؟ جب وہابی کا اقرار بھی تمہارا اور وہابی بھی تم پھر اقرار کیوں؟

نمبر 105: احمد رضا خان نے حضور ﷺ کو حق کل بنایا جو بالکل غلط عقیدہ ہے۔

ج: یہ عقیدہ قرآن، حدیث، مفسرین، محدثین و بزرگان دین کا لکھا ہوا موجود ہے اگر تم تحریر کرو کہ دیکھ کر مان جاؤ گے اور دیوبندی مذہب سے تو یہ کرو گے تو تشریف لے آؤ اور دلائل دیکھو۔ ورنہ دیوبندیوں کی عمارتیں تم کو دکھائیں کہ انہوں نے انگریز کو حق کل مان لیا اور لکھ دیا حوالہ بشرط تو یہ۔

نمبر 106: احمد رضا خان کی کتابوں میں دلائل نہیں ہوتے مطلب وہ ایسے ہوتے ہیں۔

ج: قرآن کی آیات احادیث فقہ حوالے دلائل نہیں تو پھر دلائل کس کو کہتے ہیں؟ کاش ایک ثبوت اور حوالہ بھی دکھادے۔ مگر اسوس صدافوس تم کو بھی سکھایا جاتا ہے کہ اے دیوبندو جہاں بھی جاؤ جس جھوٹ بولو اقرار کاؤ، اور بار بار جھوٹ بولے جاؤ کہ لوگوں کو وہ حج نظر آنے لگے اور میں۔

نمبر 107: احمد رضا خان اپنی بات پر جم چاہتے پھر کسی کی نہ مانتے تھے۔

ج: جتنی پر قائم رہنا تو ایمان کی دلیل ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی بات کہنے سے پہلے شرعی دلیل ماننے اور پھر اس پر جم جاتے۔ کیا یہ بری بات

ہے۔ کیا لوگوں کے کہنے سے اسلام کے اعمال چھوڑ دیتے، دیوبندیوں کی طرح نہیں کرتوی دینے کے بعد سوچتے تھے اور پھر واپس بھی لے لیا کرتے تھے۔

نمبر 108: میں تو احمد رضا خان کا نام بھی لینا گوارہ نہیں کرتا۔

ج: وہ بھی وہ نام بھی لے رہے ہو اور نام لینا گوارہ بھی نہیں۔ یہ الٹا و مارغ دیوبندی کا دوسکا ہے، دیوبندیو! وہابیہ اتم اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں اسنے اندھے ہو گئے کہ اگر اعلیٰ حضرت خواب میں تم کو نظر آجائیں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ وعدہ لا شریک ہے تو تم وہ بھی انکار کرو گے۔

نمبر 109: آخر احمد رضا خان نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔

ج: اگر ایک ہو تو ہم بتائیں بے شمار ہیں۔ دیوبندیو! اگر کوئی تمہاری جان بچائے تو تم ساری زندگی اس کا احسان مانو گے یا نہیں۔ اگر کوئی کسی کا ایمان بچائے تو اس کا احسان بھی مانو، اعلیٰ حضرت نے گستاخوں، بے دینیوں اور بدعقیدہ لوگوں کی نشاندہی کر کے لاکھوں مسلمانوں کا ایمان بچایا مگر تم احسان فراموش احسان ماننے کی بجائے الطاف شکن بن گئے۔ کیا یہ انسانیہ ہے۔ شکر یہ ادا کرنے کے بجائے جھوٹ و الزام بہتان کی لگھ لے کر اعلیٰ حضرت کے پیچھے پڑ گئے۔

نمبر 110: احمد رضا خان نے لکھا،

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب

یعنی محبوب و محبت میں نہیں تیرا میرا

دیکھو کتنا غلط عقیدہ ہے۔

یہ اعتراض کہ کہتم نے اس بات کا ثبوت دے دیا کہ یونہی میں ایک بھی ایسا نہیں جو اعلیٰ حضرت کے ارادہ اشعار حضور ﷺ کی مثال میں سمجھ سکے قرآن میں دیکھو حضور ﷺ کا حکم ہیں۔ پہلے شعر میں مالک کہا حضور علیہ السلام کا عطا کیا اور اس مالک خالق کے حبیب ہیں، حبیب حبیب ہیں تو خدا کی عبادت کے مالک ہوئے۔ اہل تکلیف تم کو دوسرے شعر میں دوئی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اللہ محبت ہے اور حضور ﷺ محبوب ہیں اور محبوب دہب میں نہیں آتا کہ تیرا ہے۔ اور یہ میرا ہے۔ کیا تقاضا ہے کیا دوتا ہے نفی جو میرا ہے وہ تیرا ہے جو میرا ہے وہ میرا ہے۔

اور یہ عجیب اور محبوب کی شان ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اللہ کا شریک بن گئے تو
خلاف تمام حکم خدا کی بیکہ شریک آدمی کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن حضور ﷺ کو
عجیب فرمایا محبوب فرمایا یعنی جو کچھ اللہ کی خدائی ہے وہ محبوب کے لئے
ہے۔ اس کے لئے بے شمار احادیث دکھائی دیتے ہیں صرف ایک حدیث دیکھ
لو۔ کہ ”جو اللہ کا زوجہ کا ہوتا ہے پھر سب اس کا ہوا جائے۔“ کیا تجھے عقل کے
اندھے۔ اس کا نظارہ قیامت کے دن ہو گا اور روایت میں ہے کہ اسے
محبوب آج جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ جو میرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو
تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

اب بتاؤ کیا خلیفہ فقیدہ ہے اس شعر میں، اگر تمہارے پاس ایمان اور
حضور ﷺ کی محبت ہوتی تو ایسا اعتراض نہ کرتے۔

نمبر 111: احمد رضا خان نے یہ شعر بھی کہے جو غلط ہیں اور اپنے آپ کو مرگ لکھا جبکہ اللہ سینے کے کئے مارنے کا علم ہے۔

تو دور سے دور سے ہنگ اور ہنگ سے ہے، کوئی نسبت

مہرئی عکروان میں بھی ہے دور کا دُورا تیرا

جس جاہل کو یہ بھی سمجھنا پڑا ہے مشغہ اور مشغہ ہے سے برابر کی سمجھنا عقلمندی نہیں۔
وہاں جو میں اس پر ایمان کیا تو فی نے اپنے لئے سب سے کم تر نسبت والا کو کہا۔
(مرزا جعفر) اور وہ ہندی کا نام تو کوئی نہ لکھا تو سنا کہ کان نام کے
تیرے ساتھ بھروسہ عقیدہ ہمارا یہ الہ ہندی وہابی کے قلب شریہ بغاوت بھی
ہے، ہندوؤں کی شیر کی طرح دہ بھی ہے وہاب کا یہ کوئی ہے جو اپنے
لئے سب سے کم تر سمجھنے ان کو بھی قہر کر دے اور قہر ہے کہ جو تیرے مار دے گا اس
کے مزید حوالے شرح حدائق بخشش، علامہ فیض احمد ایسا صاحب (مدظلہ)
الحال) میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر ۱۹۱: بریلوی پر نماز میں پڑھتے ہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہئے۔ صخرہ یثرب، ایشیا، افریقہ سے مدد مانگتے ہیں۔

ج: اس آیت کی تفسیر میں ہے شمار خواص کے موجود ہیں مگر ہم وہ تفسیر جو محمود الحسن دیوبندی نے کی ہے کہ "ہاں اگر مقبول بندے کو کھنکھارے طبع سے لیا جائے اور غیر مستقل سمجھ کر (مرد) ظاہری اس سے کہ جس کا توبہ نہ جانتے ہے کہ یہ مردود، حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت (مرد) سے نہ"

دیوبندیوں یا جناب دوا کی آیت کے تحت لکھا ہے مقبول بندے۔ جو انھیاد و اولیاء ہوتے ہیں۔ خود دیوبندی جو بندوں سے چندہ صدقہ خیرات زکوٰۃ قربانی کی کھالیں مانگتے ہیں وہ کیسے جائز ہیں؟ اور پندرہویں شعبان میں شہادہ قبرستان میں دیوبندی مسجد میں جو اٹھایا گیا ہوا تھا اور ساری رات لوگوں سے چندہ مانگتے رہے۔ آؤ نقد لین کرلو۔ اور لگاؤ فتویٰ۔ چندے کی خاطر اپنے مسلک کا سودا کرنے والو شرم کرو۔ چندے کی خاطر بریلوی بن گئے۔ امام اور مؤذن کی جگہ خالی ہو تو بریلوی بن کر آ جاؤ۔

مساجد میں نا جائز قبضہ چندہ کے خاطر کرنے والو! بتاؤ اس آیت سے چندہ لینا بندوں سے جائز کیسے ہو گیا؟

نمبر 113: بریلوی مناد کہتے ہیں کہ اگر گیارہویں نہیں دی تو مال کا نقصان ہوگا۔

ج: یہ تحریر اور تقریر کس عالم دین کی ہے اور کہاں ہے؟ خوار لکھاؤ۔ دعویٰ نو کر دیا مگر دلیل نہیں، ظالموں کب تک جھوٹے الزام لگاؤ گے شرم کرو۔ اگر دیوبندی میں سچائی نام کی کوئی چیز ہے تو ثبوت دکھاؤ دھتکہ بہ کرو۔

نمبر 114: بریلوی مولویوں کے نزدیک سوئم چلہم عرس واجب ہیں۔

ج: تمام زعمہ مرد و دیوبندی کسی کتاب سے واجب کا لفظ بنا دوں۔ مالکا انعام حاصل کرو کیا تم کو مرنا نہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دیتا۔ تو اتنا بڑا جھوٹ دھوکہ کیوں؟ یہ ایصال ثواب کی قسمیں ہیں اور جائز ہیں۔ اگر ایصال ثواب ناجائز اور حرام ہے تو شرعی ثبوت پیش کرو؟ ورتہ تک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے، شیطان کا کام ہے تو بہ کرو۔ ان سب اعمال کو حاکمی

اللہ اللہ جہاں کی مرحوم نے جائز قرار دیا ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر ہمت ہے؟
نمبر 115: بریلوی علما جنسور علیہ السلام کا یہ سنائیے یہ غلام عقیدہ ہے۔

ج: محدثین و مفسرین اور صحابہ کرام کا عقیدہ تھا۔ بتاؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ تم اپنے ایمان کی خیر مذاکرہ آؤ ثبوت دیکھ لو۔ اس کے علاوہ دیوبندی، وہابی، قاضی اور گنگوہی نے لکھا ہے جنسور علیہ السلام کا یہ نہ تھا۔ ایک دھتکہ انصاف کر کے اپنے مولویوں ہی پر فتویٰ لگا دو۔ چلو اتنا ہی کہہ دو کہ قاضی اور گنگوہی کا عقیدہ غلط تھا۔

نمبر 116: امام بریلوی نے کئی مسائل میں ذاتی اور عطائی کا چہرہ دروازہ کھول رکھا ہے۔

ج: ذاتی اور عطائی کا فرق قرآن وحدیث میں موجود ہے آؤ ثبوت دیکھ کر توبہ کرو۔ چہرہ دروازہ کھلے والو! آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے، ذاتی و عطائی کا فرق دیوبندیوں نے بھی کیا ہے، کیا دیوبند میں چہرہ دروازہ کھول دیا کچھ تو شرم کرو چھوٹ سے۔

نمبر 117: امام رضا نے لکھا الحمد للہ (علیہ السلام) کی جگہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا کرو۔

ج: تم اپنی تکلیف بیان کرو، اعلیٰ حضرت نے ادب کی وجہ سے کہا ہے، چلو تم یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیا کرو۔ مگر اس دن تمہاری موت ہو گئی جب پاکے ساتھ تم نکالو گے۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

نمبر 118: احمد رضا خان بریلوی نے رجب کی ۱۷ویں رات کے فضائل بتائے جبکہ اس میں اختلاف ہے کہ معراج کی رات کون کی ہے؟

ج: مذکورہ کو اختلاف نظر آتا ہے، اتفاق والی روایتیں بھی پڑھ لیا کرو، اب ساری دنیا کے مسلمان علماء و عوام یہ ہو گئے کہ یہ معراج شریف کی رات کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ تم مسلمانوں سے ملجو و تائیدی فرقہ ہوا کی لئے تمام مسلمانوں کے خلاف چلتے ہو۔ تفسیر روح البیان اکی پڑھ لو اس میں تفصیل موجود ہے۔ اور اگر حدیث ضعیف ہے تو جابلو کان کھول کر اور آنکھیں کھول کر پڑھ لو اور نہ تو کو ضعیف احادیث فضائل میں معتبر ہیں ان مسئل ہو گا۔ یہ حدیثیں کا اصول اور مختلف فیعلہ اور فتویٰ ہے۔

نمبر 119: احمد رضا خان نے معراج میں تعین شریف سیت عرش پر جانے کا انکار کیا ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے اس منہ کا انکار کیا ہے، اگر کسی دلیل بندنی میں دست ہے تو اس روایت کی سند بیان کر کے دکھائے ابھی یہ لگ چکے کہ حدیث والی کا۔ تم نصیحتیں شریف کی بات کرتے ہو شرم کرو۔ یہ بعد از تم نے نقیض تعلیم کے چھٹو سے چھار ڈالے اور بات کرتے ہو، درود و سلام کے پوسٹر پھاڑنے والو! سنکر لو پٹنے والو تمہارے پاس ادب کی دولت کہاں ہے۔

نمبر 120: احمد رضا خان نے شعبان کی ضعیف اور موضوع احادیث بیان کیں۔

ج: ایضاً حضرت علیؑ نے کہا: "موضوع احادیث بیان نہیں کرنی" اور اسی بات ضعیف احادیث کی توکل و تائید مل کر تو یہ مضبوط بن جاتی ہیں یہ محدثین کا اصول ہے۔ اگر پڑھو یہ شعبان کی رات کے فضائل دیکھتے ہیں تو انھوں نے تفسیر کبیر، اشاف، تفسیر زمخشری، تفسیر ابو السعود، تفسیر روح البیان، تفسیر جلالین

و غیرہ۔ اور صحاح ستہ میں روزہ کے فضائل ہیں۔

نمبر 121: احمد رضا خان نے شب برأت لکھا ہے جو کسی روایت سے ثابت نہیں۔

ج: ان کو دن میں نظر نہیں آتا مگر تم کو دن میں نظر آتا ہے اور نہ رات میں نظر آتا ہے، مذکورہ بالا تفسیر میں شب کے چار نام ہیں۔ مہاکہ، برأت، رحمت، حیک۔ اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ

ليلة النصف من شعبان فيغفر الله - جب اس رات میں مغفرت ہوتی ہے تو جنہم سے آزادی یا حیات ہوتی ہے۔ اس کو برأت کہتے ہیں، لیکن بے ایمان گنہگار کی برأت نہیں۔ اسی لئے تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ دوسرے لوگ بھی اس رات عبادت سے محروم ہو جائیں۔ اور تمہارے ساتھ جنہم میں جائیں۔

نیا و مفسرین نے شب برأت فرمایا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ اور وہابی قضاوی نے شب برأت لکھا۔ وہابی و طاعیل دہلوی نے بھی شب برأت لکھا، یہاں تو ان پر کیا فتویٰ ہے؟ تم فتویٰ تیار کرو ہم حوالے دکھائے کو تیار ہیں آؤ سر و میدان ہو۔

نمبر 122: احمد رضا خان نے یہ نہیں بتایا کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنے میں غروبی ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد دوم مقدمہ میں جو احادیث کی قسمیں بیان کیں اسماء الرجال پر بحث کی جس کو دیکھ کر ایمان والوں کی آنکھیں شعلہ کی ہو جاتی ہیں۔ اور دہلویوں کی پوری جماعت بل کر بھی اعلیٰ حضرت کی حدیث دافنی کے برابر نہیں ہو سکتی، ضعیف احادیث کے متعلق لکھا

کہ یہ عقائد میں احکام میں فرض واجب میں پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف فضائل میں ان ضعیف احادیث پر عمل کریں گے اور یہ محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے، جس سے دیوبندی سنیہ پہانے کر رہے ہیں اگر تم کو علم نہیں تو ماتم کرو اپنی کم علمی کا۔ یہ شار دیوبندیوں نے ضعیف احادیث کتابوں میں نقل کیں ہیں ان کی تہ پر جا کر غلطی بناؤ، ورنہ شرم کرو۔

نمبر 123: بریلی میں احمد رضا نے انوکھا کام کیا آج تک ہوتا ہے شعبان کی ۱۵ کو عصر سے مغرب تک لوگ ایک دوسرے سے معافی مانگتے ہیں۔

ج: دیوبندی عقل سے بیدل ہو چکے ہیں ان کو حدیث پر عمل بھی انوکھا کام نظر آتا ہے۔ حدیث ہے کہ بندوں کے حقوق بندے معاف کریں گے۔ اعلیٰ حضرت اس حدیث پر عمل کرتے تھے بتاؤ حدیث پر عمل کرنا بھی تم کو نہ آتا ہے شرم کرو۔

اسی لئے دنیا کشی ہے کہ اب تو دشمن بھی پکارا تھا کہ

جس کی ہر ہوا سبب مصطفیٰ ﷺ

اس امام اہلسنت یہ لاکھوں سلام

نمبر 124: احمد رضا خان کے فتویٰ تکفیر کوئی دینی فتو نہیں جو ہم مان لیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کے فتوے گستاخوں پر کفر کے، ہم کب کہتے ہیں وہی ہیں؟ اگر اعلیٰ حضرت کے فتوے بغیر دلیل کے ہوتے تو انکار کر دیا جاتا، لیکن جب فتوے شرعی دلائل قرآن و حدیث انعام سے ثابت ہیں۔ بتاؤ ان کا انکار کیسے کریں گے۔ مثال کے طور سے دیوبندیوں نے بھی قادیانی اور شیعہ پر

کفر کا فتویٰ دیا ہے، بتاؤ کیا یہ دینی الہی ہے دیوبندیوں کو؟ کیا تم تھوڑی دیر کے لئے یہ فتوے واپس لے سکتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں، تو جواب تمہارا جو ہے وہی ہمارا ہے۔

نمبر 125: احمد رضا نے پیٹ کے دھندے کھول رکھے تھے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت و اگر غیرت و شرم ہے۔ پیٹ سے دیوبندی مجبور ہیں کہ گیارہویں کو حرام بھی کہتے ہیں، اور کھانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں، اور پیٹ تو دیوبندیوں کے پاس بھی بلکہ لیٹر تکس ہے، کیا دیوبندی پیٹ کے لئے نہیں کھاتے؟ یا دستچاء کے لئے جات لیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہم کو سلال گیارہویں شریف ملتی ہے، اور دیوبندیوں کو کوئے کا قورمہ، ضعیف مبارک ہو۔ پاک لوگوں کو پاک خدائیں اور ضعیف کو ضعیف خدائیں۔

کنگدہی کا فتویٰ ہے کہ "موا کھانے سے ثواب ہوگا"۔ قادیانی رشید یہ۔

نمبر 126: احمد رضا خان نے عید کے دن گلے ملنے کو اچھا کہا ہے جبکہ یہ بدعت ہے۔

ج: تمام دیوبندی چھوٹے بھائی کا پا ہما اور بڑے بھائی کا پکین کرا چائیں پھر عید کے دن گلے ملنے کو بدعت مسلمہ ثابت نہیں کر سکتے، بلکہ ہزاروں دیوبندی میدان میں یہ بدعت کرتے ہیں اور جو بدعت کرنے والا جہنمی ہے، تو دیوبندی پہلے اپنے دیوبندوں سے تو بہ کرائیں اعلانیہ تو بدعت بد نکاح۔ ورنہ آؤ اسلام کے ضابطے سے کھو۔ جب صحابہ کرامؓ کے گلے ملنے پر

ہے شمار حوالے ہیں اور جس کی اصل ہو وہ بدعت نہیں ہو سکتا۔ یہ شرعی اصولی ہے۔

دوبہ بند پو! آؤ ہماری شاگردی کرو۔ ہم تم کو اصول اور بدعت بتائیں کیا ہوتی ہے؟ جو دوبہ بندی خود بدعت کے مسائل اور قسمیں نہیں جانتے وہ دوسروں کو کیا بتائیں گے۔

اس مسئلہ پر اعلیٰ حضرت کی واکل شرعی پر کتاب موجود ہے اگر کسی دوبہ بندی وہابی میں ہمت ہے تو جواب دیکر دکھائے۔

نمبر 127: احمد رضا خان کو فقہ پر عبور نہیں کہ فقہی حضرات نے کوئے کی قسمیں بتائیں اور اس کوئے کو جان کر لکھا۔

ج: اعلیٰ حضرت کا فقہ پر عبور دیکھنا ہے تو فتاویٰ رضویہ دیکھ کر بتاؤ اور فقہ میں جو کوئے کی قسمیں بتائیں وہ الگ ہیں۔ اور جو گنگوہی نے کوئے کو اٹھانا ثواب بتایا وہ حرام ہے، نصیبت ہے آؤ ہم سے قرآن وحدیث کے حوالے طلب کر کے دیکھ لو۔

اس مسئلہ پر اعلیٰ حضرت کی کتاب ہے جس میں گنگوہی سے سوالات کیے گئے۔ جو آج تک قرض ہیں کاش کوئی دوبہ بندی ان سوالات کا جواب دے کر گنگوہی کا قرض اتار دے ہمت کرے۔ وہ سوالات ہم بتائے تو تیار ہیں جو اعلیٰ حضرت نے کئے تھے آؤ سرعہ میدان بنو۔

وہ رضا کے بیڑے کی مار ہے کہ حد کے سینے میں عار ہے

کے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ اپنی دار و دار کے چارہ ہے

نمبر 128: احمد رضا خان کا علمی کوئی مقام نہیں یہ صرف بریلویوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کا علمی مقام اماندے کو نظر نہیں آتا۔

۔ آنکھ والا جیسے ہے جو تہی کا نگارہ دیکھے

دیدہ کو رکھ کر کیا آنے نظر کیا دیکھے

آؤ اعلیٰ حضرت کے ادنیٰ خادم سے تمام علوم پر کسی بھی مسئلہ میں گفتگو کر کے دیکھو آؤ آج تک کوئی دوبہ بندی وہابی نہیں ملا جو کسی مسئلہ میں تفصیل سے گفتگو کر سکے اگر کوئی سامنے نہیں آتا تو آئے اپنے گھر بیٹھ کر تحریری علمی گفتگو کرنے کی ہمت کر۔ سب سے زیادہ تعداد ان دوبہ بندیوں کی ہے کراچی میں دوبارہ سامنے آنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہے۔ اور بعض دوبارہ آگئے مگر تیسری دفعہ علمی گفتگو سے راجد راج اختیار کر گئے۔ اعلیٰ حضرت کا علمی کارنامہ دیکھو فتاویٰ رضویہ کے کربنڈہ جاؤ شاید کھنچا جائے۔

نمبر 129: بریلوی اشعار کہتے نظر یہ ہیں۔

یہ دعا ہے یہ دعا یہ دعا

تہرا میرا خدا احمد رضا

(نور روح۔ بحوالہ رضانی مذہب)

ج: دوبہ بند یا یہ اشعار اعلیٰ حضرت کے نہیں، پہلے تھوٹے سے تو یہ کرو۔ دوسرا یہ

کہ فقہ روح کتابچہ ہماری معتبر کتاب نہیں اور نہ ہی عقائد کی کتاب ہے۔

اس لئے اس کتاب کے اشعار لکھنے والے کو نہیں مانتے دوبہ بند یا اہم بھی

انجی گستاخانہ کفر یہ باطل عقائد تھے اور کتابوں سے اور اپنے نلام سے دیکھ کر

کرد۔ دوسرے ہم پر الزام چھوٹا، بہتان سے باز آکر۔ رضا خانی نے جب سے متعلق حوالے سعید احمد قادری نے دیئے تھے جس نے یہ بھی تسلیم کیا تھا یہ حوالے غلط ہیں چھوٹے ہیں الزام ہیں۔ اب ایسے حوالے دیو بندی دیتے ہیں وہ بھی چھوٹے ہوں گے۔ اگر سچے ہوتے تو یہ حرکت نہ کرتے۔ پھر بھی اگر دیو بندی اپنی آنکھوں سے چھوٹے حوالے دیکھنا چاہیں تو سعید احمد قادری کی کتاب لے آئے ہم اس کو غلط چھوٹے حوالے دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 130: بریلوی رضا خانی نے یہ بنا فرقت ہے۔

ج: دیو بندیوں! دیا بیو! جب بار بار یہ بتا دیا کہ سعید احمد نے یہ نام رکھے اور چھوٹے حوالے الزام بہتان لگائے ہیں اور اپنی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ اس کے باوجود وہی حوالے ہر جگہ دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو۔ سچ کہا کیسے

ذ صیٹ پے شرم بہت دیکھے دنیا میں

مگر سب پر سبست لے گئی ہے حیائی آپ کی

حالانکہ یہاں تک کہا ہے کہ ان حوالوں کو دیکھنے والا لا ولد ہوگا۔ اب بھی اگر معلوم ہونے کے بعد دیو بندی نہ سمجھیں تو کم از کم تہذیب کا یہ ضلع ضرور کر لیں۔ اس کے کچھ جواب ہم سابقہ صفحات میں دے چکے ہیں وہ بھی ذرا آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

نمبر 131: بریلویوں کو اپنی گستاخی نظر نہیں آتی دوسروں پر فتوے لگاتے ہیں۔

ج: یہی فیصلہ ہمارا ہے تم نے ایسے الفاظ سن کر ہماری طرف لگا دیئے۔ درود آکر مرد میدان بنو۔ بتاؤ ہماری گستاخی کس کتابوں میں ہے؟ حوالہ اور عبارت پوری نقل کر دو جس میں چھوٹا اور الزام نہ ہو؟ اور اس عبارت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں گستاخی ثابت کر دو۔ پھر ہم سے دیکھ کر الو؟ یا ہم بتا دیتے ہیں دیو بندیوں کی گستاخانہ عبارتیں شریعت کے خلاف ہیں۔ گستاخانہ ہیں باطل ہیں۔ تم اس پر دیکھ کر دو۔

دیو بندیوں! آج تم کو جو چیز گستاخی نظر آ رہی ہے، وہ دیو بندی اکار علماء کو نظر نہ آئی، آج تم بریلویوں کو شرک و کافر کہہ رہے ہو۔ دیو بندی اکار نے بریلویوں کو مسلمان دکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یوں سمجھو کہ تمہارے منہ پر قھوک دیا اکار دیو بندی نے۔ اب جتنی بات تم پسند کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔

نمبر 132: بریلوی علماء ہمارے دیوبند کے عقائد باطل بتاتے ہیں اگر یہ عقیدہ باطل ثابت کر دیں تو میں دیو بندی مسلک چھوڑ دوں گا۔

ج: اگر اپنی زبان کے کچھ ہوتو قائم رہنا ان الفاظ پر، باطل عقائد میں ایک عقیدہ دیو بندیوں کا امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق ہے حوالے کتاب، تکریدی و تلافی و ردیہ، براہین قاطعہ، عبارات اکار، سیف، یمن، شہاب، قاتب۔ ان کتابوں میں دیکھ کر تشدد نہ کرو۔ اور اعلاٰ یہ تو بہ کرو۔

نمبر 133: بریلوی الزام لگاتے ہیں یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ چھوٹ بول سکتا ہے۔

ج: ہم نے تحقیق کر کے لکھا ہے اور حدیث ہے کہ جو بغیر تحقیق کے بات کرے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پہلے تو جھوٹا ہونا مہار کا ہو۔ اگر تو بظہر نہیں کرتے۔ اور فتاویٰ رشیدیہ میں ہے امکان کذب کے متعلق کہ یہ بندہ کا عقیدہ ہے۔

اس کے باوجود اگر یہ الزام ہے تو کراچی کے دس دیوبندیوں، مفتیوں سے دستخط کرا دو اور مہر لگا کر تحریر دکھا دو کہ امکان کذب پاری تعالیٰ سے متعلق عقیدہ دیوبندیوں کا نہیں اور وہ اس عقیدہ کو باطل مانتے ہیں۔

تو ہم اس الزام سے رجوع کر لیں گے اور اس مسئلہ پر حوالہ نہیں دیں گے۔ اور ایک دیوبندی نے تحریر لکھ کر دی ہے کہ امکان کذب سے متعلق، اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ کہ یہ دیوبندی عقیدہ ہے۔ جس کا دل چاہے وہ تحریر دیکھ لے اور تو بہ کر لے، دوسرا باطل عقیدہ دیوبندی تالو تو یہی کا کہ حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین جیسے چھ اور خاتم النبیین ہیں۔ حوالہ بخذیر الناس۔ بناؤ دیوبندیوں! سہاری کا نجات میں مسات و مینوں اور مسات آسمانوں میں صرف سرکار و عالم علیہ السلام خاتم النبیین ایک ہیں یا چھ اور ہیں؟ یہ مسئلہ ختم نبوت کا ہے۔ قطعی ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کفر ہے، گالی کے علاوہ جواب ہے تو ضرور عنایت فرمادیں۔

نمبر 134: احمد رضا خان نے علماء دیوبند سے ان کی وضاحت پر بھی بغیر کفر کا فتویٰ لکھا۔

ج: دیوبند! جھوٹ! بغیر بھی بات کر لیا کرو۔ کبھی تو جھوٹ بول دیا کرو۔ اٹلی

حضرت نے علمائے دیوبند کو خطوط لکھے کہ یہ تمہاری عبارتیں ہیں اس کا صاف اور شرعی مطلب بتاؤ۔ کئی خطوط اور سال کے رجسٹری کی ان سب کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ فتاویٰ نے خود وصول کئے اور بعد میں رجسٹری لینے سے بھی انکار کر دیا۔ ایسے ہوتے ہیں حکیم الامت؟

فیصلہ کن مناظرہ کے لئے فتاویٰ کو دعوت دی۔ بناؤ کیوں نہیں آتے؟ جب ہر طرح الزام جھٹ کر لیا کئی سال ہو گئے ان کے رد میں کتاب شائع ہوئی سب کچھ دیکھتے رہے خانہ و جس فتنہ شائی بن کر مکر و نیکلا۔

مسائے آسنے کی جرأت نہیں تھی کم از کم گھر بیٹھ کر کاغذ کے پیلوان کی طرح تحریر کر لیتے۔ آج بھی دعوت عام ہے دیوبندیوں، دیوبند کو وہ گستاخانہ عبارتوں کو شرعی ثابت کر دیں اور انعام حاصل کریں۔ ورنہ آزما کر دیکھ لو جو بھی دیوبندیوں کا کفر جاننے کے لئے آیا وہ خود بھی کفر سے گزرے ہیں جاکر انہم جھوٹ دکھائے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آج بھی دیوبندی آزما کر دیکھ لیں اور ہم سے تحریر کر لیں حقیقت واضح ہو جائے گی۔

نمبر 135 بریلی علماء نے ناجائز قبضہ کیا مساجد پر۔

ج: آئینہ میں ایسی شکل نظر آتی ہے۔ بے شمار کراچی کی مساجد پر قبضہ کیا ہے دیوبندیوں نے ایسی جگہ تو نماز ہی نہیں ہوتی۔ آؤ جھوٹ دیکھو اور سید تارہ حوالے کر دو۔ کتنی جگہ آجائز قبضہ قائم مدد انڈیا اس کا ریکارڈ دیکھو اور تو بہ کرو۔ بے شمار مساجد سیل کر دی گئیں۔ صرف درود سلام پڑھنے پر گھبرا کھڑا کر دیا۔ اور ایک جگہ بالکل ناجائز قبضہ کر کے مسجد بنائی جہاں دیوبندی

بندیوں نے بھی نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

آذنبوت دیکھو اور "مستعلیٰ والی مسجد" کا نام بتا رہا ہوں کہ یہ مسجد کئی بریلویوں نے بنائی اور نام رکھا، کیونکہ دیوبندی مذہب میں مکمل بنانا جائزہ ہے، بتاؤ دیوبندیوں! جائز پڑھنا نام مسجد پر کیسے اور کس نے رکھا؟

اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے قہر شدہ مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے، اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بتاؤ دیوبندیو! یہ کیوں اسلام ہے؟ جبکہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد کی زمین کی قیمت دے کر بنائی۔ حالانکہ کئی بریلوی کی مسجد پر قبضہ کر کے دیوبندیوں کی نماز نہیں ہوتی۔ مگر تم کو اس سے کیا نماز ہو یا نہ ہو، مگر چندہ خوب لگتا ہے، مس دہ کافی ہے۔ دیوبندیو! تم اپنے عقائد اسلامی ثابت کرو اور جو سجدہ تم کو چاہیے ہم دیتے جو حیار چاہے۔ آؤ سرمدیان ہو۔ دعوت عام ہے۔

نمبر 136: اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت ہی کرتے رہتے ہو۔

ج: جی جاہل حضرت، جاہل حضرت، جاہل حضرت تم اپنی تکلیف بیان کرو؟
نمبر 137: احمد رضا خان نے غوث اعظم کو حضور علیہ السلام کے برابر رکھا ہے۔

ج: کہاں لکھا ہے ثبوت وہ اگر سلال کی اولاد ہو۔ درہنہ تو یہ کرو چھوٹ ہے۔

نمبر 138: احمد رضا خاں کے اشعار چاہا نہ ہیں۔

ج: ایک شعر پیش کرو اگر سچ ہو۔ ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مر۔

نمبر 139: وہ ہی خدا تھا عرش پر مستوی ہو کر

از پڑا و دھرم مصطفیٰ بن کر (بریلوی اشعار)

ج: یہ شعر اعلیٰ حضرت کا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی کئی بریلوی عالم کا نہیں اور نہ ہی ہماری کسی معتبر کتاب میں ہے، دیوبندیوں جھوٹ سے تو یہ کرو، ہم اس پر شرعی فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہیں، آفتویٰ لے جاؤ۔

نمبر 140: یہ بریلویوں کی کتابیں نہیں ہیں، فقہ دروچ، مقابلہ المجالس، تذکرہ نو شیعہ، فوائد بریلویہ، مدارج اعلیٰ حضرت

ج: جی نہیں یہ ہمارے عقائد کی کتابیں نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں۔ سنا لیا۔ اب تو باز آ جاؤ اگر شرافت نام کی کوئی چیز ہے تمہارے پاس۔

نمبر 141: میں نہ بریلویوں کو ماننا ہوں اور نہ ہی دیوبندیوں کو۔

ج: پھر جھوٹ بولا تم نے ایسا لگتا ہے کہ تمہارا کھانا ہمیں بھی نہیں ہونا جھوٹ ہوئے بغیر۔ اگر تم دیوبندی کو نہیں مانتے تو رائے دہر کے اجتماع میں کیوں گئے؟ یہ کئی تو دیوبندی و اہل تافلی جماعت ہے۔

نمبر 142: کیا بریلوی کہنے کی خاص ضرورت ہے اس کے بغیر بھی اہلسنت ہیں۔

ج: جب اصلی کو دیکھ کر نقلی مال بازار میں آجائے تو کوئی نہ کوئی منشاقتی ہوتی ہے کہ یہ اصلی ہے۔ اور یہ نقلی ہے۔ بتاؤ نقلی اور اصلی نکلتے خرید کر سفر کر سکتے ہو؟ جس طرح اہلسنت کے ساتھ نقلی لگایا گیا تو اب نام نہاد اہلسنت منتقلی دیوبندی

جعلی مال پر پھیل نکلا کرتے، اس لئے بریلوی لگانا پڑا، جو بندے کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا شکر گزار نہیں۔ اور یہ نقلی حرمین شریفین کے علماء نے بتائی

کہ جب ہندوستان سے کوئی عالم دین آتا ہے تو ہم اس کے سامنے اعلیٰ حضرت کا ذکر کرتے ہیں اگر وہ خوش ہوتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی

بریلوی ہے اگر وہ ناراض ہو جائے تو ہم کچھ لیتے ہیں کہ یہ دیوبندی دہائی بدعتیہ ہے۔

نمبر 143: بریلوی غوث الاعظم سے محبت کرتے ہیں مگر رشیدین میں کرتے جبکہ غوث الاعظم کرتے تھے۔

ج: غوث الاعظم کہنا ہی وہ بائیس کی موت ہے۔ غوث الاعظم مقلد تھے اور منسلک تھے۔ اگر وہ بالی مقلد ہیں تو ان میں فرق یہ ہیں کہ کوئی جنگجو نہیں۔ اور غوث الاعظم نہیں دیکھتے تھے۔ وہ اپنے ائمہ تراویح پڑھتے ہوئے ہر گز نہ کرتے۔ جبکہ حرمین شریفین میں بھی تیس تراویح ہوتی ہیں۔ وہ ہاچو! ہم دعویٰ کرتے ہو تحریری اور تقریری کہ حضور علیہ السلام نے آخری وقت تک نماز رشیدین کے ساتھ پڑی۔ بس اس دعویٰ میں ایک حدیث مرفوعہ پیش کر دو۔ اس کا انعام حاصل کرو۔ اور جس حدیث کو تم پیش کرو اگر وہ مرفوع نہ ہوئی تو تم رشیدین چھوڑ کر یں بریلوی بن جانا۔

نمبر 144: بریلوی گیارہویں شریف کرتے ہیں تو کثیر اسلامی ناجائز حرام ہے۔

ج: گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اگر کوئی دیوبندی مفتی ایصالِ ثواب کو ناجائز و حرام اور غیر اسلامی نہیں کہہ سکتا تو پھر گیارہویں شریف کو غیر اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ ہمارے گیارہویں شریف میں سب کچھ تھا نا قرآن کی تلاوت، اور دو سلام، دعا، مسلمانانِ فاطمیہ، وحفظ کرتا، کیا یہ اسلامی ناجائز و حرام ہیں؟ کیا یہ گیارہویں شریف کی خارجیہ کی دعوت کا حصہ ہے۔ اگر گیارہویں شریف کے نام سے تو کبھی گیارہویں شریف ہو

غیر اسلامی ثابت کر دے نا جائز و حرام ثابت کر دے۔ تحریری طور پر شرعی دلائل سے وہ انعام حاصل کر لے۔ آؤ سر میدان بنو۔ دلائل کی دنیا میں آؤ، گھر کی چار دیواری سے نکلو۔

نمبر 145: تیس بریلویوں کے چکر میں پڑا نہیں چاہتا۔

ج: آخر تم گھن چکر ہوا اپنے دنیا سے ہر معاصی کے چکر میں پڑ جاتے ہو اور غلطی صلیبی کے لئے چھتا چاہتے ہو۔ سوچ لو کیا مذکورہ کلمہ ہے۔

نمبر 146: مجھے بریلویت سے دشمنیت ہوتی ہے۔

ج: کبھی دیوبندیت اور وہاہیت سے دشمن نہیں ہوتی آخر کیوں؟

نمبر 147: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بریلوی کسے ہیں یا دیوبندی کسے ہیں۔

ج: اگر واقعی سمجھنا چاہتے ہیں تو قرآن وحدیث کے مطابق عقائد دیکھو جس کے عقائد اسلامی ہوں، چودہ سو سالہ ہوں وہ سچے ہیں اور جس کے عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہوں جن کے فتوے غیر شرعی جن کے ترجمے غلط وہ جھوٹے باطل ہیں۔

نمبر 148: بریلوی بھی دعویٰ کرتے ہیں دیوبندی بھی دعویٰ کرتے ہیں مگر وہاں کس کی جگہ ہے؟

ج: آسان طریقہ یہ ہے کہ وہی کہتے کہ وہ ایک مسند حائترہ و فخر واقعے ہو۔ دیوبندی اس کو خروار کہتے ہیں، ہم اس مسئلہ کا ثابت دیوبندیوں سے کیا رہا ہے۔ اس میں مسئلہ کوئی نہیں تھا۔ یہ جانتے ہو کہ کوئی نہیں جانتے۔ تو یہاں کیا ان کے فتوے فہرست میں ہیں۔ اسلام کے نام

دیکھو کہ ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ دیوبندی حاضر و ناظر حضور علیہ السلام کو ماننے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں ہم یہ ثبوت بھی دیکھا نہیں گئے کہ خود دیوبندی عداوت ضرورہ نظر ہوئے ان کی کتابوں میں ہے۔ خود دیوبندی ثبوت دیکھ کر تو یہ کہ وہ بشرط لے آئے ہم دیکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 149: بریلوی کہتے ہیں دیوبندی گستاخ ہیں دیوبندی بریلویوں کو گستاخ کہتے ہیں، ہم کسی کی مائیں؟

ج: اتنا تو تم بھی مانتے ہو کہ وہ میں ایک سچا ہے ایک حق پر ہے۔ دوسرا گستاخ، باطل بدعتیہ ہے مگر کون؟ تو اس کا صل یہ کہ دیوبندیوں کے عقائد اور عبارتیں دیکھ لو۔ کہ حضور ﷺ کو برا بھائی کہتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ علم شیطان کا مانتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام سے عمل میں امتی بڑھ جاتا ہے۔ تحذیر الناس۔ حضور علیہ السلام کے خیال سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صراط مستقیم۔ حضور علیہ السلام کو مکر مبینی میں ملنے والا لکھا ہے و تقویہ الامان۔ تاکہ یہ گستاخان عبارتیں کافی نہیں کہ یہ فیصلہ کر لیا جائے واقعی دیوبندی گستاخ ہیں۔ اگر بریلویوں میں کسی نے گستاخی کی ہے حوالہ لکھا وہم شرعی فتویٰ لگائے کو تیار ہیں۔

نمبر 150: ہم دیوبندی کھڑے ہو کر سلام نہیں پڑھتے یہ بریلویوں کا طریقہ ہے۔

ج: شرم کرو۔ رمضان میں شتم قرآن میں وہ آیات موجود ہیں کہ انبیاء کے نام پر کر سلام آ کر ہے۔ دیوبندی کھڑے ہو کر تہذیب و باجھ باندھ کر پڑھتے ہیں۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ اور رمضان میں بندوں سے رکوع و فطرہ

صدقات، خیرات کی مدد لگاتے ہیں۔ اپنے باطل مذہب بھول کر کہہ شرم کی مدد اللہ سے مانگو۔ چند سہ کی خاطر اپنا مذہب چھوڑ دینا صرف دیوبندیوں کا کام ہے۔

نمبر 151: احمد رضا خاں نے کتب میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولا تھا۔

ج: حوالہ لکھاؤ، الزام اور جھوٹ کب تک بولتے رہے گئے۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گئے۔ بغیر دلیل کے بات کرنا دیوبندیوں کو روٹے میں ملا ہے شرم کرو۔

حضرات یہاں تک ہم نے ڈیڑھ-واغتر اضافات کے جوابات دیئے جو کہ اب تک کئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نیا آیا اور کوئی جھوٹ و الزام لگایا گیا تو اس کو ہم اگلے ایڈیشن میں شامل کر لیں گے۔ ان شاء اللہ۔ تمام کلام اہلسنت سے درخواست ہے کہ جہاں بھی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے والے لیل جا نہیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔

ہم نے جواب کے ساتھ ساتھ کچھ حوالات بھی کئے ہیں۔ جن سے جوابات کسی دیوبندی، وہ بالی ملو کی میں نہت و جرأت نہیں ہوگی کہ وہ جواب دے سکے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا دعویٰ ہماری ہے کہ دیوبندیوں کی اختلائی مسائل پر لکھی گئی کتاب میں جھوٹ ضرور بولا جاتا ہے۔ جس کا دل چاہے ہم سے ثبوت طلب کرے اور باطل مذہب سے توبہ کرے۔

تیسرا دعویٰ ہماری ہے کہ دیوبندی زبانی اسلام کے عقائد نہتے ہیں مگر ان

کی معتبر کتابوں میں اسلامی عقائد کے خلاف عقائد و عباراتیں گستاخیاں
موجود ہیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چوتھا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندی نے ہلال کو حرام اور حرام کو حلال لکھا ہے۔
ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

پانچواں ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے تراجم قرآن میں 200 آیات
کے غلط ترجمے ہیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چھٹا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے فوسے کثرت سے غیر اسلامی غیر شرعی
ہیں۔ دعویٰ کی دلیل دیکھ کر تو یہ کرو۔

ڈاکٹر ذاکر ناسیک کو دعوت فکر

قرآن کریم کی اپنی رائے سے تفسیر کرنا باطل و مردود ہے۔

ڈاکٹر کا بیان منکر حدیث کے نقش قدم پر ہے۔

اگر یہ اہلسنت و جماعت سختی ہے تو اسی کے مطابق تفسیر کریں۔

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

آج کے دور میں میڈیا کی جنگ اور اس پر آگے بڑھنے کی ضرورت تھی ہوئی ہے۔ میڈیا کے کچھ فوائد اسلام کی تعلیم آگے بڑھانے کے لیے مفید ہے۔ اسی میڈیا سے اسلام کے خلاف نہ ہر اگلا جادو ہے جس کی روک تھام کرنا حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ علماء اہل سنت اپنا فرض ادا کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ سب جانتے ہیں کہ ماضی کے فتنے کتنے خطرناک تھے؟ اور کس کس لہجہ میں آتے رہے؟ یہ علماء اہل سنت کا احسان ہے کہ ہر فتنے کا سد باب کیا اور عوام کو خبردار کرتے رہے۔ بالکل اسی طرح آج بھی ایسے فتنے سر اٹھا رہے ہیں جو اسلام کے نام پر قرآن و سنت کے نام پر درس دے رہے ہیں اور قرآن پاک کی اپنی ذاتی عقل سے تفسیر کر رہے ہیں جو تفسیر بالرائے ہے جو کہ باطل و مردود ہے۔ پہلے پارہ میں یہ مفہوم موجود ہے کہ اسی قرآن کو پڑھ کے گمراہ ہوتے ہیں اسی کو پڑھ کے ہدایت پا جاتے ہیں۔

دیکھ لیں آج کون ایسا کر رہے ہیں جو نہ صرف خود گمراہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ بعض ڈاکٹر اور پروفیسر درس قرآن کے نام پر ایسی تفسیر بیان کر رہے ہیں کہ سراسر قرآن کے خلاف ہے۔ بعض عوام کے نزدیک بہت بڑے عالم شمار کیے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ روئے سخن جس طرف ہے وہاں بات کی جائے یہ عرض کر دیں کہ جو جینٹل سے وہ لوگ آ رہے ہیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بعض دوسرے جینٹل بھی ہیں ان سب کو اخلاقی و قانونی شرعی سمجھ کر رہتے ہیں کہ وہ اپنا قبیلہ دوسرے نہیں کر لیں اسلام کے خلاف اپنی زبانوں کو لگا دیں ورنہ

اللہ تعالیٰ کا عذاب تیار ہے۔ نہ معلوم کونسا طوفان؟ کونسا زلزلہ؟ سب کچھ تمہیں ٹھس کر دے۔ ہم بعض پروفیسرز اور ڈاکٹروں کو رو رہے تھے اب بے شرم بے پردہ جاہل گورتیں بھی مدد کھول کر اسلام کی تعلیمات کا مذاق اڑا رہی ہیں۔

ان سب پر تو یہ فرض ہے اور ان کا سب بننے والوں کو تو یہ کرنی چاہیے۔ ایک ان میں پراسرار بھی ہے جو اپنی مرضی سے آیات کو در ان کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ بحملہ الا اعلان تنبیہ کرتے ہیں ان تمام چالاکوں کو چاہیے کہ دوسروں کی گمراہی کا سبب نہ بنیں۔ ہم اپنا قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں دوسری بات یہ کہ غلط ترجمہ پیش کرنے والوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں اور درست ادب والا ترجمہ سکڑ الایمان کی اشاعت کو فروغ دیں۔ حسب قرآن ایک ہے تو ترجمہ بھی ادب والا درست ایک ہو۔

اگر کسی کو یہ تو فیق ہے کہ غلط تراجم کو نئے ہیں؟ اور کیا غلطیاں ہیں؟ تو وہ ہم سے فہرست طلب کر سکتا ہے کہ بعض کی، ہم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ غلط ہے اور لوکل 200 آیات کے ترجمے غلط و وارپٹا لکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ دعوت عام ہے۔

پھر نہ کہن کے ہم وغیرہ ہوئی۔ اس لئے تمام اہل سنت عوام سے درخواست ہے کہ گمراہوں میں شادی میں ترجمہ القرآن کفر الایمان کی اشاعت اپنا فرض منصبی سمجھ لیں۔ اور غلط تراجم و لکھیے اور پشکان کھول کے سن لیں کہ غلط فرقوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں مگر اسی پچھلائے میں۔ ان لوگوں کو چاہیے فوراً توبہ نامہ تحریری تیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ یہ معاف فرمائے والا ہے۔

ڈاکٹر زاہر ناہیک صاحب کے بارے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ کس

جماعت کا ہے اور بعض لوگ خود ہی فاصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ الجحد بیٹ ہے۔ جماعت ہے یہ بدیو بندگی ہے یہ نکال ہے۔ اور خود ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی ٹھوس بات نہیں کرتے جس سے واضح ہو کہ یہ کیا ہیں ہم نے ابتداء میں اس کی تقریر سن کر یہ اندازہ لگایا کہ یہ منکر حدیث فرقہ ماضی میں تھا اب بھی ہے اس کے نقش قدم پر ہیں اور جب اور جہاں جاتے ہیں دس باتیں کر کے دھوکا دیتے ہیں۔ ہم نے چند مہینے ان کو سن لیا اور پانچ سوالات پوچھے مگر ان کے جوابات نہ ملے۔ اگر کوئی صاحب ڈاکٹر سے وہ جوابات پوچھ کر ہم کو بتا دیں تو یہ یقیناً کرنا سب کے لیے آسان ہوگا کہ آخر یہ کیا ہیں؟ ہم وہ سوالات لکھ دیتے ہیں۔

1۔ یہ اسلام کے کون سے فرقے میں ہے؟

2۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے اس کے مترجم کا نام بتائیں؟

3۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں؟

4۔ قرآن کریم میں مانع و منسوخ کتنی آیات ہیں؟

5۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر کچھ سکتے ہیں؟

ان کے جوابات کے بعد ہر شخص جان لے گا کہ کس فرقے کے ہیں؟ اور کہاں سے بول رہے ہیں؟ لہذا وہ دلوگ جو اس کی تقریر سے اور اس کے پروگراموں کی کٹوتی سے اور فقر قرآن کے حوالے دینے سے اس کو بچا اور حق پران رہے ہیں وہ بھی جان لیں گے۔ امید ہے کہ یہ تحریر بھی ڈاکٹر صاحب کو مل جائے گی وہ خود اپنی تحریر یا تقریر میں جواب دیں۔

ہمارے ایک دوست نے دہراعلوم کو اپنی دیوبند کا فتویٰ دکھایا جس میں اس

کی تقریر سننے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب دہاں جا کر اس فتوے کی نقل دیکھ لیں۔ اگر ہم کو مل گیا تو ہم شائع کر دیں گے۔ ابھی ایک دوست نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطی ہونے کا کہا ہے۔

اگر یہ درست ہے تو ڈاکٹر صاحب اس پروگرام میں جو دہاویوں کا شائع تھا کیوں گئے؟

کہہ بائی تھیں کہ وہ جہ سے خلیفوں کو مشرک کہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب دہاویوں کے فتوے سے مشرک ہو گئے یا نہیں؟ اس مسئلہ تقلید پر کراچی میں دہاوی نجدی سے حارر مناظرہ ہوا ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ تقلید واجب ہے۔ چار اماموں میں کسی ایک کی تکرر دہاوی دم کو سیدھا کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ آخر میں ہم نے فیصلہ کن بات کر دی کہ تقلید کرنے والے کو دہاوی مشرک کہتے ہیں اور اس نے یہ فتویٰ تسلیم کیا تو ہم نے کہا یہ کتاب ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس میں تقلید کرنا اماموں کی واجب کھاسے۔ لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک کا فتویٰ۔ بس یہ فیصلہ کن بات سن کر دہاوی لا جواب ہو گیا اور آج تک خاموش ہے اور شکست فاش ہوئی۔ آج بھی ہم تمام دہاویوں کو دعوت دیتے ہیں لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک ہونے کا فتویٰ اگر سچے ہو۔

اس طرح بے شمار مناظروں کی روشنیاد ہماری کتاب مناظرہ اہل سنت بریلوی میں دیکھ سکتے ہیں جس میں منکر حدیث کو ایسا سننے دیا آج تک بھاگے ہوئے ہیں۔ مکتبہ غیر مکتبہ رضویہ سے مل سکتی ہے وہ کتاب۔

اب ڈاکٹر صاحب کی بے شمار تقاریر میں ایسی غلطیاں ہیں جن کا ہم سے ڈاکٹر صاحب کو علاج کی ضرورت ہے۔ ایک تقریر میں کہا کہ میں جعفر افغانی طور پر ہندو

ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کو ہندو اتنے پسند ہیں کہ اپنے آپ کو ہندو کہہ رہے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ہندو ہیں جعفر افغانی لحاظ سے تو ہندو مشرک ہوتے ہیں کیا ڈاکٹر صاحب جعفر افغانی طور پر مشرک کہلا نا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو پھر تو پر کر لیں۔

اگر ڈاکٹر صاحب قادیاں میں پیدا ہوتے تو کیا وہ قادیاں کہلا نا پسند کرتے؟

ڈاکٹر صاحب اسلام میں دلائل شرعیہ چار ہیں اور یہ دہانتے ہیں۔

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث اور باقی دو یہ ہیں۔ ۳۔ ابراہیم ۴۔ قیاس

باقی دو دلائل شرعیہ کے منکر ہیں جس پر مکرر ابھی کا فتویٰ ہے۔

ڈاکٹر صاحب C-D "اسلام اور فرقوں کا فرق" میں وہ ایسی غلطی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہا ہے تقریباً بارہ جگہ۔

ڈاکٹر صاحب! غور کرو اللہ تعالیٰ واحد ہے اور ڈاکٹر صاحب شیخ کے الفاظ قرار رہے ہیں۔ تو یہ کہو۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق غلط ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی تو یقین نہیں ہوئی کہ نادر اجم سے ترجمہ بیان نہ کریں۔ C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ عورت کے لئے دو راستے ہیں۔ ۱۔ غیر شادی شدہ ہزار کی زینت بنے۔ 2۔ یا عورت شادی کرے۔

اس میں ڈاکٹر صاحب عورتوں کو جو غیر شادی شدہ ہیں بے شری بے حیائی بے غیرتی کا درس دے رہے ہیں آخر کیوں؟ کوئی ان سے پوچھے والا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کے رشتے نہ آئیں تو وہ کیا

کرے؟ یہ مشورہ ہے غیر لٹی کا کیوں؟

اگر کوئی بیوہ ہو جائے اور شادی نہ کرے تو زبردستی کیوں اس کو ایسے مشورے دیئے۔ ایسے حکم کہاں ہیں؟ حوالہ دو؟ یا توبہ کرو۔

ای C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اپنے والدین کا پانچواں بچہ ہوں۔ ڈاکٹر ہوں مگر اب یہ پیشہ چھوڑ دیا اب روحانی علاج کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے مشوروں سے رد حالی علاج ہوتا ہے؟ یہ غیر شادی شدہ عورت کو یا زہری زہیئت بنانے کا مشورہ کس ناکہ روحانی علاج تو ہو سکتا ہے پاکیزہ علاج نہیں ہو سکتا۔ ای C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسلام میں فرتے نہ بناؤ۔

ڈاکٹر صاحب بتائیں تہتر فرقوں والی حدیث میں ایک جنتی ہے۔ حدیث کے مطابق ہے وہ جنتی جس کو فرقہ کہا گیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کے منکر ہونے یا نہیں؟ پھر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسلم۔ تبلیغی۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے جائز ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ اور ایسے نام کسی نہ کسی فرقے کے اور جماعت کے ہیں۔ ایک طرف فرقوں کو غلط کہہ رہے ہیں دوسری طرف ان کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے اپنا علاج کراؤ پھر دوسرے کا علاج کراؤ۔

ڈاکٹر صاحب قرآن کی آیات میں جو عقلی باتیں کہہ کر تفسیر کرتے ہیں وہ باطل ہے تفسیر بالرائے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تبلیغ کو ایمان پھیلانے کے ناما ہے جبکہ تبلیغ کی بے شمار قسمیں ہیں جس سے ڈاکٹر صاحب جاہل ہیں ڈاکٹر صاحب کے کئی پروگراموں میں بعض لوگوں کے سوالات کے جوابات گول کر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے تحقیق

کرد۔ جناب پہلے خود تحقیق کرو اور درست تحقیق کرو اور غلط تراجم کے بارے میں اور قرآن کریم کے اصول معلوم کرو اور لازم ہیں۔ ہم یہاں امام شافعی رحمہ اللہ کے وہ چار تفسیری اصول بیان کر رہے ہیں جس کے خلاف ڈاکٹر صاحب بھل رہے ہیں۔

1۔ القرآن بفسر بعضہ بعضہ

2۔ القرآن بفسر بالحدیث

3۔ القرآن بفسر بیشان لزول

4۔ القرآن بفسر بסיاق و صباق

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے علوم میں اضافہ ہوا ہوگا ورنہ وہ تحقیق کر لیں۔

وہ لوگ جو ڈاکٹر صاحب کو کچھ بھی سمجھ رہے ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک صاحب دس قرآن دے رہے تھے اور کافی لوگ سن رہے تھے۔ حضرت علیؑ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ جناب یہ دس قرآن دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ یہ قرآن کے نسخ اور مفسر کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ صاحب گئے اور دس قرآن دینے والے بندے سے پوچھا کہ جناب آپ جو دس قرآن دے رہے ہیں کیا آپ کو نسخ اور مفسر آیات کے بارے میں علم ہے؟ وہ دس دینے والے نے کہا میں نسخ اور مفسر آیات کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس ساتھی نے آکر یہ بتایا اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر نہیں جانتا تو خود بھی گمراہ ہوگا ورنہ دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ اس کو مسجد سے دھکے دے کر نکال دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس کو دھکے مار کر مسجد سے نکال

دیا گیا۔

ہمارے لوگ عبرت حاصل کریں اس واقعہ سے کہ درس قرآن کی اہمیت اور اس کے علوم اور تفسیر و اصول وغیرہ جو نہیں جانتا اس کے ساتھ ایسا ہی حشر کرتا چاہیے تاکہ لوگوں کی نگرانی کا سبب نہ بنے۔

ہمارے کیے گئے پانچ سوالوں میں ایک یہ سوال تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اس ناخ و منسوخ کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اس لئے کئی صبیحے گذر گئے ڈاکٹر صاحب کو ہم نے سئل کی تھی جس کا جواب وہ نہ دے سکے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام دیکھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب سے لے کر دیں۔ اب جب کہ یہ کن فی شکل میں بھی سوالات منظر عام پر آ گئے ہیں چاہے ان سوالات کے جوابات وہ انٹرنیٹ پر دیں۔ تحریری دیں، تقریریں دیں اور ہم کو اطلاع کریں کہ جوابات آ گئے ہیں تاکہ ہم دیکھ لیں کہ جوابات علمی ہیں یا گول مول ہیں اور ایک ٹی۔ وی انٹرویو میں جو ڈاکٹر شاہد مسعود نے لیا تھا ان کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکر صاحب نے بے شمار آیات کی لٹی کی تھی۔ سوال حلال کے بارے میں تھا جس کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکر صاحب نے دو صورتیں بیان کیں۔ جبکہ باقی صورتیں اور حکم گول کر گئے۔ جس سے قرآن کریم کی آیات کی لٹی لازم آتی ہے جس کا دل چاہے وہ پروگرام کی C-D دیکھ سکتے ہیں۔

دیکر احباب سے بے شمار ڈاکٹر صاحب کی قرآنی آیات سے بے خبری والا علمی کا پتہ پتا رہتا ہے۔ کسی نے بتایا کہ دب المشرفین و دب المغویین کی تفسیر میں جہالت کا ثبوت دیا۔ ہم ان تمام لوگوں کو، نوجوانوں کو جس کے پروگرام دیکھتے

ہیں ان کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم اس ڈاکٹر صاحب کو مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں وہ آئیں اور قرآن کریم کے اصول و تفسیر کے مطابق ایک تقریر کر دیں یا ایک مسئلہ حل کر کے دکھائیں۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

اگر وہ کراچی آجائیں تو بہتر در نہ ہم کو دعوت دیں کہ دنیا کے جس ملک میں وہ ہم سے بات کرنا چاہیں ہم تیار ہیں مگر خیر چان کے ذمہ ہوگا۔ اگر کراچی آنا چاہتے ہیں تو خرچ ہمارے ذمہ ہوگا ہوئی جہاز کا اور اگر وہ آئے سانسٹے چھینے سے ڈرتے ہیں تو تحریری گفتگو کر لیں۔ اس میں دونوں کا خرچ بیج جائے گا۔ اگر تحریر پر بھی راضی نہیں ہوتے تو پھر انٹرنیٹ پر بات کر لیں تاکہ ان کی قرآن والی سب پر واضح ہو جائے۔ اس وقت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب حق سے بہت دور ہیں۔ اگر وہ تحقیق کر لیں اور وہ حقیقی فنانسپر کرتے ہیں تو حقیقت کے خلاف نہ چلیں۔ اگر وہ مقلد ہیں تو ابلاغ و قیاس کا انکار نہ کریں۔ ورنہ کمرای کا فتویٰ تیار ہے۔ لہذا ڈاکٹر صاحب جلد از جلد اپنی پوزیشن واضح کریں تاکہ عوام کا خیال ان دور ہو سکے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب کی خاموشی ان سوالات کے جوابات نہ دینا، مناظرہ کی دعوت قبول نہ کرنا سے بے شمار خرابیاں لازم آتی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ہم سے بھی سوالات کر سکتے ہیں۔ شراذف مناظرہ کے تحت و بلکہ وہ چاہیں ہم سے سوالات کر کے اپنی تپا کر سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرتا چاہتے ہیں کہ ہمارے پانچ سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب ضرور دیں اگر Debate کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم کو اطلاع کریں جس شرط پر چاہیں وہ مناظرہ کر لیں اور ان جو لوگوں جس ہماری اطلاع بتا رہے ہیں کہ جب تک ڈاکٹر صاحب کو اپنی تحقیق مکمل کر کے اولاد بعرضہ شرعی دلائل چار کے مطابق نہ

کر لیں وہ ڈاکٹر صاحب کے پروگرام سے پرہیز کریں، ورنہ کسی کی گمراہی میں یہ لوگ بھی برابر کے شریک ہو گئے۔

ہمارا کام بتانا تھا، دعوت دینی تھی اور وہ ہم نے کر دی۔ اب قیامت میں ہم نے اپنا اپنا جواب دینا ہے کوئی یہ بہانہ نہ کرے کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا ہم نے دعوت فکر، دعوت مناظرہ دے دی۔

دین اسلام میں زبردستی نہیں دہایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کے بعد ایک پراسرار صاحب ہیں ان کو بھی دعوت مناظرہ تحریری تیار کر رہے ہیں اور اس سلسلے تمام ڈاکٹر پروفسرز اسکالرز نچر و غیرہ جو درس قرآن دیتے ہیں اور تفسیری اصول سے نااہل کم علمی میں گمراہی کا سبب بنتے رہے ہیں۔ جن میں غامدی قسم کے بھی ہیں وہ سب اپنا قبلہ درست کر لیں، دین کی معلومات اور تقایم کا علم حاصل کریں کیونکہ تفسیر کے لئے پندرہ علوم لازمی ہیں۔ جن کی شاید ان درس دینے والوں کو کچھ بھی نہیں ملے۔

پراسرار بنار کی خرابی دس قرآن میں یہ بھی نظر آئی کہ بتوں کی مذمت میں آیات کو انجیل، تثلیث، اسلام اور ادیان و کرام پر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ یہ غار جیت کا کام ہے۔ بخاندی شریف میں ہے کہ ہر تین فتویٰ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ اور دینا مابین کی حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے لئے ہیں۔

ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں اور فرقہ واریت نہیں بلکہ دعوت فکر ہے کہ اپنی غلط فہمی یا باتوں سے توبہ کر۔ امت کی اصلاح بہت بڑا کام ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

اس سے پہلے صفحات میں ڈاکٹر صاحب کی خبریت پوچھی گئی ایک مہینہ ہو گیا ہمارے سوالات کے جوابات نہیں ملے۔ پہلیج مناظرہ کا جواب بھی نہیں آیا ہے۔ اگر سچائی ہوتی، غیرت ہوتی تو ضرور جواب دیتے۔ اب بھی دعوت فکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب توبہ کر لیں اور سچا مذہب اہل سنت و جماعت کو قبول کر لیں۔

اب آگے چلتے ہیں ڈاکٹر کے ایک پروگرام کا نام ہے ہندو ازم اور اسلام میں یکسانیت جو نہیں لی ونا سے آیا ہے۔ یہ موضوع ہی غلط اور اسلام کی توہین ہے کہ ہندو ازم کو اسلام کے برابر کہنا۔ قرآن کریم کے فیصلے یہ ہیں کہ چاہل اور عالم برابر نہیں۔ آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں۔ حق و باطل برابر نہیں۔ سچ اور جھوٹ برابر نہیں تو پھر ہندو مذہب اور اسلام میں یکسانیت کہاں؟ ڈاکٹر صاحب اور بتوں میں جانوروں میں فرق ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اور گدھ برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں تو اسلام کے ماننے والے کو اور مشرکوں کی یکسانیت کیوں کہہ رہے ہیں؟ توبہ کریں اعلانیہ۔ ایک اور تقریر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہندو پنڈت نے مسکرت کی

تلاوت کی۔

ڈاکٹر صاحب تلاوت قرآن کریم کی جوئی ہے۔ یہ ہندو کی کتابوں کی تلاوت کب سے شروع ہوئی؟ کیا ڈاکٹر صاحب ہندو کی سن گھڑت کتابوں کے پڑھنے کو تلاوت کہہ رہے ہیں۔ یہ برابر کی کبھی؟ ڈاکٹر کو اگر کوئی دماغی مرض ہے تو علاج کرائیں۔ میڈیا پر لوگوں کو گمراہ مت کریں۔ ہم نے جو چیزیں پڑھیں اے احتجاجِ بلند کی ہے اور پھر کہہ رہے ہیں یہ اپنا قبلہ درست کر لیں۔ ذکا رکھو کار کاہرے پردہ عورتیں اور نام نہاد پروفیسرز ڈاکٹر زور و دیا دار حضرات کے اسلام کے نام پر انٹرویو بند کریں جو منہ میں آتا ہے اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔ جو کام غلامِ گرام کا ہے وہ ان کو بلائیں اور دوسروں کو درستہ نہ دیں۔

ایسے لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے چاہے وہ اسلام کے خلاف ہی ہو۔ وہ لوگ اسلام کے خلاف ذاتی رائے کیوں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ڈاکٹر نائیک اسلام کے خلاف بہت گہری سازش کر رہے ہیں اور اسلام کو مشرکوں کے برابر کہنے کا اقدام سراسر قرآن کے خلاف ہے۔ اگر یہ مسلمان ہیں تو اعلانِ توبہ کریں؟ ہم نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی اور ان سے پانچ سوالات پوچھے جس کا جواب نہ آیا۔ دنیا میں جہاں چاہے مناظرہ کریں اور نہ انٹرویو پر مناظرہ کریں ہم تیار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مشرکوں کو اسلام کی دعوت دیں ان کو مسلمان کریں۔ مگر مسلمانوں کو ہندو اور عیسائی بنانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ مسلمان کا ایمان بچانا بہت ضروری ہے جو اہم مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ مسلم اور مشرک برابر ہیں؟ اگر نہیں تو یکساہیت و برابری کبھی؟ اگر اسی طرح کی سوچ کوئی ڈاکٹر قادیانیوں

کے لئے رکھے کہ وہ توحید مانتے ہیں نبوت مانتے ہیں لہذا قادیانی اور مسلم برابر ہیں تو ڈاکٹر صاحب کا جواب کیا ہوگا؟ جواب دو۔ اگر ہندوؤں کی کتابوں میں انصاف نہیں حقیقت کے مطابق ہیں اور زیادہ تر باتیں اسلام کے خلاف ہیں تو اس کو قرآن مجید کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں؟

قرآن مجید میں کوئی خشک کی جگہ ہی نہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابیں جھوٹ اور من گھڑت باتوں سے بکرا۔ اسلام کے خلاف قوانین سے بھری ہوئی ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اس کو اسلام کے برابر کیوں کہتے پر زور دے رہے ہیں؟ ایک اور بات لی دی کے پروگرام میں ڈاکٹر نے سورۃ اخلاص کا ترجمہ ہندی کی کتاب سے ثابت کیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو ہندی زبان اچھی لگتی ہے تو انہیں ترجمہ کریں جیسے کہ ہندی ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مگر مشرکوں کی کتابوں سے اس طرح ترجمہ درست نہیں کیا ڈاکٹر صاحب تعبیر کرنا نہیں جانتے؟ مفسرین کی کتابوں سے یا ترجمہ کرنے کے اصول نہیں جانتے؟ تو پہلے سیکھ لیں۔ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا برتاؤ نامناسب ہے۔

ہمارے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ ہم نے انٹرنیٹ پر ڈاکٹر صاحب کو یہ پانچ سوالات بھیج دیئے۔ ان کے لوگوں نے پڑھا لیا مگر ابھی تک کوئی جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہم ان تمام لوگوں سے درخواست کرتے ہیں جو اس کا پتہ و گرام دیکھتے ہیں سب اس سے جوابات طلب کریں تاکہ مکمل حقیقت سامنے آجائے۔ اگر ہمارا رابطہ ہو گیا اور کوئی بات چیت ہوئی تو ہم تمام اہلناس کو مطلع کریں گے۔

ایک اور پروگرام میں ڈاکٹر صاحب نے جس کا عنوان تھا اسلام میں تلاوت

نہیں۔ جس میں ایک ہندو نے سوال کیا کہ تین طلاقیں کا نفاق اڑایا جاتا ہے وغیرہ
وغیرہ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کیں۔

تین طلاقیں کو ایک ساتھ دینے کے بارے میں کہا کہ یہ طلاق ہے۔

پھر یہ کہا کہ تین ایک ہیں۔

اور کہا امت کا اختلاف ہے۔

تین دفعہ طلاق دینا دانی ہے۔

حلالہ کے بارے میں کہا غلط ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم نے رجوع کر لیا تھا۔

طلاق کے الفاظ نے بغیر طلاق نہ ہوگی۔

تین طلاق ایک مانی جاتی تھی۔

اس میں اختلاف ہے اور ہے گا۔

خدا کو پھگھولن کہا۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر مایاں بیوی میں صلح کی
کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے ایک مہینے میں دوسرے میں تیسرے میں پھر عورت
عدت کرے اس کے بعد یہی دونوں نکاح کر لیں سب سے بہتر کے ساتھ۔ پھر جھگڑا ہو طلاق
ہو جائے عدت کرے پھر نکاح کر لے پھر جھگڑا ہو جائے عدے کے بعد پھر یہ دونوں
نکاح کر لیں۔ تین دفعہ کے بعد پھر حلالہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب ان باتوں سے امتلاءِ قریہ
کر رہے۔ اس سے پہلے کہ لوگ آپ کے اسٹیج پر جا کر آپ کی توجہ کریں۔ مگر بیان
پکڑیں یا دیکھنے دیکھنے سے نکال دیں کہ لوگوں کو زانی اور حرام باتوں کی تعلیم دے

رہے ہیں۔ غلط تفسیر اور مسئلہ بیان کرنے میں تفسیر ہمارے کر رہے ہیں۔

اس میں ڈاکٹر کی کلاس لینے سے پہلے ہم اس ایک اور تین طلاقیں کا پس

منظر بیان کر رہے ہیں۔ کہ حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور

حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت میں کچھ عرصہ صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ ایک طلاق

ایسے الفاظ سے دیتے تھے کہ طلاق ہے طلاق طلاق۔

تو یہ طریقہ اور الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ تجھے طلاق ہے اور بعد کی طلاق طلاق تاکید کے

لئے تھی۔ یعنی دینے کا ایک ہی تھے۔ مثال کے طور پر کوئی کہے کہ پانی پلاؤ پانی پانی۔ پانی

ایک دفعہ ہی مانگا بعد کے دو دفعہ میں تاکید ہے پانی پانی۔ ہر شخص سمجھ لے گا کہ بعد میں

اسی طرح کھانا لاؤ کھانا کھانا وغیرہ

عدت میں تفصیل سے واقعہ موجود ہے۔ اس کو طلاق بانٹہ کے نام سے جانا

جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لوگوں میں اس طرح کے الفاظ سے خرابی

شروع ہوئی کہ طلاق تین دفعہ کو بھی بعض نے ایک سمجھ لیا۔ اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے

اعلان فرما دیا کہ اب تاکید کے الفاظ نہ ہوں تاکہ خرابی پیدا نہ ہو۔ آج کل کے وہابی

نجدی اسی خرابی کی پیداوار ہیں جس پر ڈاکٹر چل رہے ہیں۔ اصل میں یہ منکر حدیث

ہیں اب وہابی بھی ہو گئے۔ بلکہ وہ قدم آگے چل رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ

تین دفعہ طلاق ہر مہینے دینے کے بعد وہ کس حکم سے بغیر حلالہ کے دونوں کی شادی کر

رہے ہیں؟ البتہ حلالہ کے نکاح باطل ہے حرام کلامی ہے اس سے جو اولاد ہوگی وہ حرام

کی اولاد ہوگی یا نہیں؟ حرام کاری سے جو اولاد ہوگی وہ ایسے ڈاکٹر نہیں سمجھے یا دیکھے

انسان؟ ڈاکٹر صاحب نے یہی فعل تین دفعہ کرنے کا بیان کیا۔ وہ بتائیں کہ کس قرآن

تکلیف کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے؟ کسی حدیث سے ثابت ہے؟ اس سے پہلے کہ دنیا کے لوگ ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہر مقام پر کر کے ثبوت مانگیں ان کو چاہئے کہ تو یہ کیا اعلان کر کے رجوع فرمائیں۔ جس کے دماغ میں ہندو ازم کا دیو گھس گیا ہو وہ کہے درست تعلیم دے گا؟ جس ڈاکٹر کو ہندو ازم شیطانی ازم باطل مشرکوں کا مذہب اسلام کے برابر نظر آتا ہو وہ اپنا علاج ضرور کرائے۔

امت کا اختلاف یعنی آخریاد کا اختلاف ڈاکٹر کو نظر آ رہا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ ان چار آئمہ میں وہ کس کو مانتا ہے؟ کس ایک کی تقلید کرتا ہے؟ اگر وہ کسی کی تقلید نہیں کرتا اور متقدم بھی نہیں تو یہ باتیں کر کے کس کو دھوکہ دے رہا ہے؟

پھر ڈاکٹر نے کہا کہ قرآن کی روشنی میں بات کرنی چاہئے۔ لاؤ اپنی ان باتوں کا ثبوت قرآن و حدیث سے؟ ورنہ تو یہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب یہ تضاد بیانی ختم کرو۔ ایک بات غلط ہے اور دوسری بات درست ہے کیسے؟ اگر غلط ہے تو حوالہ دو۔ پھر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ طلاق کے الفاظ سے ہوگی اس کے بغیر نہ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تقریر میں حلالہ کرنے کو غلط کہا اور آگے چل کر حلالہ کرنے کی بات کی۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کا مطالعہ اسلام صفر ہے۔ یہ ایسی جہالت و حماقت کی بات ہے جو ایک جاہل بھی نہیں کہہ سکتا اور ادنیٰ طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ آپ اس سے بھی گزر رہے ہیں۔ آپ آئیں اہل سنت کی درس گاہ میں تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ کو بتائیں 150 الفاظ ایسے ہیں جن سے طلاق ہو جاتی ہے۔ اس میں طلاق کی نیت ہونی چاہیئے۔ کیا سمجھو ایسے اور بھی مسائل اسلامی ہیں جس کی ڈاکٹر صاحب کو ہوا بھی نہیں لگی۔

ڈاکٹر صاحب طلاق کی چندہ قسمیں ہیں:

- ۱۔ طلاق سنت وقتی ۲۔ سنت عددی ۳۔ سنت عددی احسن
- ۴۔ سنت عددی حسن ۵۔ سنت وقتی احسن ۶۔ سنت وقتی احسن
- ۷۔ طلاق بدی وقتی ۸۔ بدی عددی ۹۔ مرہی رجعی
- ۱۰۔ مرہی بائد ۱۱۔ طلاق مغلظہ ۱۲۔ طلاق سنایہ
- ۱۳۔ طلاق باطلح ۱۴۔ طلاق بالاجان طلاق بائح۔

اگر ان کے دعائی اور تقبیلی جو اسلامی کتب میں موجود ہے جان کی جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔ صرف نام بتائے گئے ہیں جو شاید ڈاکٹر صاحب نے زندگی میں پڑھے بھی نہ ہونگے۔ اس لئے ہم وقتی سے کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ اسلام اور فقہ کے بارے میں بالکل ادھورا ہے۔ ان کا صرف ہندو ازم اور عیسائی ازم کا مطالعہ ہوگا جس کی وجہ سے بار بار غلطی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو یہ کرو اور رجوع کرو۔ انہی عدت کی اقسام جرحمت کی قسمیں جو عورت سے متعلق ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک مسلمان پر کتنی قسم کی عورتیں حرام ہیں؟ اس سوال سے ڈاکٹر صاحب کا علم اسلام کے متعلق سب کے سامنے آ جائے گا۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جو لوگ ڈاکٹر صاحب کو سنا نہ پسند کرتے ہیں ہمارے سوالات کا جواب ڈاکٹر سے دلائیں۔ اس طرح سوالات کا قرض ڈاکٹر صاحب پر بڑھتا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ قرض ہمارا تیار ہو سکے۔

ورنہ ہمارے مناظرہ کا پہلیج قبول کر کے بتائیں دنیا میں کس شہر میں وہ مناظرہ کریں گے۔ کس موضوع پر کریں گے؟ اور شرانگہ تقریریں کتنے کریں۔

ان کے تمام شاگردوں کو دعوت ہے اگر ڈاکٹر صاحب جواب نہ دیں تو وہ جواب دیدیں، وہ مناظرہ کر لیں۔ شاید ان کے لوگوں میں کسی میں علم ہو یا بہت ہو؟ بہر حال جوابات دینے ہوں گے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں جوابات نہ دیں گے تو لوگ ان کے پروگرام میں یہی سوالات پوچھ لیں گے پھر کیا بہانہ کریں گے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انٹرنیٹ پر ویڈیو کر لیں۔ اگر اس مسئلے میں کوئی صاحب ہمارا ویڈیو کر دیں تو ہم ان کے شکرگزار ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب مسجد گجی سے ہمارے سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ جو بھٹنڈو نند کا مشرک و تنبیہ ہے کہ وہ فلسطین کا شہر رامہ کو رام اللہ لکھتے ہیں جو غلط ہے۔ رملہ نام عربی ہے اور رام وغیرہ ہندی ہے۔ اس لئے لغت کی غلطیاں اپنی جہالت سے نہ کریں۔ جو نام ہے وہ لکھیں۔ اگر وہ خود جو اور جینے دو کی پالیسی پر گامزن ہیں تو پروگرام انک اور آغاز میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اپنا قبلہ درست کر لیں ورنہ عذاب خداوندی سب کچھ بہا کر لے جائے گا۔ اس طرح دیگر تمام بھٹنڈو کو آگاہ کر رہے ہیں کہ غلط تراجم و تفسیر بند کر دیں۔ جن سے گمراہی پھیل رہی ہے اور ہر اس قسم کے لوگ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات بخروں کر رہے ہیں۔ ہم قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں۔ بار بار تنبیہ کے باوجود باز نہ آئے تو ہم قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہونگے جس کے ذمہ دار ہمیں یہی لوگ ہونگے اور عدالت کا خرچہ بھی ان کو بٹانا ہو گا۔ اگر ان بھٹنڈو کی ارتقا میں ہم میں کوئی انصاف پسند افراد یہ پوچھیں کہ درست ترجمہ کونسا ہے؟ تو ہم عرض کرتے ہیں کہ کنز الایمان ہے اور غلط تراجم میں کیا ہے؟ وہ نہیں لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان دیگر تراجم میں لایعلم، دھوکہ دینے والا، بھولنے والا، فریب دینے والا،

مسلوہ نہیں کیا اللہ نے وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ ہم ذمہ داری سے اعلان کر رہے ہیں کہ ترجمہ کنز الایمان ادب و احترام اور ایمان کا خزانہ ہے۔ ہم صدر، وزیر اعظم شیخ صاحبان دیگر حکومتی ادارے وزراء سے پروردہ مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً ایسے تراجم و ولے قرآن، فی وی، اخبار، مسجد و مدرسہ لائبریری اور ٹیلیفون وغیرہ پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے چھاپنے والے اشاعت کرنا والے اسٹالٹس قحبہ کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کے لئے تیار رہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کو جواب دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ قیامت اور دنیا کی عدالت میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کو ترجمہ کرنا کیا گیا، ہم کو بتایا نہیں گیا۔ ہمارا کام تھا کتاب آپ ماہمیا یا نہ ماہمیا آپ کو اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ذاکر نایک کو دعوت فکر

مناظرہ کا چیلنج

ارباب اختیار کے نام کھلا خط - پارٹ iii

حضرات محترم!

اس سے پہلے دو حصے آپ نے ماہِ حُجّہ فرمائے یہ تیسرا حصہ اور اس کے بعد چوتھا، نوٹس پارہوں کے مسئلے کے بارے میں الگ الگ نوٹس کے آخر میں مکمل ریکارڈ شائع ہوگا۔ ہم نہیں فی وی کے ڈاکٹر کیمرا اور انٹیکامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر سے پوچھ کر بتائیں اور ہمارے چیلنج مناظرہ کا جواب بھی دیں۔

ہم مسئلہ ان کو نہیں فی وی پر آنے والے مقررین کے بیان پر اکتفا نہیں ہے کہ اسلام کے خلاف انہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ کہ جس نے بدھ ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو "ہندوستانی" ہے بیچے نہیں۔ یہ بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور گروہی ہے اگر نہیں فی وی سے کوئی گروہی ہوا تو اس کا وہاں ان کے سر ہونگا۔

دیگر جیل کو ہم بار بار مطلع کر رہے ہیں کہ وہ یا تو آجائیں اسلام کے خلاف بیان دینے والوں کو نہ بلائیں۔ بدھ ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو آج فی وی سے ایک صاحب نے ایصالِ ثواب کے حلقہ غلط نظریہ پیش کیا۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم ایسے سب لوگوں، ڈاکٹر، پروفیسرز وغیرہ کو دعوت مناظرہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی قرآن مجید ذرا ہمارے سامنے آکر بیان کریں۔ تو حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ تمام جیلز، کان کھول کر سن لیں اور تمہیں کھول کر پڑھائیں غلط فہم اور غلط نظریہ کا وہاں ان کے سر ہے۔ ہم بار بار اخلاقی شرعی زبان استعمال کر رہے ہیں اگر یہ نہ مانے تو قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں ورنہ تمام خرچے اور نقصان کے یہ ذمہ دار ہونگے۔

پیش فی وی سے بدھ ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر اسرار احمد نے وقفاً شرک کے عنوان سے تقریر میں کیا کہ نبی مدد مانگنا، شرک ہے۔ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحب بھی قرآن و حدیث کا غلط استعمال غلط تفسیر بلکہ غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ ہم سے تحریری گفتگو کر لیں اور اس مسئلہ میں ڈاکٹر صاحب سخت غلطی پر ہیں۔ حتیٰ کہ وہ شرک کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ یہ چند سوالات اسرار صاحب سے ہیں وہ بتائیں؟

۱۔ شرک ہر حال میں شرک ہے یا نہیں؟

۲۔ شرک حاضر کے ساتھ ہو یا غائب کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۳۔ شرک زعم و کے ساتھ ہو یا وصال شدہ کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۴۔ شرک قریب والے کے ساتھ ہو یا دور والے کے ساتھ شرک ہے یا نہیں؟

ان کے جوابات ڈاکٹر صاحب جب لازم ہیں وہ ضرور دیں۔ اور پھر وہ آیات پیش کر دیں جن میں حاضر و غائب، دور و نزدیک کا فرق ہو؟ اور اس فرق کی حدیث بھی پیش کر دیں۔ اگر وہ جوابات نہ دے سکیں تو علامہؒ کو پکڑ لیں۔

اس تقریر میں اسرار صاحب نے بات کہی کہ مساوی قوانین میں مدد مانگنا ہری بات نہیں، غلط بات نہیں۔ اور کہا اشعار میں کہنا اے خاصائے خالصان رسل اب وقت دعا ہے۔

ایسے اشعار کو ڈاکٹر نے کہا کہ یہ الگ بات ہے۔ یعنی شرک نہیں بس الگ بات ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اشعار کا شرک کیسے اور کونسی آیات سے مستثنیٰ ہے۔ اور ماری قوانین میں موجود انسان سامنے والے انسان سے مدد مانگنا غلط نہیں۔ ڈاکٹر نے تین نام بڑی عزت سے اور کھڑکھڑاتے ہوئے لئے۔ ایک ابن تیمیہ، دوسرا شاہ ولی اللہ، تیسرے مجدد الف ثانی شیخ احمد ربذی علیہ الرحمہ

ڈاکٹر صاحب ہم ان تینوں حضرات سے غائبانہ مدد، دور سے مدد، بعد وصال مدد اور قبر والے سے مدد کھانے کو تیار ہیں آپ شرک کا فتویٰ تیار کر لیں۔ اس کے علاوہ ہم قرآن وحدیث سے صحابہ کرام، مفسرین، مجددین اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ آپ ہمارے سوالات کے جوابات عنایت فرما دیں۔

قارئین کرام ہم نے ڈاکٹر کو ڈاکٹر کا ٹیکہ کو چیلنج دیا ہے جواب نہیں آیا۔ ہم نے پانچ سوالات کے جوابات نہ آئے۔ ہم پھر وہی سوالات نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ یہ ڈاکٹر اسلام کو کون سے فرقے میں ہیں؟

۲۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے۔ مترجم کا نام بتائیں؟

۳۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں۔

۴۔ قرآن مجید میں تاج و منسوج تقنی آیات ہیں؟

۵۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

جناب ان تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ یہ سوالات کے جوابات وہ

ڈاکٹر کا ٹیکہ سے پوچھیں اور ہم کوتاہ دیں۔ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔ جب وہ

لوگوں کو سوال کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی جواب دیں۔ اگر وہ انٹرنیٹ پر دینا

چاہیں، تحریری دینا چاہیں، میرے موبائل پر دینا چاہیں، تقریر میں دینا چاہیں، جس طرح

ان کو آسانی ہو دیں ہم کوئی خاص شرط نہیں رکھ رہے۔ اگر کوئی صاحب خود وہ جوابات

ان سے لے کر ہم کو بتادیں ان کی مہربانی ہو گی۔ ورنہ وہ ان سوالات کے جوابات سے

عاجز تصور کیے جائیں گے۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات کے جوابات نہیں دے

رہے؟ اگر ڈاکٹر ڈاکٹر کا ٹیکہ صاحب یہ شرط لگائیں کہ میرے سامنے آکر سوالات کرو

تب جوابات دوں گا۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بشرطیکہ ان کے ذمہ ہوگا۔

ورنہ ڈاکٹر ہیٹ پر دوسروں کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی دیں۔ اب

وہ فتویٰ دیر جوابات دیتے ہیں تاخیر کریں گے سوالات کی تعداد بڑھتی چلے گی۔ ہم جو

بات کر رہے ہیں ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ خود ڈاکٹر کے بیان کو کن کر یاد رکھ کر۔

اس کے علاوہ سی ڈی بھی موجود ہیں وہ بھی ثبوت ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ جو

اعتراض آپ نے کئے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی ڈنگ کر کے چٹا کر کیا ہو رہا ہے۔ ہم

نے عرض کی کہ جو پروگرام جن کی وی سی آتے ہیں وہ اکثر ذکر تا تک ہے یا کوئی اور ہے؟ اس پر وہ خاموش کا لونی میں چلے گئے۔

ایک اور صاحب نے کہا کہ آپ نے دنیا میں سب سے پہلے ذکر تا تک پر قلم اٹھایا۔ کئی شکل میں اللہ تعالیٰ آپ کو احسان عطا فرمائے آمین۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو بہت نیک اور ابدال ہے۔ ہم نے عرض کیا ابدال کسے کہتے ہیں ولایت کا کوئی درجہ ہوتا ہے۔ اور کون سے ابدال نے اسلام اور ہندو ازم کو برابر کہا؟ پس یہ سنت ہی وہ مرا تھے میں چلے گئے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر میں ولی است۔ لغت برونی است۔ ایک صاحب نے ذکر تا تک کو ذکر تا بی قرار دیا۔ علی اصطلاح میں۔ سب لوگوں کی اپنی اپنی رائے ہے۔ بہر حال ہم قرآن وحدیث اجماع و قیاس کے خلاف جس کو دیکھیں گے اس کو تنبیہ کریں گے۔ اخلاقی شرعی قانونی وغیرہ۔

ایک تقریر میں ڈاکٹر نے کہا کہ نیکو ان ایک سی ہے دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ عرض ہے کہ ایسا الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کر سکتے تو یہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب جب بے شمار اور ۹۹ نام مشہور ہیں تو مشرکوں ہندوؤں کے دے دینا کا نام استعمال کرنا اللہ تعالیٰ پر بے ادبی ہے۔

اس وقت ڈاکٹر کا پروگرام عالمی بھائی لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اور دوسرا اظہار حق کے عنوان سے چل رہا ہے۔ جو کئی پارٹس میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کی کوشش ہے کہ عالمی بھائی چارہ میں سب انسان ایک پیٹ فارم پر جمع ہو جائیں چاہے وہ کتنی بھی مذہب سے ہوں۔

عرض ہے کہ ایسے مقرر پہلے بھی آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں

تے۔ لیکن حق و باطل کو جمع کرنے والے ملت گئے اور ملت جائیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حق و باطل ایک ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحب ایمانی بھائی چارہ کی بات کریں۔ کہ سب سے پہلے ایمان ہے اگر کسی کے پاس ایمان نہیں تو ہم اس کو اپنا بھائی کیسے مان لیں۔ یہ نام ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو۔

ایک پروگرام کے ماحصل میں پیش کی دینی والے قرون کے ساتھ ہندو کی دیر بھی دکھاتے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں برابر ہیں۔

یہی وہ فریبی ہے کہ ہم چیخ رہے ہیں کہ کہاں انسان کی کھنٹی ہوئی وید جو خرابیوں پر مشتمل ہے اور کہاں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام جو ہر شک سے میرا ہے۔ جس میں شک کی جگہ ہی نہیں۔ ایسی بابرکت کتاب اور اسلام کو ہندو ازم کے برابر کرنا اور کہنا جیسا کہ ہم نے پہلے حوالہ دیا کہ ایک پروگرام کا نام اسلام اور ہندو ازم میں یکسانیت ہے جو سراسر غلط ہے ابھی ہے اور تو بہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب ہندو امبیانی پر ہندی کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کریں۔ مگر مسلمان کو اسلام سے خارج کرنے کا کوئی اشارہ یا بات نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کا ایمان بچانا لازم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو انتہائی ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ شکوک وشبہات ہر اسلام کے خلاف ہیں اس سے پرہیز کریں۔ ہندو ازم کو ان کی کتابوں کو اسلام اور قرآن کے برابر نہ کریں۔ یہاں یہ بھی عرض کر دیں کہ ڈاکٹر صاحب اسلام کے متعلق ہم سے کوئی سوال کریں ہم فوراً جواب دیں گے ان شاء اللہ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ ہندو کتابیں اور عیسائی مذہب کی کتابوں کا ضرور ہے مگر اسلام کی معلومات میں وہ عصر ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ڈاکٹر صاحب کو تو یہ کرنی پڑے گی۔ غلط ترجمے سے غلط تفسیر سے غلط مسائل سے غلط باتوں سے۔ اس سلسلے میں ہم نے کئی ایمان کی طرف سے حکومت وقت کو خط پیش کر رہے ہیں کہ وہ غلط تراجم بند کریں۔ ایسے تمام خطوں اور

کتبہ فکرو غیرہ پر پابندی عائد کریں۔

ڈاکٹر ٹیک نے ایک اور پروگرام Salla میں سوال کے جواب میں کہا کہ نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے اس عمل کے لئے قرآن کی آیت میں تباہی اور تضحیٰ حدیث بیان کی۔ ڈاکٹر صاحب آپ صحیح حدیث والے ہیں بیٹے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کہاں ہے۔ اور کتنے صحابہ کرام سے ثابت ہے؟ ڈاکٹر صاحب اس مسئلہ پر بھی مناظرہ کی تیاری کر لیں۔ کہ وہ سنت کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ ایسی نماز اور دوسروں کی نماز پر باذکر رہے ہیں۔ روایت جو اس ڈاکٹر کو پہنچیں کیا سمجھ رہے ہیں کہ یہ کتنا بڑا عالم ہے، وہ دیکھیں کہ بغیر دلیل کے یہ بیٹے پر ہاتھ باندھنے کو نماز کیلئے جتنا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سے خوالہ طلب کریں۔ کسی صحیح حدیث میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اس لاکھ روپے انعام صحاح ستہ سے ایک حدیث قوی دکھادیں جو نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہو۔ یا مرفوع حدیث دکھادیں۔

اگر ان کی پیش کردہ روایت میں ضعف ثابت ہو گیا تو اپنی سزا خود بخود بڑھ کر لیں۔ دنیا بھر کے دہائیوں خاندانوں بغیر مقلدوں کو دولت عام ہے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع پیش کر دوں لاکھ روپے انعام حاصل کرو۔ چلتے دہائی ثبوت دکھائیں گے سب کو الگ الگ انعام دیا جائے گا۔ اگر حدیث صحیح مرفوع نہ پیش کر سکے تو اعلان کیا کریں اپنے مذہب سے اپنے عمل سے لوگوں کو دھوکہ دینے سے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ اعلان کہ وہ صحیح بات کہتے ہیں ان کو نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث پیش کر کے اپنے سچے دینے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ نماز کا ہے اور ابتداء ہے جو سنت کے مطابق ہونی چاہئے۔ اور صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہو۔ ایسی مرضی نہ اور ضعیف روایت پر عمل کرنا مناسب نہیں۔ اگر ضعیف حدیث سے بیٹے پر ہاتھ باندھنے کا حکم صحیح حدیث والے نہ ہوں گے، ڈاکٹر صاحب سے ہماری کوئی

ذاتی دشمنی نہیں۔ مگر جب ڈاکٹر صاحب قرآن اور حدیث صحیح کی بات کرتے ہیں تو ان کو ثبوت دینا ہو گا ورنہ تو یہ کرنا ہوگی۔ اس میں ناراضگی والی کوئی بات نہیں۔ ہمارے سوالات اور مناظرہ کے صحیح کا جواب دیں ان کا اعلان بھی ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے علاوہ نہیں مانتے۔ جبکہ اسلام میں چار دلائل شریعہ ہیں۔ قرآن کریم، حدیث، اجماع، قیاس شرعی۔ ہم نے پہلے بھی کیا اب پھر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی معلومات میں ڈاکٹر صاحب صفر ہیں۔ اوپر چار دلائل شریعہ میں سے یہ دہاتے ہیں اور وہ انکار لازم آتا ہے۔ جو گمراہی کی دلیل ہے۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کو ای میل کے ذریعے جواب طلب کئے ہیں۔ اب تک دس دفعہ ای میل کر چکے ہیں مگر کوئی جواب نہ آیا۔ ہم ان تمام دہوتوں سے درخواست کرتے ہیں جن کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ بھی رابطہ کریں۔ اگر کوئی جواب آجائے تو وہ رے ای میل پر مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ اگر کسی صاحب کے پاس ڈاکٹر کا موبائل نمبر یا فون نمبر ہے، ہمیں بتادے بات کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں ایک سوال اور ڈاکٹر صاحب سے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم پارہ 26 سورہ فتح آیت نمبر 2 کا ترجمہ کریں اور اس کے متعلق اپنا عقیدہ بیان کریں؟ اس سے بھی ڈاکٹر صاحب کے ایمان کا پتہ لگ جائے گا یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کے تحت میں بڑے بڑے فتور کھائے ہیں۔ اور اس آیت کا درست ایمان افروز ترجمہ صرف کٹر ایمان میں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ڈاکٹر صاحب اوجیز ہیں مانتے ہیں قرآن و حدیث۔ ہم یہاں آیت سورہ نساء پارہ 5 آیت 55 کا ترجمہ کر رہے ہیں جس میں تیسری دلیل کا ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔ ترجمہ اسے ایمان والوں انکم مالوائتہ کا اور استکار رسول ﷺ کا ان کا جو ہمیں حکومت والے ہیں۔

۱۔ اس آیت کے یہ میں تین کے حکم پر چلنے کا حکم ہے۔ ہاں یہ بات ظاہر ہے کہ دعوت والے شرعی اخلاقی محبت والے ہوں۔ یعنی شریعت کے خلاف چلنے میں حکم نہ مانو حکومت والوں کا۔ مگر تین چیزیں موجود ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب دو مانتے ہیں۔ تیسرے کا جواب دیں ڈاکٹر صاحب؟ ڈاکٹر صاحب کے دلائل زبردستی دے دے ہیں جیسے لال مسجد والے زبردستی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ طالبان اور بالاکوٹ کی تاریخ و ہرانی جاد ہی ہے کہ اسٹیشن دہلوی نے جو کہ دہائی غیر متقلد زبردستی وہہ وورتوں کی شادی کرادی تھی۔ یہ اس کا جہاد تھا جو کہ منع ہے اسلام میں۔ اس وقت پورے پاکستان کے عوام اور علماء حق اس ڈھڑے کی خدمت کر رہے ہیں۔ سید یا پر عوام کا علم و فہم دیکھ رہی ہے کہ طالبات کے ہاتھ میں ڈھڑے۔ یہ کوئی تعلیم ہے؟ یہ کوئی سنت ہے؟ بلکہ یہ بدترین بدعت ہے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ قانون کی بالادستی رکھے انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ایسے شریکوں سے عوام کو نجات دلائے۔ ہم کوئی کلمہ خدا و اور وزیراعظم کے نام شائع کر چکے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ علماء تراجم جن جھوٹو پر نشر ہو رہے ہیں اور بازاروں میں بک رہے ہیں ان پر فوری پابندی لگائی جائے کہ یہ انقلابی عمل ہوگا اور پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے ساتھ ہو سکے۔

۱۸ اپریل بروز اتوار لاہور میں یاکراچی میں نامہ ہادی غیر متقلد اہل حدیث دہلوی نے سورۃ آیت نمبر ۲ میں حضور ﷺ کو گناہ گار (معاذ اللہ) جیسے الفاظ استعمال کئے جو کہ آپ کی عظمت و عصمت کے خلاف ہیں۔ اور جو کچھ قصاص ہوا اس کے ذمہ دار انتظامیہ ہے۔ اس لئے کہ جب تک ایسے گستاخانہ کفریہ تراجم پر پابندی نہیں لگتی ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ اور ادب و احترام کا ترجمہ کنز الایمان دنیا کا واحد ترجمان، مسلمانان عالم کی جان۔ مگر یزیدی میں، ڈیج میں فریج میں، جاپانی میں اور دیگر زبانوں میں کنز الایمان کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

ہم نے اعلان یہ یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی خرابی یا بے ہادوی غلطی سے ہوئی ہو تو ہم فوراً اس کو درست کریں گے۔ ورنہ آپ کے علماء تراجم کی تعداد 200 آیات ہیں ان کو درست کرو۔ اور تو کہہ کر دو۔ اور یہی ہے دہلوی کا ترجمہ ڈاکٹر ڈاکر نے بھی بیان کیا تھا۔ اس کی تفصیل ہم چوتھے حصے میں لکھ رہے ہیں۔ اس دہلوی کو سرعام پھانسی دی جائے کہ شرعی فیصلہ فتویٰ ہے اگر شرعی حکام پر عمل ہو جائے تو ایسے آنے والوں کا سد باب ہو جائے گا۔ دہلیوں کی انتظامیہ مساجد کو پابند کیا جائے کہ دل آزاری اور انشائی بیان مکمل بند کئے جائیں جس سے فرقہ وارانہ فساد ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار صاحب ہمارے سوالات کے جوابات ضرور دیں گے چلتے چلتے یہ بھی بتا دیں کہ دیوبندی یوسف لدھیانوی نے یا رسول اللہ پکارنے پر پانچ سو تیس جات لکھیں۔ کتاب انشاد امت میں ان پر شرک کا فتویٰ لگے گا یا نہیں؟ اور جن علماء دیوبند نے یا رسول اللہ مد پکارا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ خود ڈاکٹر اسرار نے استغاثہ کی صورت کو الگ کہا۔ اس کے شرک نہ ہونے کی کون سے قرآنی دلیل ہے یا حدیث ہے؟ اس کے علاوہ ہم باہر چوہدری کے متعلق بھی لکھ رہے ہیں کہ یہ منکر حدیث سے متعلق رکھتا ہے۔ اور کچھ اور شیخ صاحب کے نام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے جو قوس کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے کسی صاحب کے پاس شوشاں ہیں تو وہ ہم کو اور سال کریں تاکہ تحریر و تقریر کے ذریعے جواب دیا جاسکے اور قوم کو باخبر رکھا جاسکے۔

دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: ڈاکٹر ذاکر ناٹیک نہ عالم ہے نہ دیندار ہے

Q No. 275
Topic: 275
Category: 275

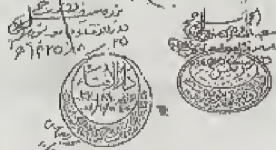
NAME: 1-3 P. Support Vaid
ADDRESS: 1-3 P. Support Vaid
CITY: 1-3 P. Support Vaid
SUBJECT: 1-3 P. Support Vaid

QUESTION: 1-3 P. Support Vaid
ANSWER: 1-3 P. Support Vaid

عقربا سب حق مطلب ادا کر کے رہے۔
پہلے میرے لیے خط لکھا کہ میں نے ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں
پہلے میرے لیے خط لکھا کہ میں نے ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں
پہلے میرے لیے خط لکھا کہ میں نے ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں

ذاکر ناٹیک

ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں
ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں
ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں



TANAFUZ

شکریہ - ڈاکٹر ذاکر ناٹیک کی خدمت میں

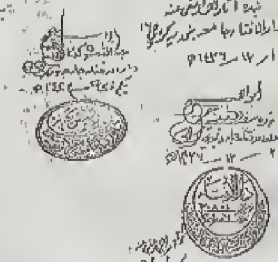
دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: ڈاکٹر اسرار احمد غلط فہمیات کا حامل ہے

Q No. 276
Topic: 276
Category: 276

NAME: 1-3 P. Support Vaid
ADDRESS: 1-3 P. Support Vaid
CITY: 1-3 P. Support Vaid
SUBJECT: 1-3 P. Support Vaid

QUESTION: 1-3 P. Support Vaid
ANSWER: 1-3 P. Support Vaid

ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب
ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب
ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب



TANAFUZ

ڈاکٹر اسرار احمد کی خدمت میں



منظرہ نمبر ۹

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر بحث آتی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر بحث مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں ماننے تو بحث کس پر ہے۔ قرآن میں پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ"

وہابی: یہاں مطلب شرکا رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو۔ یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بننے پر ہوا ہوئے۔

وہابی: دو سنا لیا گیا ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر بدو کسی کا گھر آ پا کر نائیگ ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ بیٹے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سابقہ اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی غریب ہے تو اس کو دور گرد نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاقیں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کبسی متمثل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سب طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (میسینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزارنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا، طلاق عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: یہاں مطلب شرکا رکھنا کہ حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاندان نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب یہ عدت تھا کس کا گھر آ پا کر کرنا ہے، اس لئے شرکا لگاتے ہیں کہ نکاح صحیث ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وعدت گزار کر پہلے خاندان کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح دو گہا تیرے شوکتی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

منظرہ نمبر ۹

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر بحث آتی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر بحث مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں ماننے تو بحث کس پر ہے۔ قرآن میں پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ"

وہابی: یہاں مطلب شرکا رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو۔ یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بننے پر ہوا ہوئے۔

وہابی: دو سنا لیا گیا ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر بدو کسی کا گھر آ پا کر نائیگ ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ بچے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سابقہ اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی غریب ہے تو اس کو دور گرد نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاقیں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کبسی متمثل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سب طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (میسینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزارنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا، طلاق عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: یہاں مطلب شرکا رکھنا کہ حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاندان نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب متعدد تھا کس کا گھر آ پا کر نائیگ ہے، اس لئے شرکا لگاتے ہیں کہ نکاح صحیح ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وعدت گزار کر پہلے خاندان کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح دو گنا تیرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔